

عربی، اُردو

7



وزیر اعلیٰ پنجاب کا پروگرام برائے تعلیمی اصلاحات



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

اُردو

جماعت ہفتم



پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔

منظور کردہ: حکومت پاکستان کیبنٹ سیکریٹریٹ، کیڈ (شعبہ نصاب و درسی کتب) اسلام آباد، پاکستان۔

برطانیق قومی نصاب ۲۰۰۶ء اور نیشنل ٹیکسٹ بک اینڈ لرننگ میٹریلز پالیسی ۲۰۰۷ء

مراسلہ نمبر: F.6-4/2011-AEA(Langs) مورخہ: ۲ جنوری ۲۰۱۲ء

فہرست

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر	نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
1	حمد	(نظم)	1	آداب معاشرت	14
2	نعت	(نظم)	6	یہ سارے ادارے اپنے ہیں	15
3	دیہاتی اور شہری زندگی کا فرق		11	سفر ہو رہا ہے	16
4	نظم و ضبط		18	تحریک پاکستان میں خواتین کا کردار	17
5	پیارا وطن	(نظم)	24	ہے زندگی کا مقصد آوروں کے کام آنا	18
6	ناممکن سے ممکن کا سفر		28	یومِ دفاع پاکستان	19
7	آئیے پاکستان کی سیر کریں		34	برسات	20
8	بڑھے چلو	(نثری نغمہ)	42	(نظم)	113
9	کسان کی دانائی		45	زراعت --- پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی	116
10	مُسَدِّسِ حالی سے انتخاب	(نظم)	51	ابتدائی طبی امداد	122
11	میری آواز سنو!		56	قائدِ اعظمؒ	129
12	سب سے اونچا یہ جھنڈا ہمارا ہے		63	شہید کی جو موت ہے، وہ قوم کی حیات ہے	133
13	کیے جاؤ کوشش مرے دوستو	(نظم)	70	بخضر کا کام کروں، راہ نمابن جاؤں	140

مصنفین: ڈاکٹر محمود احمد کاوش، ڈاکٹر اورنگزیب عالمگیر، منزہ ظہیر نگران: سرفراز فقیانہ

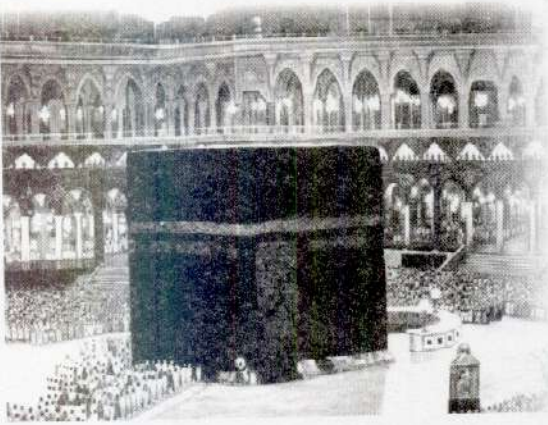
تیار کردہ: اُردو بک شال، اردو بازار، لاہور تدوین و السٹریشن: سجاد ظہیر

ناشر: پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور تاریخ اشاعت: تعداد

100,9505

فروری 2012ء

مطبع: کاروان انٹرپرائزز لاہور



تذریکی مقاصد: اس حمد کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ حمد کی صنف سے واقف ہو سکیں۔
- ★ حمد کا مفہوم جان سکیں۔
- ★ اللہ تعالیٰ کی عطا کی گئی نعمتوں کو جان سکیں۔
- ★ ترنم سے حمد خوانی کر سکیں۔
- ★ نئے الفاظ سیکھ سکیں۔

خاص الفاظ: صحرا گلشن پردے اٹھانا ٹبھانا ہراس

یہ میدان و صحرا بنائے ہیں کس نے؟
یہ بل کھاتے دریا بہائے ہیں کس نے؟
ہمارے خدا نے، ہمارے خدا نے

یہ گلشن میں پھولوں کی رنگیں قطاریں
بکھیری ہیں کس نے، چمن میں بہاریں؟
ہمارے خدا نے، ہمارے خدا نے



یہ چاند اور سورج، بنائے ہیں کس نے؟
سیاہی کے پردے، اٹھائے ہیں کس نے؟
ہمارے خدا نے، ہمارے خدا نے

سجائے ہیں کس نے، فلک پر ستارے؟
لُٹھاتے ہیں شب میں، جو دل کو ہمارے
ہمارے خُدا نے، ہمارے خُدا نے

بنائے ہیں کس نے، یہ موسمِ سہانے؟
یہ کون کے نغمے، یہ پی کے ترانے
ہمارے خُدا نے، ہمارے خُدا نے

ہمیں جھوک کے وقت، کس نے کھلایا؟
ہراس اور خطروں سے، کس نے بچایا؟
ہمارے خُدا نے، ہمارے خُدا نے

ہمیں سیدھے رستے پہ، کس نے چلایا؟
بُرائی کے رستوں سے، کس نے بچایا؟
ہمارے خُدا نے، ہمارے خُدا نے

(حفیظ الرحمان غازی)



۱۔ ان سوالوں کے جواب دیں:

- ★ حمد کسے کہتے ہیں؟
- ★ اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی کن کن نعمتوں کا ذکر ہوا ہے؟
- ★ اگر سارا سال ایک جیسا موسم رہتا تو کیا ہوتا؟
- ★ سورج سے ہمیں کیا فائدے پہنچتے ہیں؟
- ★ سیاہی کے پردے اٹھانے سے کیا مراد ہے؟
- ★ آسمان پر چمکتے ستارے آپ کو کیسے لگتے ہیں؟

۲۔ سورۃ فاتحہ کی وہ آیت اور اس کا ترجمہ لکھیں، جس میں ہم اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں سیدھے راستے پر چلائے اور بھٹکنے سے بچائے۔

۳۔ کالم ”الف“ میں دیے گئے ہر مصرعے کا دوسرا مصرع کالم ”ب“ میں تلاش کریں اور اُسے دی گئی مثال کے مطابق کالم ”ج“ میں لکھیں۔

کالم ”ج“	کالم ”ب“	کالم ”الف“
یہ بل کھاتے دریا بہائے ہیں کس نے؟	برائے کے رستوں سے کس نے بچایا؟	یہ میدان و صحرا بنائے ہیں کس نے؟
	ہر اس اور خطروں سے کس نے بچایا؟	یہ گلشن میں پھولوں کی رنگیں قطاریں
	لُبھاتے ہیں شب میں جو دل کو ہمارے	یہ چاند اور سورج بنائے ہیں کس نے؟
	بکھیری ہیں کس نے چمن میں بہاریں؟	سجائے ہیں کس نے فلک پر ستارے؟
	یہ بل کھاتے دریا بہائے ہیں کس نے؟	ہمیں بھوک کے وقت کس نے کھلایا؟
	سیاہی کے پردے اٹھائے ہیں کس نے؟	ہمیں سیدھے رستے پہ کس نے چلایا؟

۴۔ درست لفظ پر (✓) کا نشان لگا کر نظم کے مطابق مصرعے مکمل کریں:

یہ میدان و ----- بنائے ہیں کس نے؟

(د) کوہستان

(ج) صحرا

(ب) دریا

(ا) سبزہ

- یہ بل کھاتے دریا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہیں کس نے؟
- (ا) چلائے (ب) بہائے (ج) دوڑائے (د) بنائے
- یہ کس نے فلک پرستارے؟
- (ا) لگائے (ب) بنائے (ج) دکھائے (د) سجائے
- بنائے ہیں کس نے یہ موسم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟
- (ا) سہانے (ب) پیارے (ج) ہمارے (د) سارے
- یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں پھولوں کی رنگیں قطاریں
- (ا) گلشن (ب) چمن (ج) جنگل (د) نشین
- یہ چاند اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بنائے ہیں کس نے؟
- (ا) ستارے (ب) تارے (ج) موسم (د) سورج

کالم "ج"	کالم "ب"	کالم "الف"
ریگستان	آسمان	صحرا
	آفتاب	گلشن
	ڈر	پھول
	باغ	چاند
	ریگستان	شورج
	ماہتاب	ستارے
	نجوم	فلک
	گل	ہراس

★ اس نظم کو زبانی یاد کریں۔

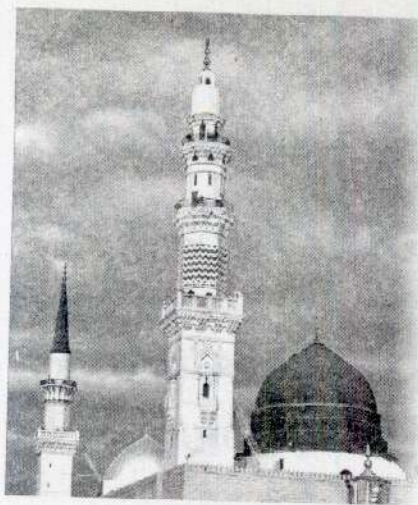
★ کسی اور شاعر کی ایسی نظم تلاش کریں، جس میں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں کا ذکر ہو۔ اس نظم کو اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

★ اس نظم کو خوش خط انداز میں چارٹ پر لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔ نظم میں اللہ تعالیٰ کی بنائی گئی، جن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے، انھیں بھی چارٹ پر بنائیں۔

★ جماعت کا کوئی خوش الحان طالب علم اس نظم کو لے میں سنائے۔ باقی طلبہ و طالبات اس کو دہرائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

نظم خوانی کا مقصد طلبہ و طالبات کے ذوقی جمالیات کو پروان چڑھانا اور ان کی قوت تخیل کی نشوونما کرنا ہے۔ اس لیے ہر نظم کو ترنم سے پڑھنے کا اہتمام کریں تاکہ طلبہ و طالبات اس سے محفوظ ہو سکیں۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ بھی ایسی کوئی نظم لکھنے کی کوشش کریں۔



نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے
اس قابل ہوں گے کہ وہ:

تدریسی مقاصد:

- ★ نعت کی صنف سے واقف ہو سکیں۔
- ★ انسانیت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات جان سکیں۔
- ★ نعت کے ادب و احترام کے تقاضے سمجھ سکیں۔
- ★ شعرِ نبی کا سلیقہ سیکھ سکیں۔
- ★ قافیہ اور ردیف کی شناخت کر سکیں۔

توحید

عقل

شمعِ ہدایت

بزمِ جہاں

عُقبی

خاص الفاظ

نعت اُس نبی کی، جس نے پیغامِ حق سنایا
انسانیت کا رستہ انسان کو دکھایا
دُنیا سنوارنے کے سمجھائے سب طریقے
عُقبی ہو جس سے بہتر وہ راز بھی بتایا
نور اُس کا سب سے پہلے پیدا کیا خدا نے
بزمِ جہاں میں لیکن آخر میں سب سے آیا
ہر موڑ پر جلائی شمعِ ہدایت اُس نے
جو راستہ تھا سیدھا، اک ایک کو بتایا

ہر آدمی پہ کھولا محنت کا راز اُس نے
 جو سو رہے تھے غافل، آ کر انھیں جگایا
 شعلے بھڑک رہے تھے دُنیا میں کُفر و شر کے
 انساں کو اُس نے آ کر اس آگ سے بچایا
 پھیلیں جہاں میں ہر شے توحید کی شعاعیں
 مشرق بھی جگمگایا، مغرب بھی جگمگایا
 بھولی ہوئی تھی دُنیا اپنے خدا کو محشر
 خالق کے در پہ اُس نے مخلوق کو جھکایا
 (محشر رسول نگری)



۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب لکھیں:

- حمد اور نعت میں کیا فرق ہے؟
- غنّی بہتر ہونے سے کیا مراد ہے؟
- شمع ہدایت جلانے کا کیا مطلب ہے؟
- ”سیدھا راستہ“ سے کیا مراد ہے؟
- توحید کی شعاعیں پھیلنے کا کیا مطلب ہے؟
- مشرق اور مغرب کیسے جگمگا اُٹھے؟
- آپ کو اس نعت کا کون سا شعر پسند آیا؟ پسندیدگی کی وجہ بھی بتائیں۔

۲۔ خالی جگہ میں نعت کے متن کے مطابق لفظ لگائیں:

- انسانیت کا۔۔۔۔۔ انسان کو دکھایا
- (الف) چہرہ (ب) رتبہ (ج) منظر (د) رستہ
- دُنیا سنوارنے کے سمجھائے سب۔۔۔۔۔
- (الف) سلیقے (ب) قرینے (ج) طریقے (د) وسیلے
- عُقبیٰ ہو جس سے۔۔۔۔۔ وہ راز بھی بتایا
- (الف) بہتر (ب) روشن (ج) اعلیٰ (د) برتر
- جو راستہ تھا سیدھا۔۔۔۔۔ کو بتایا
- (الف) اک ایک (ب) ہر ایک (ج) ہر شخص (د) ہر فرد
- ہر آدمی پہ کھولا۔۔۔۔۔ کارا ز اُس نے
- (الف) حرکت (ب) برکت (ج) شفقت (د) محنت
- جو۔۔۔۔۔ رہے تھے غافل، آکر انھیں جگایا
- (الف) ہو (ب) سو (ج) کھو (د) رو
- پھیلیں جہاں میں ہر سو۔۔۔۔۔ کی شعاعیں
- (الف) ایمان (ب) قرآن (ج) توحید (د) اخلاص
- بھولی ہوئی تھی دُنیا۔۔۔۔۔ خدا کو محشر
- (الف) سچے (ب) اپنے (ج) میرے (د) سب کے

- ۳۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے پہلے دُنیا کے کیا حالات تھے؟ ایک پیرا گراف میں بیان کریں۔
- ۴۔ اس نعت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جن احسانات کا ذکر کیا گیا ہے، انہیں ایک پیرا گراف میں بیان کریں۔
- ۵۔ کالم ”الف“ میں دیے گئے ہر مصرعے کا دوسرا مصرع کالم ”ب“ میں تلاش کریں اور اُسے دی گئی مثال کے مطابق کالم ”ج“ میں لکھیں:

کالم ”ج“	کالم ”ب“	کالم ”الف“
انسانیت کا رستہ انسان کو دکھایا	مشرق بھی جگمگایا، مغرب بھی جگمگایا	نعت اُس نبی کی جس نے پیغامِ حق سنایا
	جو سو رہے تھے غافل، آ کر انہیں جگایا	نور اُس کا سب سے پہلے پیدا کیا خدا نے
	خالق کے در پہ اُس نے مخلوق کو جھکایا	ہر آدمی پہ کھولا محنت کا راز اُس نے
	انسانیت کا رستہ انسان کو دکھایا	شعلے بھڑک رہے تھے دُنیا میں کفر و شر کے
	انساں کو اُس نے آ کر اس آگ سے بچایا	پھیلیں جہاں میں ہر سو توحید کی شعاعیں
	بزمِ جہاں میں لیکن آخر میں سب سے آیا	بھولی ہوئی تھی دُنیا اپنے خدا کو محشر

۶۔ جملوں میں استعمال کریں:



۷۔ متضاد لکھیں:

حق دُنیا سنوارنا سیدھا آگ توحید مشرق خالق

۸۔ نیچے دیے گئے شعر کو غور سے پڑھیں:

کالم ”الف“	کالم ”ب“
نعت اُس نبی کی جس نے پیغامِ حق سنایا	انسانیت کا رستہ انسان کو دکھایا

کالم ”ب“ میں دیے گئے لفظ (سنایا، دکھایا) ہم آواز لفظ ہیں۔ انھیں قافیہ کہتے ہیں۔ اس نعت کے باقی شعروں میں استعمال ہونے والے قافیوں کی نشان دہی کریں۔

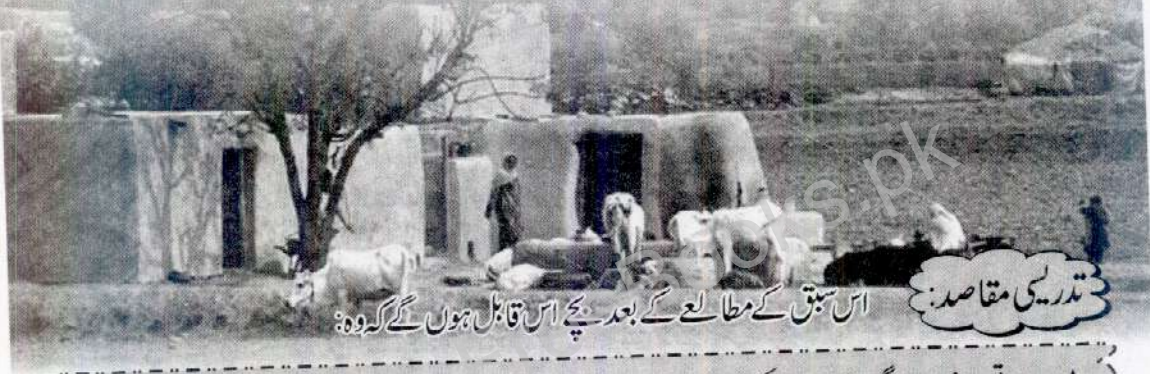
سرگرمیاں:

- ★ کسی اور شاعر کی نعت اپنی کاپیوں پر لکھیں۔
- ★ مختلف طالب علم اس نعت کو تحت اللفظ پڑھیں۔ صحت تلفظ اور نظم خوانی کا معیاری انداز اپنانے پر زور دیا جائے۔
- ★ جماعت کا کوئی خوش الحان طالب علم نعت ترنم کے ساتھ پڑھے۔ باقی طلبہ خاموشی سے باادب ہو کر نعت سنیں۔
- ★ طالب علموں کو کسی مستند نعت گو کا کلام پڑھنے کی ترغیب دیں۔ طالب علم اس کلام کے مطالعے کے بعد اپنی پسند کی نعت چارٹ پر لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

- طالب علموں کو آداب نعت بتائیں۔ اُن کے دلوں میں نعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب و احترام کا جذبہ پیدا کریں۔
 - رجب الاول کے مبارک مہینے میں نعت خوانی کے مقابلے منعقد کرائیں۔
 - جماعت میں درج ذیل موضوع پر تقریری مقابلے کا اہتمام کریں:
- ”ہمارے پیارے نبی کے دُنیا پر احسانات“

دیہاتی اور شہری زندگی کا فرق

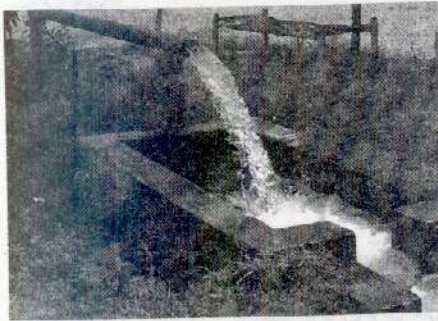


تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ دیہاتی اور شہری زندگی کا فرق جان سکیں۔
- ★ دیہات سے شہروں کی طرف نقل مکانی کے اسباب سے واقف ہو سکیں۔
- ★ مکالمہ لکھنے کی تربیت حاصل کر سکیں۔
- ★ روزمرہ کی پہچان کر سکیں۔

خاص الفاظ	استقبال	باسی	مُرعَن	قابل رشک	زرنگار
		دم نکلنا	تمذُن	فراق انجمن	

احمد ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ وہ اپنے والدین کے ساتھ لاہور میں رہتا ہے۔ اُس کی انھیال گاؤں میں ہے۔ گرمیوں کی تعطیلات میں احمد، اُس کا بھائی بلال اور ننھی بہن عائشہ اپنے والدین کے ساتھ گاؤں آئے۔ وہ گاؤں کے قریبی قصبے میں بس سے اترے۔ احمد کے ماموں جان نے اُن کا استقبال کیا۔ وہ انھیں تانگے پر بٹھا کر گاؤں لے آئے۔ سڑک کے دونوں جانب دھان کے ہرے بھرے کھیت تھے۔ وہ گاؤں کی ہری بھری فضا دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ کچھ دیر بعد تانگا گاؤں کی حدود میں داخل ہوا۔ وہ تانگے سے اترے تو پورا محلہ اُن کو گاؤں میں خوش آمدید کہنے کے لیے موجود تھا۔



احمد اور بلال اپنے ماموں زاد بھائی حسن کے ساتھ کھیتوں کی طرف چلے گئے۔ دھان کی فصل کو پانی دینے کے لیے ٹیوب ویل چل رہا تھا۔ وہ ٹیوب ویل سے نکلنے والے پانی میں نہائے۔ اب وہ تازہ دم ہو چکے تھے۔ اتنے میں مغرب کا وقت ہو گیا۔ اذان کی آواز سن کر انھوں نے مسجد کا رخ کیا۔ نماز سے فارغ ہو کر گھر پہنچے، تو ممانی جان دسترخوان پر کھانا چُنی رہی تھیں۔ تھوڑی دیر میں سب دسترخوان پر بیٹھ گئے۔ کھانا کھانے کے دوران میں بات چیت بھی ہوتی رہی، آئیے ہم بھی ان

کی گفتگو سنتے ہیں:

احمد: ممانی جان! ابھی تو شام ہوئی ہے اور آپ نے رات کا کھانا بھی لگا دیا! آپ لوگ رات کا کھانا اتنی جلدی کھا لیتے ہیں؟
ممانی جان: احمد میاں! ہم دیہاتی لوگ ہیں، ہمارے ہاں رات کو جلد سونے اور صبح سویرے اٹھنے کا رواج ہے۔ شہروں میں تو لوگ رات گئے تک جاگتے رہتے ہیں، اس لیے وہ رات کا کھانا بھی دیر سے کھاتے ہیں۔

حسن: میں نے اپنی کتاب میں پڑھا ہے کہ رات کو جلد سونا اور صبح جلد جاگنا صحت کے لیے مفید ہے۔
نانا جان: شاید اسی لیے گاؤں کے رہنے والے زیادہ صحت مند ہوتے ہیں۔

احمد: نانا جان! شہر کی اکثر خواتین موٹاپے کا شکار ہوتی ہیں مگر یہاں گاؤں میں رہنے والی اکثر خواتین دُبل پتلی ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

نانا جان: بھی دیہاتی خواتین سارا دن کام میں مصروف رہتی ہیں۔ وہ گھر کا سارا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرتی ہیں۔ کھیتوں میں بھی ایک آدھ چکر لگ جاتا ہے، جب کہ شہروں میں رہنے والی خواتین سارا دن گھر میں بیٹھے بیٹھے گزار دیتی ہیں۔

نانی جان: موٹاپے کی ایک اور وجہ غذا کا استعمال بھی ہے۔ دیہاتی لوگ سادہ خوراک کھاتے ہیں، جب کہ شہروں میں رہنے والے مرغی غذاؤں کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

احمد کے ابا جان: واقعی دیہاتیوں کی صحت قابلِ رشک ہوتی ہے۔ اس کی ایک وجہ خالص اور تازہ خوراک بھی ہے۔ یہاں کے رہنے والوں کو تازہ سبزیاں، پھل اور خالص غذائیں میسر ہیں۔ شہروں میں یہ چیزیں غائب ہوتی جا رہی ہیں۔
حسن: میں جب لاہور گیا تھا تو میں نے وہاں بہت سے لوگوں کو تنگ تنگ گھروں میں رہتے دیکھا تھا۔ اُن گھروں کے صحن تو تھے ہی نہیں۔

احمد کے ابا جان: بات یہ ہے کہ گاؤں میں لوگوں کے پاس گھر بنانے کے لیے جگہ کا مسئلہ نہیں۔ امیر آدمی تو شہروں میں بھی بڑے گھروں میں رہتے ہیں مگر عام اور غریب آدمی چھوٹے چھوٹے تنگ و تاریک مکانوں میں رہنے پر مجبور ہیں۔ شہروں میں کئی کئی منزلہ عمارات ہیں۔ ان عمارتوں میں سورج کی روشنی نہیں پہنچ پاتی۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے مقامات پر رہنے والوں کے چہرے زرد اور مڑھائے ہوئے ہوتے ہیں۔

بلال: ماموں جان! میرے ابا جان کالج میں پڑھانے جاتے ہیں، تایا ابا ایک دفتر میں ملازمت کرتے ہیں۔ چچا جان ایک کارخانے میں کام کرتے ہیں۔ آپ لوگ کیا کام کرتے ہیں؟

ماموں جان: دیہات کے زیادہ تر لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ کچھ لوگ ملازمت بھی کرتے ہیں مگر ان کی تعداد بہت کم ہے۔
حسن: آپ کھیتی باڑی کا کام کیسے کرتے ہیں؟



ماموں جان: پہلے کھیتی باڑی کا سارا کام بیلوں سے لیا جاتا تھا۔ بیلوں کی مدد سے کھیتوں میں ہل چلاتے، کنوؤں سے پانی نکالتے، گندم کی گہائی کرتے تھے، مگر اب ان کی جگہ مشینیں اور آلات آگئے ہیں۔ اب ٹریکٹر اور ان سے چلنے والی زرعی مشینری نے کھیتی باڑی کے کام کو بہت آسان اور تیز کر دیا ہے۔ اسی طرح اب کنواں کہیں نظر نہیں آتا، اس کی جگہ ٹیوب ویل نے لے لی ہے۔

بلال: میں نے تو سنا تھا دیہات میں کچے مکان اور کچی سڑکیں ہوتی ہیں۔ وہاں بجلی اور فون بھی نہیں ہوتا مگر یہاں تو ایسا نہیں۔

نانا جان: بلال بیٹے! آج سے کچھ عرصہ پہلے دیہات ایسے ہی تھے، جیسے تم بتا رہے ہو۔ اب دیہات بہت زیادہ بدل گئے ہیں۔ کچے مکانات کی جگہ لوگوں نے پختہ مکانات بنا لیے ہیں۔ دیہات میں سڑکوں کا جال بھی پھیلا دیا گیا ہے۔ بہت سے دیہات میں بجلی پہنچادی گئی ہے۔ موبائل فون تو اب ہر گاؤں میں نظر آتا ہے۔

ممائی جان: میں جب لاہور گئی تھی، سبزہ دیکھنے کو ترس گئی تھی۔ ہر طرف مکانات، کاروباری مراکز، دکانیں، کارخانے، سڑکیں اور ان پر دوڑنے والی گاڑیاں ہی گاڑیاں، سچ پوچھو تو میرا تو دم ہی نکلنے لگا تھا۔ ادھر ہمارے گھر سے باہر نکلو تو جہاں تک نظر جاتی ہے، ہرے بھرے لہلہاتے ہوئے کھیت ہی کھیت نظر آتے ہیں۔

نانی جان: میں بھی شہر جانے سے بہت گھبراتی ہوں۔ سڑکوں پر گاڑیوں کی لمبی لمبی قطاریں دیکھ کر میرا بھی دل گھبرانے لگتا ہے۔ ان کے شور سے میرے تو سر میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ ڈھواں فضا کو اس قدر آلودہ کر دیتا ہے کہ سانس لینا ڈوبھر ہو جاتا ہے۔ میں شہر کے رہنے والوں کو داد دیتی ہوں، بھئی بڑا حوصلہ ہے ان لوگوں کا جو اس ماحول میں رہ رہے ہیں۔

احمد کے ابا جان: اصل میں شہروں کی آبادی میں بے تحاشا اضافہ ہوا ہے۔ پہلے دیہات میں ۷۵ فی صد لوگ رہتے تھے۔ دیہات سے شہروں کی طرف نقل مکانی کے بڑھتے ہوئے رُحمان کی وجہ سے اب ستر فی صد سے بھی کم لوگ دیہات میں رہ رہے ہیں۔ جب کسی جگہ زیادہ ہوں گے تو گاڑیاں اور شور بھی زیادہ ہوگا۔

حسن: پھوپھا جان! لوگ دیہات سے شہروں میں کیوں جاتے ہیں؟

احمد کے ابا جان: دیہات میں کاروبار کے مواقع کم ہوتے ہیں۔ لوگ روزگار کی تلاش میں شہروں کا رخ کرتے ہیں۔ اس

کے علاوہ شہروں کے مقابلے میں دیہات میں تعلیم اور صحت کی سہولتیں بھی کم ہیں۔ بہت سے طالب علم تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے شہر کے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں داخلہ لے لیتے ہیں۔ اسی طرح بہتر علاج معالجے کے لیے بھی لوگ شہروں میں جاتے ہیں۔ ان سب چیزوں سے شہروں کی آبادی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

حسن: ہمارا گاؤں زیادہ بڑا نہیں۔ ہر شخص دوسرے کو جانتا ہے۔ شہر تو بہت بڑا ہوتا ہے، وہاں تو سب کو جانا بہت مشکل ہوتا ہوگا! احمد کی اٹی جان: بیٹا! شہر تو انسانوں کے سمندر ہیں۔ وہاں کی زندگی بہت تیز ہے۔ لوگ اپنے اپنے کام دھندوں میں بُری طرح الجھے ہوئے ہیں۔ بعض اوقات تو لوگ اپنے ہمسائے تک سے بے خبر ہوتے ہیں۔



حسن: اچھا پھوپھو جان! یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ پتا ہے پچھلے سال ہماری بھینس بیمار ہو گئی تھی، پورا گاؤں اس کے متعلق پوچھنے ہمارے گھر آیا تھا۔

نانا جان: بھئی، دیہات کا اپنا رہن سہن ہے اور شہروں کا اپنا۔ دیہات کے اپنے فائدے ہیں اور شہروں کے اپنے۔ دیہات اور شہر دونوں ترقی کریں گے تو ہمارا پیارا وطن ترقی کرے گا۔ حکومت اگر دیہات میں تعلیم اور صحت کی بہتر سہولتیں مہیا کر دے، اسی طرح دیہات میں کارخانے لگا دیے جائیں تو کوئی آدمی گاؤں چھوڑ کر شہر کا رخ نہ کرے۔

احمد کے ابا جان: میں آپ کو احسان دانش کی ایک نظم کے آخری دو شعر سناتا ہوں۔ اس نظم میں انھوں نے دیہات اور اس کے رہنے والے انسانیوں کی بہت تعریف کی ہے:

واہ رے دیہات کے سادہ تمدن کی بہار
سادگی میں بھی ہے کیا کیا تیرا دامن زرنگار
دل یہ کہتا ہے فراق انجمن سہنے لگوں
شہر کی رنگینیاں چھوڑوں نہیں رہنے لگوں



۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- احمد اور اُس کے گھر والے گاؤں کیوں آئے؟
- گاؤں کی فضا کیسی تھی؟
- دیہات میں رہنے والی اکثر خواتین موٹی کیوں نہیں ہوتیں؟
- اگر گھروں میں سورج کی روشنی نہ پہنچے تو اس سے کیا نقصان ہوتا ہے؟
- بڑے شہروں میں آلودگی کا کیا سبب ہے؟
- موجودہ دیہات پرانے دیہات سے کس طرح مختلف ہیں؟
- لوگ دیہات سے شہروں کی طرف نقل مکانی کیوں کرتے ہیں؟
- اس نقل مکانی کو کیوں کر روکا جاسکتا ہے؟

۲۔ خالی جگہ کو خط کشیدہ لفظوں کے متضاد کی مدد سے پُر کریں:

- مہمان نے کا شکریہ ادا کیا۔
- میں فارغ ہوں جب کہ میری بہن کام میں ہے۔
- وہ رات کو جلدی نہیں سویا تھا، اس لیے وہ صبح سے اُٹھا۔
- دیہاتی اور زندگی میں بہت فرق ہے۔
- تازہ روٹی کھاؤ، روٹی کھانے سے پیٹ میں درد ہو سکتا ہے۔
- امیروں کو کا خیال رکھنا چاہیے۔
- ابھی سورج کی روشنی ہے لیکن تھوڑی دیر میں چھا جائے گا۔
- دیہاتی کھلے گھروں میں رہتے ہیں جب کہ شہروں میں عام طور پر لوگوں کے گھر ہوتے ہیں۔
- آگے سکول ہے، گاڑی کو تیز چلانا مناسب نہیں، اس کی رفتار کر دو۔
- کبھی دیہات میں کچے مکان ہوتے تھے، اب تو ہر طرف مکان دکھائی دیتے ہیں۔

۳۔ واحد کو جمع اور جمع کو واحد میں تبدیل کریں:

تعطیلات، قصبہ، عمارات، مسجد، مقامات، مواقع، آلات، دیہات، مکان، مراکز

۴۔ کسی مستند لغت کی مدد سے ان لفظوں پر اعراب لگائیں۔

استقبال جانب مغرب وقت فارغ خالص

۵۔ یہ جملے دیکھیے:

آج کل بازار میں خربوزہ عام مل رہا ہے۔

آم ایک خوش ذائقہ پھل ہے۔

”عام“ اور ”آم“ کا املا مختلف ہے مگر آواز ایک جیسی ہے۔ ایسے لفظوں کو متشابہ الفاظ کہتے ہیں۔ آپ

”اہل“ اور ”حل“ کا فرق جملوں کی مدد سے واضح کریں۔

۶۔ جملوں میں استعمال کریں۔

ترس جانا دُوبھر ماحول کام دھندا نقل مکانی

۷۔ کالم ”الف“ اور کالم ”ب“ میں دیے گئے جملے دیکھیے:

کالم ”الف“	کالم ”ب“
مریض دن بدن کمزور ہوتا جا رہا ہے۔	مریض روز بروز کمزور ہوتا جا رہا ہے۔
وہ آئے روز ظفر وال جاتا رہتا ہے۔	وہ آئے دن ظفر وال جاتا رہتا ہے۔
شور نہ ڈالو۔	شور نہ مچاؤ۔

کالم ”الف“ میں دیے گئے جملے غلط ہیں، جب کہ ان کے سامنے کالم ”ب“ میں دیے گئے جملے درست ہیں۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کالم ”الف“ میں دیے گئے جملے غلط کیوں ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اہل زبان اس

طرح نہیں بولتے۔ ہم کوئی بھی زبان بولتے وقت اہل زبان کی پیروی کرتے ہیں۔ اہل زبان کی بول چال کو روزمرہ

کہتے ہیں۔ روزمرہ میں لفظ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اگلے صفحے پر دیے گئے جملے روزمرہ کے لحاظ سے غلط

ہیں۔ ان کی درستی کریں۔

❖ میری بات کا بڑا نہ منائیں۔

❖ آپ نارووال سے کب واپس لوٹے؟

❖ میں نے اجمل خان کی کتاب سے بہت استفادہ حاصل کیا۔

❖ اس میں ناراضگی کی کیا بات ہے؟

❖ گالی نکالنا شریفوں کا شیوہ نہیں۔

❖ میرے کو بازار جانا ہے۔

سرگرمیاں

● جماعت کو چار گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ کو ایک ایک چارٹ دیں۔

★ گروپ ”الف“ دیہاتی زندگی کے فائدوں پر غور کرے اور انھیں چارٹ پر خوش خط لکھے۔

★ گروپ ”ب“ شہری زندگی کے فائدوں پر غور کرے اور انھیں چارٹ پر خوش خط لکھے۔

★ گروپ ”ج“ اس بات پر غور کرے کہ لوگ دیہات سے شہروں میں کیوں منتقل ہو رہے ہیں۔ یہ گروپ بھی اپنے خیالات کو چارٹ پر خوش خط لکھے۔

★ گروپ ”د“ ایسی تجاویز مرتب کرے جن پر عمل کر کے دیہات سے شہروں میں منتقلی کے رُحمان کو کم کیا جاسکے۔ یہ گروپ اپنی تجاویز کو چارٹ پر خوش خط لکھے۔

★ جب تمام گروپ اپنا اپنا کام مکمل کر لیں، تو ہر گروپ سے ایک ایک نمائندہ اپنا اپنا چارٹ باواز بلند پڑھ کر سنائے بعد میں یہ چارٹ جماعت کے کمرے میں آویزاں کر دیے جائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

★ طالب علموں کو زیادہ سے زیادہ ایسے مواقع فراہم کیے جائیں، جن سے غور و فکر کی صلاحیت پروان چڑھ سکے۔ طالب علموں کو سوچنے اور اپنے خیالات کو مربوط انداز میں ترتیب دینے کی مشق ہم پہنچانے کے لیے مباحثی سرگرمیوں کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ طالب علموں کی مناسب حوصلہ افزائی کریں۔

نظم و ضبط

اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

تدریسی مقاصد:

- ★ نظم و ضبط کا مفہوم جان سکیں۔
- ★ زندگی میں نظم و ضبط کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔
- ★ نظم و ضبط پر عمل کر کے کامیاب زندگی گزار سکیں۔
- ★ سبق پڑھ کر اہم نکات خلاصے کی صورت میں لکھ سکیں۔

خاص الفاظ انتشار تغیر و تبدل خشرات الارض حسن ترتیب وقار گامزن کارفرمائی عمل داری

نظم و ضبط دو لفظوں ”نظم“ اور ”ضبط“ کا مجموعہ ہے۔ یہ دونوں عربی زبان کے لفظ ہیں۔ نظم کے معنی ہیں لڑی میں پرونا اور ترتیب دینا جب کہ ضبط کے معنی ہیں رکاوٹ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اپنے کاموں میں کسی قانون اور قاعدے کی پابندی کرنے کا نام نظم و ضبط ہے۔ ذاتی مفادات اور خواہشات کو روک کر اپنی صلاحیتوں کو کسی اعلیٰ نصب العین کی خاطر منظم کرنا نظم و ضبط کہلاتا ہے۔

ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ نظم و ضبط حسن ترتیب کا دوسرا نام ہے۔ جو لوگ نظم و ضبط کی پابندی کرتے ہیں، اُن کی زندگی اصول و ضوابط کے مطابق گزرتی ہے۔ ان کے ہر کام میں ایک سلیقہ اور ترتیب نظر آتی ہے۔ اس کے برعکس وہ لوگ جو نظم و ضبط سے عاری ہوتے ہیں، اُن کی زندگی میں کسی قاعدے یا قانون کی پابندی نظر نہیں آتی۔ ایسے لوگوں کی زندگی بے سلیقہ اور بے ترتیب گزرتی ہے۔

زندگی کے ہر شعبے میں نظم و ضبط کی پابندی ضروری ہے۔ وہ لوگ جو نظم و ضبط کو اپنا شعار بناتے ہیں، اُن کی زندگی سکون سے گزرتی ہے جب کہ نظم و ضبط کی پروا نہ کرنے والوں کی زندگی بے سکونی اور انتشار کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ زندگی میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں، جو اپنے کام کی منصوبہ بندی کرتے ہیں اور وقت کو بہترین انداز میں صرف کرتے ہیں۔ نظم و ضبط کے بغیر زندگی میں کوئی کامیابی حاصل نہیں کی جاسکتی۔ نظم و ضبط کی پابندی کامیابی کی دلیل ہے۔ وہ لوگ جو

نظم و ضبط کے عادی ہوتے ہیں، کامیابی اُن کے قدم چومتی ہے۔



اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا نظام کائنات اپنے اندر ایک خاص ترتیب رکھتا ہے۔ سورج کا صبح وقت مقررہ پر مشرق سے طلوع ہونا اور وقت مقررہ پر مغرب میں غروب ہو جانا نظم و ضبط کی عمدہ مثال ہے۔ چاند کے گھٹنے بڑھنے میں بھی ایک ترتیب دکھائی دیتی ہے۔ اسی طرح موسموں کا تغیر و تبدل بھی ہمیں نظم و ضبط سکھاتا ہے۔ اس نظام فطرت سے انسان کو سبق ملتا ہے کہ وہ بھی اپنے ہر کام میں حسن ترتیب سے کام لے۔

پرندے، جانور اور حشرات الارض بھی نظم و ضبط کا خیال رکھتے ہیں۔ دن بھر دانہ دُکا چکنے کے بعد جب پرندے شام کو واپس اپنے گھونسلوں میں جاتے ہیں تو وہ ایک خاص ترتیب سے اُڑتے ہیں۔ شہد کی مکھیوں کی زندگی کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس ننھی مخلوق کی زندگی کس قدر منظم اور باقاعدہ ہے۔ چیونٹی اگرچہ کمزور مخلوق ہے مگر کبھی آپ نے اُسے چلتے دیکھا ہے، کیا مجال جو کوئی قطار کی خلاف ورزی کرتی نظر آئے۔ اونٹوں کو صحرا میں چلتے دیکھیے، ہر اونٹ سیدھی قطار میں دکھائی دے گا۔

ہمارا دین بھی ہمیں نظم و ضبط کا درس دیتا ہے۔ مقررہ اوقات میں نماز پنجگانہ کی ادائیگی نظم و ضبط کی عمدہ مثال ہے۔ ایک امام کی قیادت میں سب کا ایک ساتھ رکوع و سجود کرنا، حسن ترتیب کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتا ہے۔ رمضان کے مقدس مہینے میں روزے رکھنا، سحر سے لے کر افطار تک کچھ نہ کھانا پینا ہمیں نظم و ضبط کا پیغام دیتا ہے۔ حج کا فریضہ بھی خاص ایام میں انجام پاتا ہے۔ مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے لاکھوں مسلمانوں کا ایک ہی لباس میں ہونا ہمیں نظم و ضبط کا احساس دلاتا ہے۔



نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظم و ضبط کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو سب سے پہلے صفیں سیدھی کرواتے۔ آپ فرماتے: ”صفیں سیدھی کرو، صفیں ٹیڑھی مت بناؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کو ٹیڑھا کر دے گا۔“

وہ طالب علم، جس کی زندگی میں نظم و ضبط کی کار فرمائی ہوگی، وہ ہر روز ایک خاص ترتیب سے سارے کام کرے گا۔ اُس کے صبح جاگنے، نماز پڑھنے، ورزش کرنے، ناشتا کرنے، سکول جانے، واپس آنے، آرام کرنے، کھیلنے اور کام کرنے کے اوقات مقرر رہوں گے۔ نظم و ضبط کی وجہ سے اسے امتحان میں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ اس کے برعکس ایک ایسا طالب علم جس کی زندگی میں نظم و ضبط نام کی کوئی شے نہ ہو، جس کے جاگنے، پڑھنے، کھیلنے، گھر کا کام کرنے اور ٹی۔وی دیکھنے کے اوقات

مقرر نہ ہوں، امتحان کے وقت سخت پریشان ہو جاتا ہے۔

یہاں ہم کھیل کے میدان کی مثال بھی پیش کر سکتے ہیں۔ وہ ٹیم جو بہتر نظم و ضبط کا مظاہرہ کرتی ہے، جس کے کھلاڑی ٹیم کے مفاد کو اپنے ذاتی مفاد پر ترجیح دیتے ہیں، وہ ہمیشہ کامیاب اور سُرخ رُو رہتی ہے۔ اس کے برعکس نظم و ضبط سے محروم ٹیم کے مُقدّر میں شکست لکھ دی جاتی ہے۔

بد قسمتی سے ہمارے ہاں بعض اوقات بد نظمی کے مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ایسا کرنے والے اپنے لیے بھی مشکلات پیدا کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی مُصیبت میں ڈال دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر لوگ بس سٹاپ یا ریلوے اسٹیشن پر کھڑے بس یا گاڑی کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ جُو نہی بس یا ریل گاڑی آتی ہے، ہر کوئی اس میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ ہر کوئی گاڑی میں سب سے پہلے سوار ہونا چاہتا ہے۔ بحث و تکرار ہوتی ہے، دھکم پیل ہوتی ہے، اگر یہ لوگ آپس میں الجھنے کی بجائے نظم و ضبط سے کام لے کر قطار بنا لیتے تو کتنی آسانی ہوتی۔

دُنیا کے عظیم لوگوں کی زندگی کا جائزہ لیں، تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ان عظیم ہستیوں نے نظم و ضبط کو سختی سے اپنائے رکھا۔ نظم و ضبط کی اس پابندی کے باعث انھیں کامیابیاں ملیں۔ ہمارے عظیم قائد محمد علی جناح کی زندگی نظم و ترتیب کی بہترین مثال ہے۔ آپ نے اپنے ایک فرمان میں اتحاد اور ایمان کے ساتھ جس تیسری بات پر زور دیا، وہ یہی نظم و ضبط ہے۔ ہمیں قائد اعظمؒ کے اس فرمان پر دل و جان سے عمل کرنا چاہیے۔ اگر ہم اتحاد، ایمان اور نظم و ضبط کو اپنا راہ نمائے بنالیں تو آج بھی ہم اپنا کھویا ہوا وقار اور عزت پاسکتے ہیں۔

یاد رکھیے! اگر ہم خود کو کامیاب انسان دیکھنا چاہتے ہیں اور اپنے پیارے وطن پاکستان کو ترقی کے راستے پر گامزن دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں تو ہمیں ہر حال میں قانون کی عمل داری کو یقینی بنانا ہوگا۔ ہمیں قانون کی پاس داری کرنی ہوگی۔ ہمیں زندگی کے ہر مرحلے پر نظم و ضبط کا ثبوت دینا ہوگا۔





۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- نظم و ضبط کا کیا مفہوم ہے؟
- نظم و ضبط کی پابندی کرنے کے کیا فائدے ہیں؟
- نظم و ضبط کا خیال نہ رکھنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟
- قطار بنانے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟
- قانون کی عمل داری سے کیا مراد ہے؟
- ایک طالب علم بہتر منصوبہ بندی سے اپنے شب و روز کو کس طرح سنوار سکتا ہے؟
- ہمارا دین ہمیں کس طرح نظم و ضبط کی تعلیم دیتا ہے؟

۲۔ سبق کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- نظم کس زبان کا لفظ ہے؟
- (۱) اُردو کا (ب) ترکی کا (ج) فارسی کا (د) عربی کا
- صفیں ٹیڑھی بنانے سے اللہ تعالیٰ ٹیڑھے کر دیتا ہے:
- (۱) پاؤں (ب) ہاتھ (ج) ٹانگیں (د) دل
- حشرات الارض سے مراد ہیں:
- (۱) کیڑے مکوڑے (ب) چرند (ج) پرند (د) درندے
- بس میں سوار ہوتے وقت کوشش کرنی چاہیے:
- (۱) قطار بنانے کی (ب) سب سے پہلے سوار ہونے کی
- (ج) مسافروں کو سمجھانے کی (د) شور مچانے کی

قائد اعظمؒ کے فرمان کی درست ترتیب ہے:

(۱) اتحاد، نظم و ضبط، ایمان (ب) نظم و ضبط، اتحاد، ایمان

(ج) اتحاد، ایمان، نظم و ضبط (د) ایمان، اتحاد، نظم و ضبط

۳۔ اس سبق کے اہم نکات کو ذہن میں رکھتے ہوئے خلاصہ لکھیں۔

۴۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

مفادات، خواہشات، قاعدہ، سبق، سجود، مناظر

۵۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

نظم، ضبط، عربی، شعار، انتشار، درس، ممالک،

تعلق، تغیر، تبدل، نظام، سبق، مطالعہ، اتحاد

۶۔ اس سبق میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے ”عاری“۔ آپ نے اس سے ملتا جلتا لفظ ”آری“ بھی پڑھا ہوگا۔

دونوں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

۷۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

کامیاب، اعلیٰ، زندگی، مشرق، طلوع، بد قسمتی

۸۔ جملوں میں استعمال کریں:

نظم و ضبط نظام کائنات کارفرمائی شرح رُو بحث و تکرار

۹۔ نیچے کالم (الف) اور کالم (ب) میں لکھے گئے جملوں پر غور کیجیے:

کالم (الف)	کالم (ب)
پولیس نے چور کو گرفتار کر لیا۔	چور کو گرفتار کر لیا گیا۔
حکومت نے تعلیم مفت کر دی۔	تعلیم مفت کر دی گئی۔
اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے۔	نیک لوگوں کی دعا قبول کی جاتی ہے۔
شائق نے اپنا داخلہ فارم بھر دیا ہے۔	داخلہ فارم بھر دیا گیا ہے۔
ہم پہلا باب پڑھ رہے ہیں۔	پہلا باب پڑھا جا رہا ہے۔

کالم میں دیے گئے جملوں کے فاعل (پولیس، حکومت، اللہ تعالیٰ، شائق، ہم) موجود ہیں جب کہ کالم میں دیے گئے جملوں کے فاعل موجود نہیں۔ پہلے کالم میں دیے گئے جملے فعل معروف کی مثالیں ہیں جب کہ دوسرے کالم میں دیے گئے جملے فعل مجہول کی مثالیں ہیں۔

اب آپ بتائیے کہ نیچے دیے گئے جملوں میں سے کون سے فعل معروف اور کون سے فعل مجہول سے تعلق رکھتے ہیں۔ فعل معروف کو فعل مجہول اور اسی طرح فعل مجہول کو فعل معروف میں تبدیل کریں:

اس نے بہت سے مہمانوں کو مدعو کیا۔
تاخیر سے آنے والے طالب علموں کو بُرا مانہ کیا جاتا ہے۔
چاول کی فصل کاٹی جا چکی ہے۔
کسان کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔

سرگرمیاں:

- ان کا مشاہدہ کریں اور اپنے مشاہدے کو اپنی کاپی میں لکھیں۔
- ★ چیونٹیوں کے چلنے کا
- ★ شہد کی مکھٹیوں کے شہد بنانے کا
- ★ شام کے وقت پرندوں کی واپسی کے سفر کا
- آپ اپنے دن بھر کے کاموں کی ترتیب وار فہرست بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ تعلیمی سال کے آغاز ہی میں طالب علموں کو سکول کے قواعد و ضوابط سے آگاہ کر دینا مفید رہتا ہے۔ آپ اپنے طالب علموں سے کن باتوں کی توقع کرتے ہیں، انہیں تحریری شکل میں جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔ گاہے گاہے طالب علموں کے سامنے ان قواعد و ضوابط کو دہراتے رہیں۔ طالب علموں کو یہ باور کرا دیں کہ قانون ہمارے اپنے فائدے کے لیے ہوتا ہے۔

پیارا وطن

تدریسی مقاصد: اس نظم کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ وطن کی اہمیت جان سکیں۔
- ★ وطن کی قدر کریں۔
- ★ وطن سے محبت کرنا سیکھیں۔
- ★ قافیے اور ردیف کی شناخت کر سکیں۔

خاص الفاظ: سُہانا سُندر لہکنا مہکتا فسانے

نہ ہو کیوں ہمیں جاں سے پیارا وطن
ہے جنت کا ٹکڑا ہمارا وطن

سُہانا ہے ، سُندر ہے سارا وطن
ہمارا وطن ، پیارا پیارا وطن

یہ سرسبز جنگل لہکتے ہوئے
یہ باغوں کے منظر مہکتے ہوئے

لہکتا مہکتا ہمارا وطن
ہمارا وطن ، پیارا پیارا وطن

بہاریں ہیں باغوں میں چھائی ہوئی
گھٹائیں ہیں کیا رنگ لائی ہوئی

خُوشی سے ہے بھرپور سارا وطن
ہمارا وطن ، پیارا پیارا وطن



وطن کے فسانے سناتے ہیں ہم
یہی گیت دن رات گاتے ہیں ہم

ہم اس کے ہیں، یہ ہے ہمارا وطن
ہمارا وطن، پیارا پیارا وطن
(اختر شیرانی)



۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- جان سے پیارا ہونے کا کیا مطلب ہے؟
- شاعر نے جنت کا ٹکڑا کسے کہا ہے؟
- ہمارے وطن کے جنگل اور باغات کیسے ہیں؟
- گھٹاؤں کے رنگ لانے کے کیا معنی ہیں؟

۲۔ درست جواب کی مدد سے مصرعے مکمل کریں:

- نہ ہو کیوں ہمیں ----- سے پیارا وطن
- (۱) سب (ب) دل (ج) جاں (د) خود
- سہانا ہے، ----- ہے سارا وطن
- (۱) سُندر (ب) پیارا (ج) اچھا (د) اپنا
- یہ سرسبز جنگل ----- ہوئے
- (۱) مہکتے (ب) دہکتے (ج) چہکتے (د) لہکتے
- بہاریں ہیں ----- میں چھائی ہوئی
- (۱) پیڑوں (ب) کھیتوں (ج) باغوں (د) جنگل
- گھٹائیں ہیں کیا ----- لائی ہوئی
- (۱) ابر (ب) رنگ (ج) برکھا (د) پانی

۳۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں:

جنت فسانہ بہار خوشی دن

۴۔ کالم ”الف“ میں دیے گئے ہر مصرعے کا دوسرا مصرع کالم ”ب“ میں تلاش کریں اور اسے دی گئی مثال کے مطابق کالم ”ج“ میں لکھیں۔

کالم ”الف“	کالم ”ب“	کالم ”ج“
نہ ہو کیوں ہمیں جاں سے پیارا وطن	گھٹائیں ہیں کیا رنگ لائی ہوئی	ہے جنت کا ٹکڑا ہمارا وطن
یہ سرسبز جنگل لہکتے ہوئے	بھی گیت دن رات گاتے ہیں ہم	
بہاریں ہیں باغوں میں چھائی ہوئی	یہ باغوں کے منظر مہکتے ہوئے	
وطن کے فسانے سناتے ہیں ہم	ہمارا وطن، پیارا پیارا وطن	
ہم اس کے ہیں، یہ ہے ہمارا وطن	ہے جنت کا ٹکڑا ہمارا وطن	

۵۔ نیچے دیے گئے شعروں کو غور سے پڑھیں:

نہ ہو کیوں ہمیں جاں سے پیارا وطن

ہے جنت کا ٹکڑا ہمارا وطن

سُہانا ہے، سُندر ہے سارا وطن

ہمارا وطن، پیارا پیارا وطن

اوپر دیے گئے شعروں میں آنے والے الفاظ پیارا، ہمارا، سارا ایک جیسی آواز دیتے ہیں، ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہا جاتا ہے۔

شعروں کے آخر میں ”وطن“ کا لفظ بار بار دہرایا گیا ہے۔ ہو بہو دہرائے جانے والے لفظ یا الفاظ کو ردیف کہتے ہیں۔

اس مثال کی روشنی میں نیچے دیے گئے شعروں سے قافیہ اور ردیف الگ الگ کریں۔

یہ سرسبز جنگل لہکتے ہوئے

یہ باغوں کے منظر مہکتے ہوئے

بہاریں ہیں باغوں میں چھائی ہوئی

گھٹائیں ہیں کیا رنگ لائی ہوئی

۶۔ دی گئی مثال کی روشنی میں کالم ”ج“ میں درست مترادف لکھیں:

کالم ”ج“	کالم ”ب“	کالم ”الف“
بہشت	روز	جنت
	چمن	سبز
	شب	سُندر
	خوب صورت	باغ
	بہشت	گیت
	نغمہ	دن
	ہرا	رات

۷۔ سُندر کے لیے اور کون کون سے لفظ استعمال کیے جاسکتے ہیں؟

۸۔ وطن کی محبت کے عنوان پر تین پیرا گراف پر مشتمل مضمون لکھیں۔

سہرگرمیاں:

- اس نظم کو زبانی یاد کریں۔
- اس نظم کو تحت اللفظ اور ترجم کے ساتھ پڑھنے کا مقابلہ منعقد کرائیں۔
- بچوں کے کسی رسالے یا اخبار وغیرہ سے اپنے وطن کے بارے میں نظم تلاش کریں اور اُسے کاپی میں لکھیں۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ طالب علموں کو وطن سے محبت کے تقاضوں کے بارے میں آسان لفظوں میں بتائیں۔

ناممکن سے ممکن کا سفر

اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

تدریسی مقاصد:

- ★ رائٹ برادران کے بارے میں جان سکیں۔
- ★ ہوائی جہاز کی ایجاد کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔
- ★ مختلف واقعات، سیر، تقریبات، تہواروں کا احوال بیان کر سکیں۔

ایریوزیم

زُحمان

مزمزہ تہیر

تقویت

تجسس

خاص الفاظ

انسان پرندوں کو فضا میں اڑتے ہوئے دیکھتا تو اُس کے جی میں بھی پرندوں کی طرح اڑنے کی خواہش پیدا ہوتی۔ وہ سوچتا کاش میرے بھی پر ہوتے اور میں بھی فضاؤں میں اڑتا پھرتا۔ فضا میں اڑنے کے خواب تو بہت سوں نے دیکھے، مگر اس کی تعبیر کیسے ممکن ہو، یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔ امریکی فوج ۱۹۰۳ء میں ہوائی جہاز بنانے کی کوشش میں مصروف تھی۔ جہاز تو بن گیا مگر یہ اڑان نہ بھر سکا۔ ایک امریکی اخبار ”نیو یارک ٹائمز“ نے لکھا کہ شاید اڑنے والی مشین بنانے میں دس لاکھ سال سے لے کر ایک کروڑ سال تک کا عرصہ لگ جائے، لیکن ابھی اس بات کو صرف آٹھ روز گزرے تھے کہ دو آدمیوں نے یہ ناقابل یقین کارنامہ انجام دے کر اہل دنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔ یہ تھے ولبر رائٹ اور اُس کا چھوٹا بھائی آرول رائٹ۔

ولبر رائٹ ۱۶ اپریل ۱۸۶۷ء کو امریکی ریاست انڈیانا میں پیدا ہوا۔ اُس کا چھوٹا بھائی آرول رائٹ ۱۹ اگست ۱۸۷۱ء کو ریاست اوہائیو میں پیدا ہوا۔ دونوں بھائی تمام عمر اکٹھے رہے، وہ بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ گہرے دوست بھی تھے۔ وہ ایک ساتھ رہتے، ایک ساتھ کھیلتے، ایک ساتھ کام کرتے اور ایک ساتھ سوچتے تھے۔ وہ ملٹن رائٹ نامی ایک پادری کے بیٹے تھے۔ رائٹ برادران کے والد اکثر چرچ کے معاملات کے سلسلے میں سفر میں رہتے۔ ان کی والدہ کالج کی تعلیم یافتہ خاتون تھیں۔ وہ ریاضی اور سائنس کی ماہر تھیں۔ خاص طور پر وہ مختلف آلات کو استعمال کرنے میں مہارت رکھتی تھیں۔ وہ خود بھی کئی چیزیں بناتی تھیں۔

آرول نے اپنے بچپن کے بارے میں لکھا کہ: ”ہم خوش قسمت تھے کہ ہم نے ایک ایسے ماحول میں پرورش پائی جہاں بچوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی کہ جو چیز اُن میں تجسس ابھارے، وہ اس کے بارے میں کھوج لگائیں۔“ گھر میں پڑھنے کا زُحمان غالب تھا۔ دو لائبریریاں موجود تھیں۔ ان میں سے ایک مذہبی کتابوں پر مشتمل تھی،

جب کہ دوسری میں عام کتابوں کا ذخیرہ تھا۔ مطالعے سے بھی رائٹ برادران میں پرواز کے بارے میں تجسس ابھرا۔ ۱۸۷۸ء میں ملٹن رائٹ اپنے بیٹوں کے لیے ایک کھلونا ہیلی کاپٹر لے کر آیا۔ یہ کاغذ، بانس اور کارک سے بنا ہوا کھلونا تھا۔ اس میں ایک ربڑ لگا ہوا تھا۔ اسے کافی دیر گھمانے کے بعد چھوڑتے تو یہ فضا میں بلند ہو جاتا اور چند سیکنڈ فضا میں رہتا۔ اس کا سائز ایک انسانی ہاتھ کے مساوی تھا۔ اس وقت آرول کی عمر سات سال تھی جب کہ ولبر گیاہ سال کا تھا۔ بچوں کے دل میں اڑان کی چنگاری تو پہلے سے موجود تھی، اس کھلونے کو پا کر وہ چنگاری مزید بھڑک اٹھی۔ دونوں بھائی اس کھلونے کے ساتھ کھیلتے رہتے۔ یہ کھیل ان کو بہت بھایا۔ جب دیکھو، اس کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ آخر کار کاغذ پھٹ گیا اور ربڑ ٹوٹ گیا۔ اُنھوں نے ایسا ہی کھلونا بنانے کی کوشش کی مگر اس کا وزن اس قدر زیادہ ہو گیا کہ اس کا اڑنا ممکن نہ تھا۔ کھلونا ہیلی کاپٹر بنانے کا تجربہ اگرچہ ناکام ہو گیا، تاہم اس سے اُنھیں ایک نیا خیال سُجھا۔ وہ پتنگیں بنا کر اپنے دوستوں کو بیچنے لگے۔ اُنھوں نے کئی ڈیزائن آزمائے۔ بالآخر وہ صحیح ڈیزائن بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ پتنگیں یوں اڑتیں جیسے اُن کو پر لگ گئے ہوں۔

۱۸۸۹ء میں ولبر کی مدد سے آرول نے ایک پرنٹنگ پریس ڈیزائن کیا۔ وہ اپنے بنائے گئے پریس پر اخبار چھاپتے رہے۔ ۱۸۹۲ء میں اُنھوں نے سائیکل کی ایک دکان کھول لی۔ چار سال بعد ایک جرمن ہوا باز گلائڈر اڑانے کی کوشش میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ اس سے بھی رائٹ برادران کے حوصلوں کو تقویت ملی۔ اُنھوں نے سوچا انسان کا فضا میں اڑنے کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے۔ ۱۹۰۰ء سے لے کر ۱۹۰۲ء تک دونوں بھائی مسلسل تجربات کرتے رہے۔ پھر



۱۷ دسمبر ۱۹۰۳ء کو شمالی کیرو لینا کے مقام کٹی ہاک پر کی گئی پہلی پرواز کا منظر۔ یہ جہاز نیشنل ایئر میوزیم واشنگٹن میں رکھا گیا ہے۔

۱۹۰۳ء کا وہ تاریخی لمحہ آن پہنچا جب یہ دونوں بھائی ناممکن کو ممکن بنانے کی جستجو میں کامیاب ہو چکے تھے۔ یہ ۱۷ دسمبر کی بات ہے۔ آرول بارہ سیکنڈ سے زیادہ دیر فضا میں رہا۔ اس کے جہاز نے سینتیس میٹر کا فاصلہ طے کیا۔ اس روز دونوں بھائیوں نے تین مزید اڑائیں بھریں۔ ولبر اُنٹھ سیکنڈ فضا میں رہا اور دو سو ساٹھ میٹر کا فاصلہ طے کیا۔ شمالی کیرولینا کے مقام رکتی ہاک پر دونوں بھائیوں کے علاوہ چار لوگ اس ناممکن کو ممکن بننا دیکھ رہے تھے۔ ایک آدمی نے اس منظر کو کیمرے کی آنکھ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ کر لیا۔

اگرچہ فضا میں اڑنے کا کامیاب تجربہ ہو چکا تھا، تاہم زیادہ تر لوگ ان کے اس کارنامے سے ناواقف تھے۔ وہ اس بات پر یقین کرنے کو تیار ہی نہ تھے کہ انسان فضا میں اڑ سکتا ہے۔ ۱۹۰۸ء میں ولبر فرانس گیا اور اس نے نوے میٹر کی بلندی پر اڑنے کا عملی مظاہرہ کیا۔ ایک فرانسیسی کمپنی ولبر کی اڑنے والی مشین بنانے پر آمادہ ہو گئی۔ جن دنوں ولبر فرانس میں تھا، آرول نے امریکا میں کامیاب پروازیں کیں۔ ان میں سے ایک پرواز ایک گھنٹے تک جاری رہی۔ امریکا کا جنگی محکمہ رائٹ برادران کا جہاز خریدنے پر تیار ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے رائٹ برادران کی شہرت کو پر لگ گئے۔ اخبارات میں اُن کے بارے میں لمبی لمبی کہانیاں چھپنے لگیں۔ وہ ہیرو بن چکے تھے، جہاں جاتے لوگ اُن کے پیچھے پیچھے چلتے، لیکن دونوں بھائیوں کو شہرت سے کوئی سروکار نہ تھا۔ وہ واپس اپنے قصبے میں آ گئے اور اپنے جہاز کو خوب سے خوب تر بنانے کی کوششوں میں لگ گئے۔ اُنھوں نے بہت سے اور لوگوں کو بھی اڑنا سکھایا۔

ولبر رائٹ ٹائیپائیڈ بخار میں مبتلا ہو کر ۱۹۱۲ء میں دنیا سے کوچ کر گیا۔ بھائی کی موت کے بعد آرول مرتے دم تک اپنے جہاز کا ڈیزائن بہتر کرنے میں لگا رہا۔ آرول کا انتقال ۱۹۳۸ء میں ہوا۔

آج ہمارے پاس برق رفتار جہاز موجود ہیں۔ خلائی گاڑیوں نے خلا کی تسخیر کو ممکن بنا دیا ہے، لیکن امریکا کے شہر واشنگٹن کے فضائی و خلائی عجائب گھر میں رکھا گیا پہلا ہوائی جہاز ہمیں یاد دلا رہا ہے کہ یہ سب رائٹ برادران کے پہلے قدم کی بدولت ممکن ہوا۔





۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- پرندوں کو فضا میں اڑتے دیکھ کر انسان کے دل میں کیا خواہش پیدا ہوتی تھی؟
- رائٹ برادران کہاں کے رہنے والے تھے؟
- رائٹ برادران کے گھر کا ماحول کیسا تھا؟
- بچپن کے ماحول نے رائٹ برادران پر کیسا اثر ڈالا؟
- رائٹ برادران کے اس کارنامے سے آپ نے کیا سبق حاصل کیا ہے؟
- رائٹ برادران کی والدہ کیسی خاتون تھیں؟
- رائٹ برادران کا بنایا گیا کھلونا ہیلی کاپڑ کیوں نہ اڑ سکا؟

۲۔ سبق کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- رائٹ برادران کی عمروں میں فرق تھا:
- (۱) تین برس کا (ب) چار برس کا (ج) پانچ برس کا (د) چھ برس کا
- رائٹ برادران کے والد تھے:
- (۱) استاد (ب) وکیل (ج) جج (د) پادری
- ولبر رائٹ پیدا ہوا:
- (۱) ریاست نیویارک میں (ب) ریاست واشنگٹن میں
- (ج) ریاست انڈیانا میں (د) ریاست اوہائیو میں
- رائٹ برادران نے دکان کھولی:

(۱) سائیکلوں کی (ب) موٹر سائیکلوں کی (ج) کاروں کی (د) ہوائی جہازوں کی

• ہوائی جہاز خریدنے میں آمادگی ظاہر کی:

(ا) انگلستانی کمپنی نے (ب) فرانسیسی کمپنی نے

(ج) امریکی کمپنی نے (د) جرمن کمپنی نے

• رائٹ برادران نے پہلی پرواز کی

(ا) امریکا میں (ب) فرانس میں (ج) جرمنی میں (د) انگلستان میں

• ولبر کا انتقال ہوا:

(ا) جہاز کے حادثے میں (ب) ہیضے سے (ج) بلیر یا بخار سے (د) ٹائیفائیڈ بخار سے

۳۔ جملوں میں استعمال کریں:

ہاتھ دھو بیٹھنا، پر لگ جانا، سروکار، شرمندہ تعبیر ہونا، حیرت میں ڈالنا، برق رفتار

۴۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

تجربات، لمحہ، اخبار، خیال، قصبہ

۵۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

تجربہ، عملی، مظاہرہ، فضاء، جستجو

۶۔ ان لفظوں کے مترادف لکھیں:

خواہش، مصروف، یقین، مساوی، آمادہ

۷۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

خواب، کامیاب، مصروف، خریدنا، شہرت

۸۔ سوچیے اور بتائیے:

★ کیا رائٹ برادران کی ایجاد میں گھر کے ماحول کا بھی کوئی ہاتھ تھا؟

★ مطالعہ کیوں ضروری ہے؟ آپ کیسی کتابیں پڑھتے ہیں؟

★ رائٹ برادران کی ایجاد سے دنیا میں کس طرح انقلاب برپا ہوا؟

۹۔ دیے گئے جملوں میں سے غلط جملے الگ کریں اور انھیں درست کر کے اپنی کاپی میں لکھیں:

- ★ ولبر رائٹ اور آرول رائٹ چچا زاد بھائی تھے۔
- ★ آرول رائٹ عمر میں ولبر رائٹ سے بڑا تھا۔
- ★ رائٹ برادران کی والدہ ریاضی میں مہارت رکھتی تھیں۔
- ★ ملٹن رائٹ اور آرول رائٹ بھائی تھے۔
- ★ رائٹ برادران کے گھر میں ایک لائبریری تھی۔

سرگرمیاں:

- طالب علموں میں مطالعے کا شوق پیدا کرنے کے لیے انھیں اخبارات، رسائل و جرائد اور کتابیں پڑھنے کی ترغیب دینا ضروری ہے۔ انھیں دیگر ایجادات کی کہانیوں پر مشتمل کتابیں پڑھنے کو کہیں۔
- طالب علموں میں سائنس سے دل چسپی پیدا کرنے کے لیے انھیں یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور میں قائم سائنس میوزیم، دکھانے کا اہتمام کریں۔ واپسی پر طالب علم اپنی اس تعلیمی و تفریحی سیر کا حال ایک مضمون کی صورت میں لکھیں۔

★ کیا آپ کو معلوم ہے؟

ہوا باز میں ”باز“ کا کیا مطلب ہے۔

آپ نے ”بازی“ کا لفظ بھی پڑھا ہے۔ ”جان کی بازی لگانا“، ”بازی جیتنا“، ”بازی ہارنا“۔
 ”بازی“ کے معنی ہیں کھیل اور ”باز“ کے معنی ہیں کھیلنے والا۔ یوں ”ہوا باز“ کے معنی ہوئے ”ہوا سے کھیلنے والا“۔
 اب نیچے دیے گئے الفاظ کے معنی پر غور کریں اور انھیں اپنی کاپیوں پر لکھیں:

خلا باز، جاں باز، دھوکے باز، راست باز۔

برائے اساتذہ کرام:

بچوں میں تخلیقی اور تنقیدی سوچ پیدا کرنے کے لیے انھیں خود سے سوچنے، غور کرنے، تجزیہ کرنے اور فیصلہ کرنے کے مواقع بہم پہنچائیں۔ انھیں ایسی سرگرمیوں میں مصروف رکھیں، جن سے تخلیقی و تنقیدی انداز نظر پیدا ہو سکے۔

آئیے پاکستان کی سیر کریں

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ پاکستان کے صوبوں سے واقف ہو سکیں۔
- ★ دوسرے صوبوں کے بارے میں اہم معلومات جان سکیں۔
- ★ دوسرے صوبوں کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- ★ محاورے کی پہچان کر سکیں۔

خاص الفاظ: فلک بوس، الامان والحفیظ، آثارِ قدیمہ، حلقہ گمشدہ، ملیامیٹ، سیاح، جغاشی

ہمارا پیارا وطن پاکستان ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو دنیا کے نقشے پر ابھرا۔ پاکستان قدرتی وسائل سے مالا مال ملک ہے۔



اس کی سوناگلی زمیں میں ہر طرح کی فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس میں خوش ذائقہ پھلوں کے باغات بھی ہیں۔ اس کے سینے پر بہنے والے دریا ہمارے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ اس میں فلک بوس پہاڑی چوٹیاں بھی ہیں۔ گیت گاتی آبشاریں اس کے ٹھن کو چار چاند لگاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ملک کو سمندر سے بھی نوازا ہے۔ پاکستان کی سرزمین چار صوبوں پر مشتمل ہے۔ ان صوبوں میں پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا اور بلوچستان شامل ہیں۔ ہر صوبہ پاکستان کی ترقی اور خوش حالی میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ کوئی کسی صوبے کا رہنے والا ہو، وہ پاکستان کے ساتھ دل و جان سے محبت کرتا ہے۔

بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ اس کا دارالحکومت کوئٹہ ہے۔ اس صوبے کی آبادی گنجان نہیں۔ قریب قریب ستر لاکھ لوگ اس صوبے میں آباد ہیں۔ بلوچستان کی سرحدیں پاکستان کے باقی تینوں صوبوں سے ملتی ہیں۔ یہاں بولی جانے والی بڑی بڑی زبانوں میں بلوچی، براہوی اور پشتو شامل ہیں۔ بلوچستان کے کچھ حصوں میں سندھی بھی بولی جاتی ہے۔

بلوچستان کا زیادہ تر رقبہ بخر پہاڑوں پر مشتمل ہے۔ یہاں سردیوں میں خوب سردی پڑتی ہے۔ گرمیوں کے موسم میں درجہ حرارت خوب بڑھ جاتا ہے۔ سبکی یہاں کا گرم ترین مقام ہے۔ ۲۶ مئی ۲۰۱۰ء کو یہاں وہ گرمی پڑی کہ الامان والحفیظ۔ اگلے پچھلے سبھی ریکارڈ ٹوٹ گئے۔ اس روز اس مقام کا درجہ حرارت ۵۳ ڈگری سینٹی گریڈ رہا۔ پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے یہاں کبھی کبھار زلزلے بھی آتے ہیں۔ ۱۹۳۵ء میں آنے والے ایک شدید زلزلے سے کوئٹہ شہر بالکل ملیا میٹ ہو گیا تھا۔

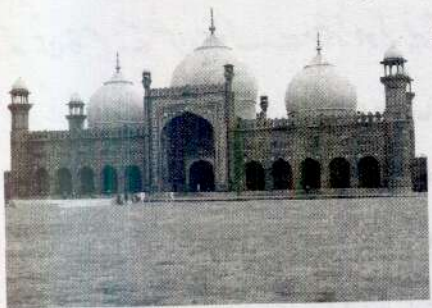
بلوچستان کی سرزمین پھلوں کی پیداوار کے لحاظ سے مشہور ہے۔ پاکستان کا نوے فی صد انگور یہاں پیدا ہوتا ہے۔ چیری اور بادام بھی وافر مقدار میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں پیدا ہونے والے دیگر پھلوں میں خوبانی، آڑو، انار، سیب اور کھجور شامل ہیں۔ یہ صوبہ معدنی وسائل سے مالا مال ہے۔ یہاں ٹوکی کے مقام سے قدرتی گیس بھی نکلتی ہے۔ بلوچستان میں حال ہی میں گوادر کے مقام پر بندرگاہ تعمیر کی گئی ہے۔



اس صوبے کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی کے آخری ایام اسی صوبے کے ایک صحت افزا مقام ”زیارت“ میں گزارے۔

بلوچستان میں گٹری لباس کا اہم حصہ ہے۔ یہاں گھٹنوں تک لمبے کرتے اور گھیردار شلواریں پہننے کا رواج ہے۔ بلوچی خواتین خاص قسم کا لباس پہنتی ہیں۔ ان کی قمیص کے سامنے کی جانب لمبی جیب لگی ہوتی ہے۔ عام طور پر قمیص پر کڑھائی کی ہوتی ہے اور اس پر شیشے کا کام ہوتا ہے۔ یہاں کی عورتیں بڑی سی چادر بھی استعمال کرتی ہیں۔

پنجاب دو لفظوں پنچ اور آب سے مل کر بنا ہے، پنچ کے معنی ہیں پانچ اور آب کے معنی پانی کے ہیں۔ گویا پنجاب کے معنی ہوئے پانچ دریاؤں کی سرزمین۔ اس صوبے کی سرحدیں بھی باقی تینوں صوبوں سے ملتی ہیں۔



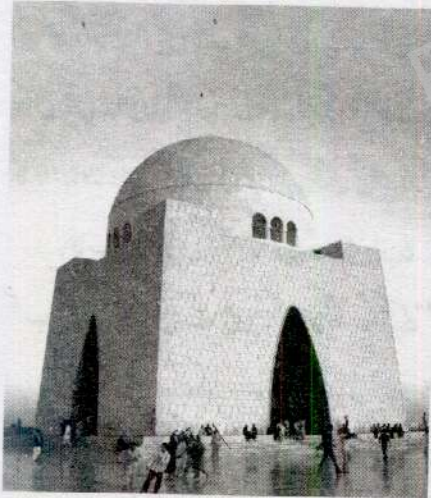
پنجاب کا دار الحکومت لاہور ہے۔ اسے پاکستان کا دل کہا جاتا ہے۔ یہ شہر صدیوں سے علم و ثقافت کا مرکز رہا ہے۔ ملتان، فیصل آباد، سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور بہاول پور کا شمار پنجاب کے بڑے شہروں میں ہوتا ہے۔

فیصل آباد کو پاکستان کا مانچسٹر کہا جاتا ہے۔ یہاں کپڑا بنانے کی صنعت ہے۔ کھیلوں کے سامان اور آلاتِ جراحی بنانے میں سیالکوٹ کا کوئی ثانی نہیں۔ عظیم فلسفی شاعر علامہ محمد اقبال اسی شہر میں پیدا ہوئے تھے۔ وزیر آباد میں اعلیٰ قسم کے چاقو چھریاں بنائی جاتی ہیں۔ گجرات کی پہچان عمدہ قسم کے فرنیچر کے ساتھ ساتھ پنکھا سازی کی صنعت بھی ہے۔ گوجرانوالہ میں بجلی سے چلنے والی اشیاء مثلاً واشنگ مشینیں، پنکھے، روم کولر اور ہیٹر بنتے ہیں۔ چنیوٹ میں بنا ہوا فرنیچر اپنی مثال آپ ہے۔

پنجاب کی زمین نہایت زرخیز ہے۔ یہاں بہترین نہری نظام موجود ہے۔ زمین کی زرخیزی کی وجہ سے یہاں فصلیں خوب اُگتی ہیں۔ گندم، کپاس، گنا اور چاول یہاں پیدا ہونے والی مشہور فصلیں ہیں۔ چھانگا مانگا کا جنگل اپنی نوعیت کے لحاظ سے دُنیا میں انفرادیت رکھتا ہے۔ یہ ۱۱۲۵۱۰ ایکڑ پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ دُنیا کا سب سے بڑا جنگل ہے، جسے خود اگایا گیا ہے۔

چولستان کے ریگستان بھی اسی صوبے میں ہیں۔ یہاں کھیوڑہ کے مقام پر دُنیا کی دوسری بڑی نمک کی کان ہے۔ پنجاب میں کونکے کے بھی وافر ذخائر موجود ہیں۔ اس کے علاوہ پنجاب میں ساہیوال کے قریب ہڑپہ سے ملنے والے آثارِ قدیمہ بھی خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

سندھ کو مہران کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ سندھ کا لفظ ”سندھو“ سے نکلا ہے، سنسکرت میں ”سندھو“ دریا کو کہتے ہیں۔ دریائے سندھ کی وجہ سے اسے یہ نام دیا گیا ہے۔ یہاں کا دارالحکومت کراچی ہے۔ یہ پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے۔ اسے روشنیوں کا شہر کہا جاتا ہے۔ پاکستان کی سب سے پہلی بندرگاہ بھی کراچی میں ہے۔ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کا تعلق کراچی سے تھا۔ ان کا مزار بھی کراچی میں ہے۔



محمد بن قاسم نے ۷۱۲ء میں راجا داہر کو شکست دی اور سندھ کو فتح کیا۔ محمد بن قاسم کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر غیر مسلموں کی ایک کثیر تعداد حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئی، تاہم اب بھی سندھ میں ہندو قوم خاصی بڑی تعداد میں آباد ہے۔ سندھ کی آبادی کا ساڑھے سات فی صد، ہندو آبادی پر مشتمل ہے۔ سندھ میں بولی جانے والی بڑی زبان سندھی ہے۔ وادی سندھ کی تہذیب نہایت قدیم ہے۔ مون جوڈارو سے

ملنے والے آثارِ قدیمہ یہاں کے قدیم لوگوں کی فنی مہارت اور اعلیٰ معیار زندگی کا پتہ دیتے ہیں۔

ٹھٹھہ کا قدیم تاریخی شہر اسی صوبے میں ہے۔ یہاں کی جامع مسجد اور منچھر جھیل بہت مشہور ہے۔ یہاں مکی کا قبرستان ہے۔ اسے دُنیا کے بڑے قبرستانوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

صوبہ سندھ کا زیادہ تر رقبہ بنجر اور غیر آباد ہے۔ جہاں جہاں آب پاشی کے لیے پانی موجود ہے، وہاں فصلیں ہوتی ہیں۔ یہاں آم، کھجوروں اور کیلے کے باغات ہیں۔ سندھ میں لوگ بھیڑ بکریاں اور اونٹ پالتے ہیں۔ سندھ میں ساڑھے تین کروڑ کے لگ بھگ لوگ آباد ہیں۔ یہاں کی سندھی ٹوپی اور اجرک خاص طور پر مشہور ہیں۔ سندھ کے مشہور شہروں میں حیدر آباد، سکھر، نواب شاہ، میرپور خاص اور لاڑکانہ شامل ہیں۔

خیبر پختون خوا کا پُرانا نام شمال مغربی سرحدی صوبہ تھا۔ اس کا صوبائی دارالحکومت پشاور ہے۔ مردان، ڈیرہ اسماعیل خان، ایبٹ آباد، ہری پور اور بنوں اس صوبے کے مشہور شہر ہیں۔ یہاں زیادہ تر لوگ پشتو زبان بولتے ہیں۔ خیبر پختون خوا کے مشرقی حصوں، ہزارہ ڈویژن خاص طور پر ایبٹ آباد، مانسہرہ اور ہری پور میں ہندکو بولی جاتی ہے۔ آپ نے درہ خیبر کا نام تو سنا ہوگا۔ یہ بھی اسی صوبے میں ہے۔



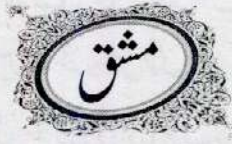
افغانستان جانے کے لیے اس پہاڑی درے میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس کی لمبائی ۵۳ کلومیٹر ہے۔ یہ صوبہ اپنے قدرتی نظاروں کی فراوانی کی وجہ سے بھی مشہور ہے۔

سوات اور کاغان کی وادیوں کا فطری حسن دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا

ہے۔ یہاں جھیل سیف الملوک اس قدر حسین و دل کش ہے کہ انسان اس کے مناظر میں کھو کر رہ جاتا ہے۔ دُنیا بھر سے آنے والے سیاح ان علاقوں کی سیر کرتے ہیں۔ سوات کی وادی اس قدر حسین و جمیل ہے کہ اسے پاکستان کا سوئٹزرلینڈ بھی



کہا جاتا ہے۔ صوبہ خیبر پختون خوا کے لوگ اپنی مہمان نوازی اور جفاکشی کی وجہ سے شہرت رکھتے ہیں۔ یہاں گندم، مکئی، تمباکو کے علاوہ مختلف پھل بھی پیدا ہوتے ہیں۔



۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- سونا اُگلتی زمین سے کیا مراد ہے؟
- پاکستان کا کون سا صوبہ رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے؟
- سوئی گیس کو یہ نام کیوں دیا گیا ہے؟
- پاکستان میں بندرگاہیں کہاں کہاں واقع ہیں؟
- پنجاب کن دو لفظوں کا مرکب ہے؟
- چھانگا مانگا کے جنگل کی کیا انفرادیت ہے؟
- کھیوڑہ کی شہرت کس وجہ سے ہے؟
- سندھو کس زبان کا لفظ ہے اور اس کے کیا معنی ہیں؟
- جھیل سیف الملوک کس صوبے میں واقع ہے؟
- ہڑپہ اور موئن جو دھرو کن صوبوں میں ہیں؟
- جھیل منچھر اور جھیل سیف الملوک کن صوبوں میں ہیں؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

● بلوچستان کا زیادہ تر رقبہ ہے:

(۱) پتھر یلا (ب) میدانی (ج) زرخیز (د) ریتلا

● اجرک کا تعلق کس صوبے سے ہے؟

(۱) پنجاب (ب) سندھ (ج) بلوچستان (د) خیبر پختون خوا

- درہ خیبر کس صوبے میں ہے؟
- (۱) پنجاب (ب) سندھ (ج) بلوچستان (د) خیبر پختون خوا
- انگور کا پھل پاکستان کے کس صوبے میں زیادہ ہوتا ہے؟
- (۱) پنجاب (ب) سندھ (ج) بلوچستان (د) خیبر پختون خوا
- محمد بن قاسم نے سندھ کو فتح کیا:
- (۱) ۵۱۲ء میں (ب) ۶۱۲ء میں (ج) ۷۱۲ء میں (د) ۸۱۲ء میں
- سوات کو کہا جاتا ہے:
- (۱) پاکستان کا مانچسٹر (ب) پاکستان کا سوئٹزرلینڈ
- (ج) پاکستان کا ہالینڈ (د) پاکستان کا فن لینڈ
- مکی کا قبرستان کس شہر میں ہے؟
- (۱) ٹھٹھہ (ب) پشاور (ج) کوئٹہ (د) ملتان
- ۳۔ دی گئی مثال کے مطابق کالم ”الف“ میں دیے گئے الفاظ کو کالم ”ب“ میں دیے گئے مقامات سے ملائیے:

کالم ”الف“	کالم ”ب“	کالم ”ج“
پاکستان کا دل	سوات	لاہور
پاکستان کا مانچسٹر	سیالکوٹ	
پاکستان کا سوئٹزرلینڈ	ستپی	
روشنیوں کا شہر	چنیوٹ	
پاکستان کا گرم ترین شہر	زیارت	
کھیلوں کا سامان	لاہور	
پتھان سازی	کراچی	
فرنیچر سازی	فیصل آباد	
قائد اعظم کے آخری ایام	گجرات	

۴۔ ان لفظوں اور محاوروں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے:
مالا مال، فلک بوس، چار چاند لگانا، گنجان آباد، ملیا میٹ، خُسن سلوک، حلقہ بگوشِ اسلام

۵۔ ان لفظوں کے متضاد لکھیں:
قدرتی، خوش حالی، زرخیز، خوش ذائقہ، فلک بوس، ترقی

۶۔ دیے گئے جملوں میں سے غلط جملے الگ کریں اور انہیں درست کر کے اپنی کاپی میں لکھیں:

- ★ بلوچستان کا دار الحکومت پشاور ہے۔
- ★ سبّی پاکستان کا سب سے گرم شہر ہے۔
- ★ خیبر پختون خوا کا پرانا نام شمال مغربی سرحدی صوبہ تھا۔
- ★ جھیل سیف الملوک صوبہ بلوچستان میں ہے۔
- ★ ٹھٹھہ صوبہ سندھ کا قدیم شہر ہے۔
- ★ درّہ خیبر صوبہ پنجاب میں واقع ہے۔
- ★ محمد بن قاسم نے راجا داہر کو شکست دی۔
- ★ پاکستان کا ستر فی صد انگور بلوچستان میں پیدا ہوتا ہے۔
- ★ چھانگاما نگا خود اُگایا جانے والا دُنیا کا دوسرا بڑا جنگل ہے۔

۷۔ کالم ”الف“ اور کالم ”ب“ میں دیے گئے جملے دیکھیے:

کالم ”الف“	کالم ”ب“
آپ کے آنے سے محفل کو آٹھ چاند لگ گئے۔	آپ کے آنے سے محفل کو چار چاند لگ گئے۔
۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان نے بھارت کی داڑھیں کھٹی کر دیں۔	۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان نے بھارت کے دانت کھٹے کر دیے۔
اُس کی باتوں نے میرے زخموں کے اوپر نمک چھڑک دیا۔	اُس کی باتوں نے میرے زخموں پر نمک چھڑک دیا۔
وہ اپنے باپ کی موت پر دس دس آنسو رو دیا۔	وہ اپنے باپ کی موت پر آٹھ آٹھ آنسو رو دیا۔

کالم ”الف“ میں دیے گئے جملے غلط ہیں جب کہ ان کے سامنے کالم ”ب“ میں دیے گئے جملے درست ہیں۔
یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کالم ”الف“ میں دیے گئے جملے غلط کیوں ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کالم ”الف“ میں محاوروں کے

لفظوں میں تبدیلی کردی گئی ہے۔ درست محاورہ ہے ”چار چاند لگنا“۔ اگر اسے تین چاند لگنا، سو چاند لگنا کہا جائے تو یہ غلط ہوگا۔ اسی طرح درست محاورہ ہے ”دانت کھٹے کرنا“۔ اس کی جگہ داڑھیں کھٹی کرنا نہیں کہا جاسکتا۔ صحیح محاورہ ہے ”زخموں پر نمک چھڑکنا“۔ اس کے لفظوں میں کوئی رد و بدل نہیں کیا جاسکتا۔ ”آٹھ آٹھ آنسو رونا“ بھی محاورہ ہے، اس میں بھی کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔ آپ یہ بھی دیکھیں کہ محاورہ اپنے لفظی معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ ”زخموں پر نمک چھڑکنے“ کا مطلب یہ نہیں کہ کسی نے سچ بچے کا نمک لے کر زخموں پر چھڑک دیا۔ محاورہ ہمیشہ اپنے غیر حقیقی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۸۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

ملک، باغات، مناظر، ایام، وطن، مقام

۹۔ اعراب کی مدد سے تلفظ کی وضاحت کریں۔

وطن، سنسکرت، معیار، صنعت، مثال، لباس

۱۰۔ اس سبق میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے ”واقع“، ایک اور لفظ ”واقعہ“ ہے۔ ایسے لفظوں کو متشابہ الفاظ کہا جاتا ہے۔ ذیل میں چند الفاظ دیے جا رہے ہیں، آپ ان کے متشابہ الفاظ لکھیے اور لغت سے ان کے معنی تلاش کر کے اپنی کاپیوں پر لکھیے:

تارک حامی کمر

سرگرمی:

● طالب علموں کو مختلف گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ کو کسی ایک صوبے کا نقشہ بنانے کو کہیں۔ طالب علم ہر صوبے کے اہم شہروں کو نمایاں کریں۔ ہر گروپ دیے گئے صوبے کے بارے میں مزید معلومات جمع کرے اور چارٹوں پر خوش خط لکھ کر جماعت میں آویزاں کرے۔ طالب علموں کی مناسب حوصلہ افزائی ضروری ہے۔

برائے اساتذہ کرام:

طالب علموں کے دلوں میں دیگر صوبوں کی محبت پیدا کرنے کے لیے سرگرمیاں اختیار کریں۔ انھیں بتائیں کہ ہماری اصل طاقت اتحاد میں ہے۔ ہمیں دوسرے صوبے کے لوگوں کا ادب و احترام کرنا چاہیے۔

بڑھے چلو!

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ ہمت سے کام لینا سیکھ سکیں۔
- ★ محنت کرنے کی تحریک حاصل کر سکیں۔
- ★ شعر نہیں سیکھ سکیں۔
- ★ نظم سے لطف اندوز ہو سکیں۔

خاص الفاظ	ملول	مضطرب	دگھا	لوگانا	دلولہ
اُٹھو، اُٹھو، اُٹھو	کمر کسو، کمر کسو	کمر کسو، کمر کسو	کمر کسو، کمر کسو	کمر کسو، کمر کسو	کمر کسو، کمر کسو
سحر سے پہلے چل پڑو	کڑی ہے راہ دوستو	کڑی ہے راہ دوستو	کڑی ہے راہ دوستو	کڑی ہے راہ دوستو	کڑی ہے راہ دوستو
تھکن کا نام بھی نہ لو	بڑھے چلو، بڑھے چلو	بڑھے چلو، بڑھے چلو	بڑھے چلو، بڑھے چلو	بڑھے چلو، بڑھے چلو	بڑھے چلو، بڑھے چلو
جھپک نہ دل میں لاؤ تم	بس اب قدم بڑھاؤ تم	بس اب قدم بڑھاؤ تم	بس اب قدم بڑھاؤ تم	بس اب قدم بڑھاؤ تم	بس اب قدم بڑھاؤ تم
ذرا نہ ڈمگاؤ تم	خدا سے لو لگاؤ تم	خدا سے لو لگاؤ تم	خدا سے لو لگاؤ تم	خدا سے لو لگاؤ تم	خدا سے لو لگاؤ تم
ملول و مضطرب نہ ہو	بڑھے چلو، بڑھے چلو	بڑھے چلو، بڑھے چلو	بڑھے چلو، بڑھے چلو	بڑھے چلو، بڑھے چلو	بڑھے چلو، بڑھے چلو
اُٹھا دیا قدم اگر	تو ختم ہے بس اب سفر	تو ختم ہے بس اب سفر	تو ختم ہے بس اب سفر	تو ختم ہے بس اب سفر	تو ختم ہے بس اب سفر
ہے راہ صاف و بے خطر	نہ کوئی خوف ہے نہ ڈر	نہ کوئی خوف ہے نہ ڈر	نہ کوئی خوف ہے نہ ڈر	نہ کوئی خوف ہے نہ ڈر	نہ کوئی خوف ہے نہ ڈر
چلے چلو، چلے چلو	بڑھے چلو، بڑھے چلو	بڑھے چلو، بڑھے چلو	بڑھے چلو، بڑھے چلو	بڑھے چلو، بڑھے چلو	بڑھے چلو، بڑھے چلو
تمہارے ہم سفر تھے جو	وہ منزلوں سے جا لگے	وہ منزلوں سے جا لگے	وہ منزلوں سے جا لگے	وہ منزلوں سے جا لگے	وہ منزلوں سے جا لگے
سب آگے تم سے بڑھ گئے	مگر ہو تم پڑے ہوئے	مگر ہو تم پڑے ہوئے	مگر ہو تم پڑے ہوئے	مگر ہو تم پڑے ہوئے	مگر ہو تم پڑے ہوئے
ذرا سمجھ سے کام لو	بڑھے چلو، بڑھے چلو	بڑھے چلو، بڑھے چلو	بڑھے چلو، بڑھے چلو	بڑھے چلو، بڑھے چلو	بڑھے چلو، بڑھے چلو

(محمد مصطفیٰ خاں مداح)



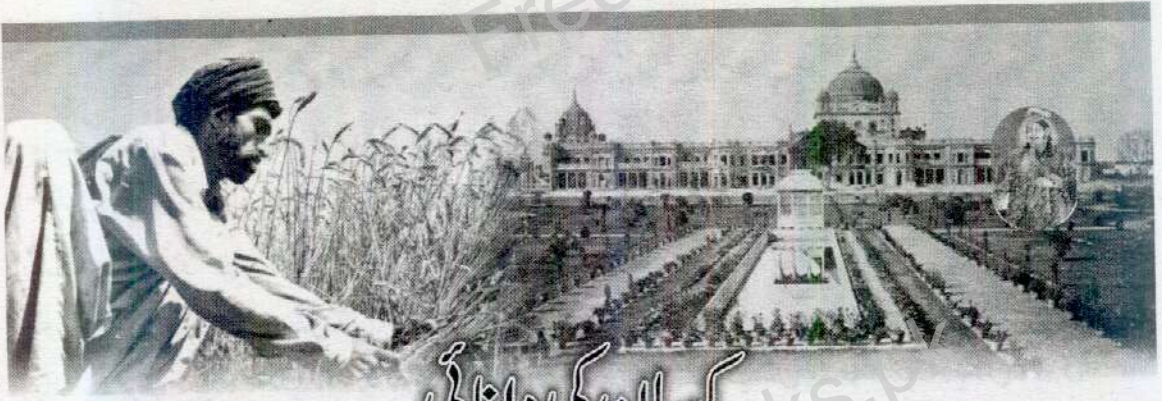
۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- سحر سے پہلے چلنے سے کیا مراد ہے؟
 - راہ کے کڑی ہونے کا کیا مطلب ہے؟
 - اگر انسان کوئی کام شروع کرنے سے پہلے ہچکچاتا رہے تو اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؟
 - کام کرتے وقت کن باتوں کی طرف توجہ دینی چاہیے؟
 - اس نظم کے ذریعے شاعر ہمیں کیا پیغام دے رہا ہے؟
- ۲۔ دی گئی مثال کے مطابق نامکمل مصرعوں کو مکمل کیجیے:

کالم ”الف“	کالم ”ب“	کالم ”ج“
سحر سے پہلے	بڑھاؤ تم	چل پڑو
تھکن کا نام	چل پڑو	
بس اب قدم	نہ ہو	
ذرا نہ	کام لو	
ذرا سمجھ سے	بھی نہ لو	
ملول و مضطرب	ڈگمگاؤ تم	

۳۔ خالی جگہوں میں نظم کے مطابق لفظ لگائیں:

- اُٹھو اُٹھو، _____
- (۱) چلو چلو (ب) بڑھو بڑھو (ج) اُٹھو اُٹھو (د) سنو سنو
- خدا سے لو _____ تم
- (۱) ملاؤ (ب) لگاؤ (ج) بڑھاؤ (د) اٹھاؤ
- ملول و _____ نہ ہو
- (۱) غم زدہ (ب) دل شکن (ج) بدگماں (د) مضطرب



کسان کی دانائی

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ لوک کہانی سے واقف ہو سکیں۔
- ★ کہانی اور دیگر اسباق (مضامین، مکالمے، ڈرامے وغیرہ) میں فرق جان سکیں۔
- ★ لوک کہانی سے اخلاقی نتیجہ اخذ کرنا سیکھ سکیں۔
- ★ انسانی زندگی میں عقل کی اہمیت اور قدر و قیمت سے آگاہ ہو سکیں۔

خاص الفاظ	رعایا	زیرک	مہلت	زبان دینا	حرف بہ حرف
آگ بگولا ہونا	خاکسار	آش کرنا	پیادہ	غضب ناک	

پرانے وقتوں کی بات ہے کسی ملک پر ایک رحم دل بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ وہ اپنی رعایا کا بہت خیال رکھتا تھا۔ اُس کی رعایا اُس سے بہت خوش تھی۔ بادشاہ کبھی کبھی اپنے محل سے باہر نکلتا۔ وہ عام لوگوں سے ملتا جلتا، اُن سے باتیں کرتا اور اُن کے حالات دریافت کرتا۔ ایک دن بادشاہ کسی گاؤں کی طرف نکل گیا۔ اُسے ایک کسان نظر آیا۔ وہ اپنے کھیت میں کام کر رہا تھا۔ بادشاہ نے کسان کو سلام کیا۔ کسان بادشاہ سلامت کو اپنے زو بڑو دیکھ کر بے حد خوش ہوا۔ بادشاہ نے کسان سے پوچھا: ”تم اس کھیت سے کتنا کمالیتے ہو؟“

کسان نے ادب سے جواب دیا: ”بادشاہ سلامت! یوں سمجھ لیجیے روز کا ایک روپیا کمالیتا ہوں۔“

بادشاہ نے پوچھا: تم اس ایک روپے کا کیا کرتے ہو؟

کسان نے عرض کیا: عالی جاہ! اس روپے سے چار آنے تو کھا لیتا ہوں، چار آنے قرض اتارتا ہوں، چار آنے قرض دیتا ہوں اور باقی بچے چار آنے، انھیں کنویں میں پھینک دیتا ہوں۔

بادشاہ نے کہا: میری سمجھ میں تمھاری بات نہیں آئی۔ مجھے اس کا مطلب سمجھاؤ۔



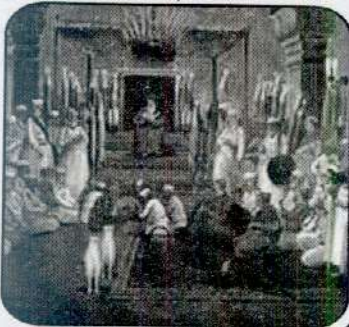
کسان نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی: حضور! چار آنے کھانے کا مطلب یہ ہے کہ میں انھیں خود پر اور بیوی پر خرچ کرتا ہوں۔ چار آنے قرض اُتارنے کا مطلب ہے کہ انھیں اپنے والدین پر خرچ کرتا ہوں۔ میرے ماں باپ نے مجھے پالنے پوسنے پر جو مصیبت اُٹھائی تھی اور جو خرچ کیا تھا، وہ مجھ پر قرض ہے۔ اُسے مکمل طور پر اُتارنا تو میرے بس میں نہیں مگر کوشش کرتا ہوں کہ کچھ نہ کچھ اُتار دوں۔ چار آنے قرض دینے کا مطلب ہے کہ انھیں اپنے بچوں پر خرچ کرتا ہوں کہ جب میں بوڑھا اور کمزور ہو جاؤں تو میری اولاد میری دیکھ بھال اور خدمت کرے۔ رہے وہ چار آنے جو کنوئیں میں ڈالتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں انھیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتا ہوں۔ اُن سے کسی غریب اور حق دار کی مدد کر دیتا ہوں۔

بادشاہ نے کسان کی یہ باتیں سنیں تو اُسے بہت خوشی ہوئی۔ اُس نے کسان کو انعام دیا اور کہا ”جب تک تم میرا منہ سوبار نہ دیکھ لو، اس بات کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔“

کسان نے وعدہ کر لیا۔ بادشاہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر واپس اپنے محل میں چلا گیا۔ اگلے روز بادشاہ کا دربار لگا۔ تمام وزیر مشیر اور درباری موجود تھے۔ بادشاہ نے کسان کی بات دربار میں موجود تمام افراد کو بتا کر اس کا مطلب پوچھا۔ سب دانتوں میں اُننگی دا بے خاموش کھڑے تھے۔

بادشاہ کا وزیر نہایت دانا، زیرک اور ہوشیار تھا۔ اُس نے بادشاہ سے جواب دینے کے لیے ایک روز کی مہلت لی۔ وزیر نے اُسی وقت گھوڑے پر زین کسی اور کسان کے پاس پہنچ کر دم لیا۔ اُس نے کسان سے اس بات کا مطلب پوچھا۔ کسان نے کہا: میں نے بادشاہ کو زبان دی ہے کہ میں اس کا مطلب اُس وقت تک کسی کو نہیں بتاؤں گا، جب تک بادشاہ کا منہ سوبار نہ دیکھ لوں۔

یہ سن کر وزیر پریشان ہو گیا۔ اُس نے کسان سے کہا: کوئی راستہ سوچو، میں نے بادشاہ سے وعدہ کیا ہے کہ کل اس سوال کا جواب دوں گا۔



کسان سوچنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ذہن میں ایک ترکیب آگئی۔ اُس نے وزیر سے سواشر فیاں مانگیں۔ وزیر نے جھٹ سے سواشر فیاں کسان کے حوالے کر دیں۔ اشر فیاں پا کر کسان نے وزیر کو تمام بات بتا دی۔ وزیر خوش خوش لوٹ گیا۔ اگلے روز دربار لگا، بادشاہ نے وزیر سے سوال کا جواب پوچھا۔ وزیر نے کسان کی بتائی گئی بات حرف بحرف بتا دی۔

بادشاہ جان گیا کہ کسان نے وزیر کو ساری بات بتادی ہے۔ بادشاہ آگ بگولا ہو گیا۔ وہ کسان کی وعدہ خلافی پر سخت طیش میں تھا۔ اُس نے کسان کی طرف فوراً پیادے بھجوائے۔ زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ پیادے کسان کو لے کر بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو گئے۔

بادشاہ نے گرج دار اور غضب ناک آواز میں کسان سے پوچھا: تم نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ جب تک سوار ہمارا منہ نہ دیکھ لو گے، کسی کو یہ بات نہیں بتاؤ گے۔ تم نے وزیر کو تمام بات بتا کر وعدہ شکنی کی ہے۔ کیا جواب ہے اس کا تمہارے پاس؟ عقل مند کسان نے بڑے ادب سے عرض کی: حضور! میں وعدہ توڑنا گناہ سمجھتا ہوں۔ مجھے وہ حدیث پاک یاد ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ جو وعدہ پورا نہیں کرتا، اُس کا کوئی دین نہیں۔ پھر میں آپ سے کیا گیا وعدہ کیوں کر توڑ سکتا تھا؟

بادشاہ نے پوچھا: کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تم نے وزیر کو ساری بات نہیں بتائی؟

کسان نے جواب دیا: عالی جاہ! میں نے وزیر کو تمام بات بتائی ہے۔

”لیکن کیا تم نے ہمارا منہ سوار دیکھا جو ساری بات وزیر کو بتادی؟“ بادشاہ نے

کسان سے سوال کیا۔



”جی ہاں، بادشاہ سلامت، اس خاکسار نے اپنے عالی قدر بادشاہ کا منہ سوار

دیکھنے کے بعد ہی ساری بات بتانے کی ہمت کی تھی۔“ کسان نے ادب سے جواب دیا۔

”لیکن مجھے تو پرسوں کے بعد تم پہلی مرتبہ آج مل رہے ہو، پھر تم نے ہمارا منہ سوار کیسے دیکھ لیا؟“ بادشاہ نے حیرت سے سوال کیا۔

کسان نے کہا: بادشاہ سلامت! میں نے بات بتانے سے پہلے وزیر سے سواشر فیاں مانگی تھیں۔ ہر اشرفی پر آپ کی تصویر کندہ ہے۔ میں نے ہر اشرفی پر بنی آپ کی تصویر کو دیکھا۔ اُس کے بعد میں نے وزیر کو ساری بات بتادی۔

کسان کا یہ جواب سن کر دربار میں موجود لوگ کسان کی دانائی پر اشکرا اٹھے۔ بادشاہ بھی کسان کی عقل مندی سے بہت متاثر ہوا۔ اُس نے کسان کو وزیر مقرر کرنے کا اعلان کیا۔ سب نے بادشاہ کے اس فیصلے کو سراہا۔ دربار میں موجود تمام لوگ کسان کو وزیر بننے پر مبارکباد پیش کرنے لگے۔

(متحدہ ہندوستان کی لوک کہانی)



۱۔ ان سوالوں کے جواب دیں:

- لوگ کہانی سے کیا مراد ہے؟
- بادشاہ نے کسان سے کیا سوال کیا؟
- چار آنے کنویں میں ڈالنے کا کیا مطلب ہے؟
- والدین کا قرض اتارنے سے کیا مراد ہے؟
- بادشاہ کو کسان پر غصہ آنے کا کیا سبب تھا؟
- اس لوگ کہانی سے ہمیں کیا اخلاقی پیغام ملتا ہے؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

- کسی ملک پر حکومت کرتا تھا:
- (۱) ظالم بادشاہ (ب) نیک بادشاہ (ج) رحم دل بادشاہ (د) سنگ دل بادشاہ
- کسان کھیت سے روزانہ کماتا تھا:
- (۱) ایک روپیہ (ب) دو روپے (ج) تین روپے (د) چار روپے
- کسان قرض ادا کرتا تھا:
- (۱) پینک کا (ب) ساہوکار کا (ج) ماں باپ کا (د) ہمسائے کا
- کسان چار آنے پھینکا کرتا تھا:
- (۱) تالاب میں (ب) دریا میں (ج) نہر میں (د) کنویں میں
- بادشاہ کا وزیر تھا:
- (۱) چالاک (ب) مکار (ج) نادان (د) باتونی

● بادشاہ نے کسان کو بنایا:

(ا) امیر (ب) وزیر (ج) وزیر اعظم (د) مشیر

۳۔ غور کیجیے اور بتائیے:

(الف) کیا کسان واقعی اس قابل تھا کہ اسے وزیر کا عہدہ دیا جاتا؟
(ب) اگر آپ بادشاہ ہوتے تو کسان کے ساتھ کیا سلوک کرتے؟

۴۔ ان الفاظ و محاورات کو جملوں میں استعمال کریں:

زیرک، زین کنا، دم لینا، زبان دینا، آگ بگولا ہونا،
طیش میں آجانا، آتش کرنا، سراہنا

۵۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد بتائیں:

وزیر، سوال، جواب، حدیث، افراد

۶۔ دی گئی مثال کے مطابق درست مترادف کالم ”ج“ میں لکھیں:

کالم ”الف“	کالم ”ب“	کالم ”ج“
رحم دل	اُدھار	مہربان
حق دار	دیہانت	
غریب	تکلیف	
قرض	عقل مند	
گاؤں	ضعیف	
بوڑھا	مفلس	
مصیبت	مہربان	
دانا	مستحق	

۷۔ وزیر خوش خوش لوٹ گیا۔

اس جملے میں ”خوش“ کا لفظ دو بار آیا ہے۔ آپ اس طرز کے مزید تین لفظ سوچیں اور انہیں جملوں میں استعمال کریں۔

سرگرمی

- ★ اس لوک کہانی کو ڈرامے میں تبدیل کریں۔ طالب علموں کو مختلف کردار (بادشاہ، کسان، وزیر، درباری، پیادے وغیرہ) سونپیں۔ انہیں ان کرداروں کے مکالمے یاد کرائیں اور ڈرامے کو عملی شکل میں جماعت میں پیش کرنے کی مشق کرائیں۔
- ★ بچے اپنے ساتھیوں کو کوئی لوک کہانی سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- (الف) اس سبق میں ایک محاورہ استعمال ہوا ہے۔ ”اش کرنا“ عام طور پر اسے ”عش کرنا“ لکھا جاتا ہے۔ اس کا درست املا ”اش کرنا“ ہے۔
- (ب) آج سے کچھ عرصہ پہلے تک روپے میں سولہ آنے ہوتے تھے۔ بچوں کو اس کے بارے میں بتایا جائے۔

مُسَدِّسِ حَالی سے انتخاب



تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ مسدس کی ہدیت سے متعارف ہو سکیں۔
- ★ مسلمانوں کے شاندار ماضی سے آگاہ ہو سکیں۔
- ★ اسلام کی برکات جان سکیں۔
- ★ مطالعے کی عادت اپنا سکیں۔

افسرہ	غافلہ	توحید مطلق	عجم	امی	نیکی	خاص الفاظ
فرخ	مُصفا	یکتا	فلاحیت	جویا	ساغر	

گھٹا اک پہاڑوں سے بٹھا کے اُٹھی ❖ پڑی چار سو یک یک دھوم جس کی

کڑک اور دمک دور دور اُس کی پہنچی ❖ جو ٹیگس پہ گرجی تو گنگا پہ بری

رہے اس سے محروم آبی نہ خاکی

ہری ہو گئی ساری کھیتی خُدا کی

کیا اُمیوں نے جہاں میں اُجالا ❖ ہوا جس سے اسلام کا بول بالا

بُتوں کو عرب اور عجم سے نکالا ❖ ہر اک ڈوبتی ناؤ کو جا سنبھالا

زمانہ میں پھیلانی توحید مطلق

لگی آنے گھر گھر سے آواز حق حق

ہوا غُغلہ نیکیوں کا بدوں میں ❖ پڑی کھلی کُفر کی سرحدوں میں
ہوئی آتش افسردہ آتش کدوں میں ❖ لگی خاک سی اُڑنے سب معبودوں میں
ہوا کعبہ آباد سب گھر اُجڑ کر

جے ایک جا سارے دنگل پچھڑ کر

ہر اک نئے کدے سے بھرا جا کے ساغر ❖ ہر اک گھاٹ سے آئے سیراب ہو کر
گرے مثل پروانہ ہر روشنی پر ❖ گرہ میں لیا باندھ حکیم پیسیر
کہ ”حکمت کو اک گم شدہ لال سمجھو
جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو“

ہر اک علم کے فن کے جویا ہوئے وہ ❖ ہر اک کام میں سب سے بالا ہوئے وہ
فلاحت میں بے مثل و یکتا ہوئے وہ ❖ سیاحت میں مشہور دُنیا ہوئے وہ
ہر اک ملک میں اُن کی پھیلی عمارت
ہر اک قوم نے اُن سے سیکھی تجارت

یہ ہموار سڑکیں، یہ راہیں مُصَفّا ❖ دو طرفہ برابر درختوں کا سایا
نشاں جا بجا میل و فَرَسَخ کے برپا ❖ سر رہ کنوئیں اور سرائیں مہیا
انہیں کے ہیں سب نے یہ چر بے اتارے
اسی قافلے کے نشاں ہیں یہ سارے

(مولانا الطاف حسین حالی)



۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- بطحا کے پہاڑوں سے گھٹا اُٹھنے سے کیا مراد ہے؟
 - ٹیگس اور گنگا کہاں ہیں؟
 - آبی اور خاکی سے کیا مراد ہے؟
 - اُمیوں سے کون لوگ مراد ہیں؟
 - عرب اور عجم سے کون سے ممالک مراد ہیں؟
 - دُوبتی ناؤ کو سنبھالا دینے کا کیا مطلب ہے؟
 - توحید مُطلق سے کیا مراد ہے؟
 - بدوں میں نیکیوں کا غُلقہ ہوا۔ اس کی وضاحت کریں۔
 - آتش کدوں میں جلنے والی آگ افسردہ ہو گئی۔ اس کا کیا مطلب ہے؟
 - خاک اُڑنا محاورہ ہے۔ اس کا مطلب بتائیں۔
 - ہمارے آباؤ اجداد کی کن باتوں کی دوسری قوموں نے تقلید کی؟
 - اس انتخاب میں ایک حدیث نبوی بیان ہوئی ہے۔ اسے نثر کی صورت میں لکھیں۔
- ۲۔ ان سوالوں کے تفصیلی جواب تحریر کریں:

- ہمارے آباؤ اجداد نے اسلام کے سنہری دور میں مختلف علوم و فنون میں اپنی مہارت کا سکہ بٹھایا، یہ بات ہمیں کیا پیغام دے رہی ہے؟
 - آج دُنیا میں کون سی قومیں آگے ہیں؟ ان کے آگے ہونے کی کیا وجہ ہے؟
 - مسلمان کس طرح دُنیا میں اپنا کھویا ہوا قار اور عظمت حاصل کر سکتے ہیں؟
- ۳۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

● گھٹا اک پہاڑوں سے ----- کے اُٹھی

(۱) مکہ (ب) مدینہ (ج) بطحا (د) خیبر

• جو ٹیکس پہ گرجی تو ----- پہ بری

(۱) جمنّا (ب) گنگا (ج) شلج (د) دجلہ

• کیا ----- نے جہاں میں اُجالا

(۱) حَچِیوں (ب) مومِنوں (ج) اُمیوں (د) مسلموں

• ہوا جس سے اسلام کا -----

(۱) نام اُونچا (ب) نام بالا (ج) کام بالا (د) بول بالا

• رہے اس سے محروم -----

(۱) آبی نہ خاکی (ب) عربی نہ عجمی (ج) شرقی نہ غربی (د) ترکی نہ تازی

• ہر اک ڈوہتی ناؤ کو جا -----

(۱) نکالا (ب) اُچھالا (ج) سنوارا (د) سنبھالا

• لگی خاک سی اُڑنے سب ----- میں

(۱) مندروں (ب) آتش کدوں (ج) بُت کدوں (د) معبدوں

• ----- میں بے مثل ویکتا ہوئے وہ

(۱) سیاست (ب) فلاحت (ج) تجارت (د) سیاحت

۴۔ لغت کی مدد سے ان الفاظ کے معنی تلاش کیجیے اور اپنی کاپیوں پر لکھیے:

اُتمی، کھلبلی، افسردہ، پچھڑنا، ساغر، جویا، فلاحت، مُصفا، فرسخ

۵۔ جملوں میں استعمال کریں:

بول بالا، آتش کدہ، کھلبلی، خاک اُڑنا، حکمت، گم شدہ، یکتا

۶۔ اس نظم میں ”جہاں“ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کے لیے ہم ”دُنیا“، ”عالم“، ”جگ“ اور ”سنسار“ کے لفظ

بھی استعمال کرتے ہیں۔ آپ دو اور لفظ بتائیں جو ہم ”پہاڑ“ کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

- اس نظم کو زبانی یاد کریں۔
- مولانا الطاف حسین حالی کا شمار اردو کے اہم شعرا میں ہوتا ہے۔ یہ اشعار جو آپ نے ابھی پڑھے ہیں، یہ اُن کی کتاب ”مسدس مدو جزر اسلام“ سے لیے گئے ہیں۔ حالی نے ”مسدس مدو جزر اسلام“ میں اسلام کے عروج و زوال کی کہانی بڑے دردمندانہ انداز میں بیان کی ہے۔ اپنے سکول کی لائبریری سے یہ کتاب حاصل کریں اور اس کا مطالعہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

- ☆ طالب علموں کو بتائیں کہ ایسی نظم جس کا ہر بند چھ مصرعوں پر مشتمل ہو، اُسے مسدس کہتے ہیں۔
 - ☆ طالب علموں میں شعرو شاعری کا ذوق پیدا کرنے کے لیے کئی قسم کی سرگرمیاں اختیار کی جاسکتی ہیں۔
- اس سلسلے میں بیت بازی کے مقابلے بہت مفید رہتے ہیں۔ ان مقابلوں میں صحت الفاظ اور شعر خوانی کا درست انداز اپنانے پر توجہ دی جائے۔ اس کے علاوہ چند اور سرگرمیاں بھی ترتیب دی جاسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر طالب علموں کے مابین نظم کو ترجمہ سے پڑھنے کا مقابلہ منعقد کیا جاسکتا ہے۔ تحت اللفظ نظم خوانی کے مقابلے بھی کرائے جاسکتے ہیں۔

میری آواز سنو!

اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

تدریسی مقاصد:

- ☆ زمین پر ہونے والی تبدیلیوں سے واقف ہو سکیں۔
- ☆ سائنسی ایجادات سے ماحول پر پڑنے والے منفی اثرات جان سکیں۔
- ☆ ماحول کو آلودگی سے پاک کرنے کی ضرورت سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ آلودگی کم کرنے کے لیے اپنا کردار پہچان سکیں۔
- ☆ آپ بیتی کی صنف سے واقف ہو سکیں۔

غرض و غایت

غارت

کشفیات

برقی رفتار

بے تحاشا

خاص الفاظ

میں ایک سیارہ ہوں۔ وہ سیارہ، جس پر آپ رہتے ہیں۔ دُنیا والوں نے میرا نام زمین رکھا ہے۔ میں ہزاروں سال



پہلے وجود میں آئی تھی۔ میں جیسی آج نظر آتی ہوں، پہلے ایسی نہیں تھی۔ میرے سینے پر جنگلات تھے۔ ان جنگلوں میں ہر طرح کے جانور بھاگتے پھرتے۔ پرندے چھپھاتے۔ ہر طرف ہریالی اور شادابی تھی۔ درختوں سے وافر مقدار میں آکسیجن پیدا ہوتی۔ ہوا صاف ستھری تھی۔ فضا میں گرد و غبار اور دھوئیں کا نام و نشان تک نہ تھا۔ دریاؤں اور سمندروں کا پانی صاف شفاف تھا۔ ہر طرح

کی آبی مخلوق اس میں مزے سے رہتی۔ ماحول پُر سکون تھا۔ ہر کوئی یہاں خوش خوش رہتا تھا۔

پھر یوں ہوا کہ حضرت انسان نے میرا خلیہ بگاڑنا شروع کیا۔ درختوں پر کلھاڑے کے وار چلنے لگے۔ یہ درخت کاٹنے والے کتنے بے درد ہوتے ہیں! انھیں اس درد کا احساس کیوں نہیں ہوتا، جو کلھاڑا چلنے سے مجھے ہوتا ہے۔ جب بھی



کوئی درخت کٹتا ہے، میں ٹھنڈی آہ بھر کے رہ جاتی ہوں، مگر انسان تو جیسے بہرا ہو گیا ہے، میری آہیں اور فریادیں اُس کے دل پر کچھ اثر نہیں کرتیں۔

دُنیا والے کہتے ہیں، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسان نے ترقی کی ہے۔ وہ پتھر کے زمانے سے ترقی کرتے کرتے ایٹمی دَور میں پہنچ چکا ہے۔ اُس نے

کارخانے بنالیے ہیں۔ تیز رفتار گاڑیاں ایجاد کر لی ہیں۔ وہ پرندوں کی طرح ہواؤں میں اڑتا پھرتا ہے۔ وہ سمندروں کے سینے پر ہی نہیں، زیر آب بھی تیر سکتا ہے۔ اُس نے کیمیائی کھادوں اور کیڑے مار ادویات سے فصلوں کی پیداوار کئی گنا بڑھالی ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو کوئی اس سے پوچھے، میاں! ترقی اس کو کہتے ہیں۔ تم نے کارخانوں سے پیداوار میں تو بے تحاشا اضافہ کر لیا، مگر کبھی ان کارخانوں کی چمنیوں سے اُٹھنے والا دُھواں بھی دیکھا ہے۔ کبھی اس طرف توجہ دی کہ یہ دُھواں کس طرح میرے خُسن کو خراب کر رہا ہے۔ ثم برق رفتار گاڑیوں کی ایجاد پر اتراتے پھرتے ہو، کبھی ان گاڑیوں کے دُھوئیں پر بھی غور کیا کہ یہ کس طرح کثافت سے میرا دامن آلودہ کر رہا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اب تو میرے لیے سانس لینا بھی دُبھر ہوتا جا رہا ہے۔ اُوپر سے ان گاڑیوں سے پیدا ہونے والا شور مجھے دن رات پریشان رکھتا ہے۔ اب تو میرے کانوں کے پردے پھٹ گئے ہیں۔ اور ہاں! جس ایٹم بم کی ایجاد پر تمہیں بڑا فخر ہے، کیا تم نے اس کے نقصانات کے بارے میں بھی کبھی سوچنے کی زحمت کی؟ بھول گئے ہیروشیما اور ناگاساکی پر ٹوٹنے والی تباہی کو؟



رہی بات کیمیائی کھادوں اور کیڑے مار ادویات سے فصلوں کی پیداوار میں کئی گنا اضافے کی تو جناب کبھی تصویر کا دُوسرا رخ بھی تو دیکھیں۔ جب ان ادویات کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے تو ان کے مُضر اثرات میری فضاؤں کو زہر آلود کر دیتے ہیں۔ چھڑکاؤ کی گئی سبزیوں، پھلوں اور نان۔ سے تمہاری صحت پر کیا اثر پڑ رہا ہے، تمہیں اس کی ذرا فکر نہیں۔ تمہیں اپنی پروا نہیں تو ان بے زبان جانوروں کا کیا خیال ہوگا جو چھڑکاؤ کیا گیا چار اکھاتے ہیں۔ ایک اور بات یہ کہ تم لوگ کس قدر بے جس اور ظالم ہو گئے ہو۔ کارخانوں میں خطرناک اور نقصان دہ کیمیکل دھواں استعمال کرتے ہو، بعد میں یہی زہریلا کیمیکل ملا پانی نالوں میں بہا دیتے ہو۔ نالوں سے ہوتا ہوا یہ پانی دریاؤں میں جا گرتا ہے۔ بے چاری مچھلیاں اور پانی میں رہنے والے دُوسرے جان دار جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں مگر کیا مجال جو تمہارے کان پر کبھی جوں تک رہنگی ہو۔ بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی، جب یہ زہریلا پانی مال مویشی پیتے ہیں، تو وہ بھی مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہی پانی جب فصلوں کو لگتا ہے، تو اُن پر بھی اپنا اثر دکھاتا ہے۔ مگر تمہیں اس سے کیا؟ تمہیں تو کارخانے رواں دواں رکھنے ہیں، چاہے اس سے تمام آبی مخلوق موت کے مُنہ میں کیوں نہ چلی جائے۔

تم انسان کیسی مخلوق ہو۔ مجھے دھرتی ماتا اور مادرِ وطن کہتے ہو۔ سنگ دل سے سنگ دل اولاد ماں کے ساتھ ایسا

سلوک نہیں کرتی، جیسا تم میرے ساتھ روا رکھتے ہو۔ مجھے بتاؤ تم کیسے بیٹے ہو، جو اپنی ماں کو ستاتے ہو، طرح طرح کے دکھ دیتے ہو، اس کے خُسن کو غارت کرنے کا سامان کرتے ہو۔



کچھ دردِ دل رکھنے والے انسان میرے بچاؤ کے لیے تدبیریں کرتے رہتے ہیں۔ انھی کی کوششوں سے ہر سال دُنیا بھر میں ۲۲ اپریل کو ”یومِ ارض“ منایا جاتا ہے۔ اس دن کے منانے کی غرض و غایت انسان کو اُن خطرات سے آگاہ کرنا ہے، جن سے میرا قدرتی ماحول بگڑتا جا رہا ہے۔

تم طالب علم ہو، مجھے تم سے بہت امیدیں ہیں۔ تم بہت کچھ کر سکتے ہو۔ میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔ خدا را مجھے تباہ ہونے سے بچالو! اگر تم میں سے ہر طالب علم ایک پودا لگائے اور اس کو پروان چڑھائے، تو میرے سینے پر کروڑوں کی تعداد میں درخت موجود ہوں۔

آج کل جسے دیکھو موٹر سائیکل اور کار بھگائے پھرتا ہے۔ اگر تم اس کی جگہ سائیکل کی سواری اختیار کر لو تو دھوئیں میں کچھ کمی واقع ہو جائے گی۔ عین تم سے کہیں ترقی یافتہ ملک ہے۔ جب انھیں سائیکل کی سواری میں عار محسوس نہیں ہوتی، تو تمہیں سائیکل پر سوار ہوتے کیوں شرم آتی ہے۔ پلاسٹک کے تھیلے بھی میرے لیے شدید خطرہ ہیں۔ کسی طرح ان پر پابندی لگوا دو۔ اور ہاں! کارخانے داروں تک بھی میرا یہ پیغام پہنچاؤ کہ ایسی تدابیر اختیار کریں، جن سے قدرتی ماحول کو کم سے کم نقصان پہنچے۔

تم کیا سوچ رہے ہو؟ یہی ناکہ اتنا بڑا کام اور میں ننھا سا طالب علم! مجھ اکیلے سے کیا بن پائے گا؟ یہ سوچ دل سے نکال دو۔ یاد رکھو! قطرہ قطرہ مل کر دریا بن جاتا ہے۔ تم اپنے جھٹے کی شمع روشن کرو۔ شمع سے شمع جلے گی، تو سارا ماحول روشن ہو جائے گا۔



۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- آپ بیتی سے کیا مراد ہے؟
- زمین کو انسان سے کیا شکایتیں ہیں؟
- دھوئیں سے کیا نقصان پہنچتا ہے؟
- زمین انسان کو بے حس اور ظالم کیوں کہتی ہے؟
- درخت کاٹنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟
- پودے لگانے سے زمین پر کیا تبدیلی آسکتی ہے؟
- آبی مخلوق سے کون سی مخلوق مراد ہے؟
- زہریلے پانی کے آبی مخلوق پر کیا اثرات پڑتے ہیں؟
- یوم ارض کیوں منایا جاتا ہے؟
- قدرتی ماحول کو بچانے کے لیے آپ کیا کر سکتے ہیں؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- زمین ہے:
- (ا) سیارہ (ب) ستارہ (ج) سیارہ اور ستارہ (د) سیارچہ
- درخت کیا پیدا کرنے کی فیکٹریاں ہیں؟
- (ا) ہائیڈروجن (ب) کاربن (ج) آکسیجن (د) نائٹروجن
- آبی مخلوق میں شامل نہیں:
- (ا) مچھلی (ب) کچھوے (ج) مگر مچھ (د) خرگوش

یوم ارض منایا جاتا ہے:

(۱) ۲۲ اپریل کو (ب) ۲۲ جون کو (ج) ۲۲ اگست کو (د) ۲۲ اکتوبر کو

گردوغبار سے کون سی آلودگی پیدا ہوتی ہے؟

(۱) آبی (ب) فضائی (ج) شورکی (د) بحری

آلودگی کم کرنے میں مدد دیتی ہے:

(۱) درخت لگانے سے (ب) پلاسٹک کے تھیلوں سے

(ج) کیڑے مار ادویات سے (د) فیکٹریوں سے

۳۔ دی گئی مثال کے مطابق درست مترادف کالم ”ج“ میں لکھیں:

کالم ”الف“	کالم ”ب“	کالم ”ج“
پرمندہ	کمال	طائر
ہریالی	زمانہ	
درد	ظالم	
ترقی	بربادی	
دور	تکلیف	
تباہی	طائر	
سنگ دل	سبزہ	

۴۔ ان الفاظ اور محاورات کو جملوں میں استعمال کریں:

خلیہ بگاڑنا، زیر آب، آپہں بھرنا، رواں دواں، ڈوبھرونا، کانوں کے پردے پھٹ جانا، بے تحاشا، کان پر جوں نہ رہینگنا، موت کے منہ میں جانا، روارکھنا، ہاتھ جوڑنا، پروان چڑھانا۔

- ۵۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:
- بگاڑنا، آہ، زمین، شور، آلودگی، کثافت، ظالم
- ۶۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:
- ایجاد، ادویات، خطرہ، تدابیر، نقصانات
- ۷۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:
- اثر، حسن، نشان، درد، برق، غارت، فخر
- ۸۔ زمین یہ ماننے کو تیار نہیں کہ انسان نے ترقی کی ہے۔ کیا آپ زمین کی اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں؟
- ۹۔ درختوں کے کیا فائدے ہیں؟
- ۱۰۔ ”ذرا“ اور ”ذرا“ کا فرق جملوں میں استعمال سے واضح کریں۔
- ۱۱۔ اُستاد اور شاگرد کے مابین ”ماحولیاتی آلودگی“ کے موضوع پر ایک مکالمہ لکھیں۔
- ۱۲۔ دی گئی مثال کی روشنی میں تلازمات لکھیں:

تلازمات	الفاظ
اُستاد، ہیڈ ماسٹر، طالب علم، لائبریری، جماعت کے کمرے، ڈیسک، تختہ تحریر	سکول
	باغ
	ہسپتال

سرگرمیاں:

- حکومت شجرکاری کے ہفتے کا اعلان کرتی ہے۔ اس کا مقصد ملک میں زیادہ سے زیادہ پودے لگانا ہوتا ہے۔ شجرکاری کے ہفتے کے دوران میں ہر طالب علم ایک پودا لگائے۔ پودے کے ساتھ طالب علم کے نام، رول نمبر اور جماعت کو نمایاں طور پر لکھا جائے۔ طالب علم پودا لگانے کے بعد اسے بھول نہ جائے بلکہ اسے پانی وغیرہ دیتا رہے اور اس کی مناسب دیکھ بھال کرے۔ اس طرح سکول میں سیکڑوں نئے پودے پروان چڑھیں گے، جس سے سکول کے ماحول پر مثبت اثر پڑے گا۔

• طالب علموں کو بات چیت کرنے کا موقع دیں۔ ان سے پوچھیں کہ وہ اپنے ماحول کو بہتر کرنے میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

• اس سبق میں زمین ہمیں بتاتی ہے کہ اُس پر کیا بیتی۔ اسے آپ بیتی کہتے ہیں۔
آپ ”ایک پُرانی کرسی کی آپ بیتی“ لکھیں۔

برائے اساتذہ کرام:

طالب علموں کو اپنے گھر، گلی محلے، بازار، سکول، گاؤں یا شہر کو صاف ستھرا رکھنے کی تاکید کریں۔



سب سے اُونچا یہ جھنڈا ہمارا رہے

اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

تدریسی مقاصد:

★ ان آداب کو عملی زندگی میں برت سکیں۔

★ قومی پرچم کے آداب جان سکیں۔

★ سکول کی کسی تقریب کی رو داد لکھ سکیں۔

★ مکالمہ لکھنے کی صلاحیت حاصل کر سکیں۔

آداب و احترام

ہلال

چابک دستی

چاند چڑھتا ہوا

آب و تاب

خاص الفاظ

سیلوٹ

سٹیوٹ

توپان

خود مختاری

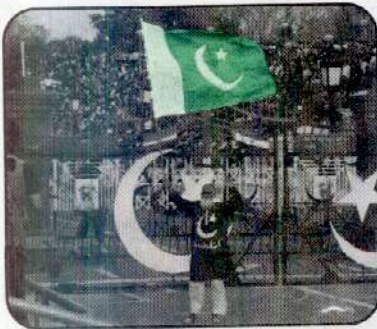
پُر وقار

مریخہ ساتویں جماعت میں پڑھتی ہے۔ پچھلے دو ہفتوں سے اُس کی جماعت تعلیمی و تفریحی سیر کا پروگرام بن رہی تھی۔ کوئی طالبہ منگلا ڈیم دیکھنا چاہتی تھی تو کوئی کوہستان نمک کھیوڑہ دیکھنے کی شوقین تھی۔ کوئی ہرن مینار دیکھنے کی خواہش ظاہر کر رہی تھی، تو کوئی چھانگاما نگا کے جنگل کی سیر کرنے کی تمنا رکھتی تھی۔ لڑکیوں سے سیر کے لیے کسی ایک مقام کا فیصلہ نہیں ہو پارہا تھا۔ بالآخر سب طالبات نے فیصلے کا حق اپنی پیاری اُستانی مِس ممتاز کو دے دیا۔ مِس ممتاز نے کہا: پیارے بچو! ان شاء اللہ تعالیٰ ہم لاہور جائیں گے۔ وہاں مینار پاکستان، بادشاہی مسجد اور شاہی قلعہ دیکھنے کے بعد ہم سہ پہر کو واہگہ کی سرحد پر جائیں گے اور پرچم اُتارنے کی تقریب دیکھیں گے۔

مقررہ دن وہ سہ پہر کے وقت واہگہ کی سرحد پر پہنچ گئے۔ فضائی نغموں سے گونج رہی تھی۔ لوگ بہت پُر جوش دکھائی دے رہے تھے۔ وہ ”پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ“ اور ”پاکستان زندہ باد“ کے نعرے لگا رہے تھے۔ لاؤڈ اسپیکر کی آواز اور لوگوں کے نعروں کے باعث کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ لاؤڈ اسپیکر پر نغمہ گونج رہا تھا:

چاند روشن چمکتا ستارا رہے

سب سے اُونچا یہ جھنڈا ہمارا رہے



لوگ اس نغمے پر جھوم رہے تھے۔ ہزاروں لوگوں کے ہاتھوں میں پاکستانی جھنڈے اور جھنڈیاں تھیں۔ وہ انھیں فضا میں لہرا رہے تھے۔ سامنے واہگہ کے سرحدی دروازے پر سبز ہلالی پرچم پوری آب و تاب کے ساتھ لہرا رہا تھا۔ شرج غروب ہونے کو تھا۔ اب پرچم اُتارنے کا مرحلہ آن پہنچا تھا۔

پاکستان ریجنرز کے چاق چوبند جوانوں نے بڑے ادب و احترام کے ساتھ پرچم کی رسی کو آہستہ آہستہ نیچے کی طرف کھینچنا شروع کیا۔ رفتہ رفتہ پرچم نیچے آتا گیا۔ جب پرچم اتنا نیچے آ گیا کہ اسے ہاتھ میں پکڑا جاسکے تو پاکستان ریجنرز کے جوانوں نے کمال چابک دستی اور مہارت کے ساتھ پرچم کو تھکایا، ادب کے ساتھ ٹرے میں سجایا اور باوقار انداز میں چلتے ہوئے کمرے میں چلے گئے۔ یوں یہ پرجوش اور پُر وقار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

واپسی پر مس ممتاز اور طالبات قومی پرچم کے حوالے سے بات چیت کرتی رہیں، جو کچھ اس طرح ہے:

رابعہ: میڈم! ہمیں قومی پرچم کے بارے میں کچھ معلومات دیں۔

میڈم: کہنے کو تو پرچم کپڑے کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے لیکن جب یہ کپڑا کسی خاص تناسب اور مخصوص رنگوں کے باعث پرچم کی شکل اختیار کر لیتا ہے تو یہ محض کپڑے کا ایک ٹکڑا نہیں رہتا بلکہ یہ اس ملک کی عزت اور وقار کی علامت بن جاتا ہے۔ قومی پرچم کسی بھی ملک کی پہچان اور شناخت ہوتا ہے۔ ہمارا پرچم ہماری آزادی اور خود مختاری کا نشان ہے۔

فاطمہ: میڈم! ہمارے پرچم پر چاند ستارا کیوں بنایا گیا ہے؟

میڈم: فاطمہ بیٹی! ہمارا پرچم دو رنگوں پر مشتمل ہے۔ اس میں سبز اور سفید رنگ شامل ہیں۔ سفید رنگ ایک چوتھائی اور سبز رنگ تین چوتھائی ہوتا ہے۔ سبز رنگ پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں کی نمائندگی کرتا ہے جب کہ سفید رنگ پاکستان میں موجود اقلیتوں کی علامت ہے۔ ہم قومی ترانے میں پڑھتے ہیں:

پرچم ستارہ و ہلال
رہبر ترقی و کمال

اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پرچم پر بنا ہوا ہلال ہماری ترقی کا راہبر ہے۔ ہلال پہلی رات کے چاند کو کہتے ہیں۔ جس طرح ہلال بڑھتے بڑھتے پورا چاند بن جاتا ہے، اس طرح اللہ کے فضل و کرم سے ہمارا وطن بھی ترقی کے راستے پر گامزن رہے گا۔ اس پر پانچ کونوں والا ستارہ بنا ہوا ہے۔ پانچ کونوں سے اسلام کے پانچ ستون مراد ہیں۔

سُنیل: میڈم! ہمارے پرچم کا ڈیزائن کس نے بنایا تھا؟

میڈم: سُنیل نے بہت عمدہ سوال کیا ہے۔ اکثر لوگوں کو معلوم ہی نہیں کہ ہمارے قومی پرچم کا ڈیزائن کس شخصیت نے تیار کیا تھا۔ جناب امیر الدین قدوائی نے ہمارے پیارے پرچم کا ڈیزائن تیار کیا تھا۔

قراۃ العین: میڈم! ہم اکثر سنتے اور پڑھتے ہیں کہ ہمیں قومی پرچم کا ادب و احترام کرنا چاہیے۔ آپ ہمیں بتائیے کہ ہم

کس طرح قومی پرچم کا احترام کر سکتے ہیں۔

میڈم: آپ نے یہ سوال کر کے بہت اچھا کیا کیونکہ میں خود بھی چاہتی تھی کہ اس سلسلے میں آپ سے بات کروں۔ یاد رکھیے! جب اپنے ملک میں کئی ملکوں کے پرچم ایک ساتھ لہرائے جائیں، تو کوئی بھی پرچم پاکستان کے پرچم سے اونچا نہیں لہرایا جائے گا۔

سائرہ: میڈم! ابھی ہم نے واہگہ کی سرحد پر دیکھا تھا، گیٹ پر پاکستان کے پرچم کے ساتھ بھارت کا پرچم بھی لہرا رہا تھا اور دونوں ایک جیسی بلندی پر تھے۔

میڈم: سائرہ بیٹی! آپ نے بالکل ٹھیک کہا۔ البتہ یاد رکھیے، اقوام متحدہ کی عمارات پر اقوام متحدہ کا پرچم باقی پرچموں سے اونچا لہراتا ہے، باقی سبھی عمالک کے پرچم ایک سی اونچائی پر لہراتے ہیں۔ اگر کسی ادارے کے ساتھ قومی پرچم لہرایا جائے تو قومی پرچم لازماً اونچا رکھا جائے گا۔ بانس کے ساتھ پرچم کا سفید رنگ والا حصہ آئے گا۔ پرچم کے آداب میں ایک نہایت اہم بات یہ ہے کہ اسے پاؤں، جوتوں، زمین یا کسی بھی گندی چیز سے چھونے سے بچانا ضروری ہے۔ اسی طرح پرچم کو طلوع آفتاب کے بعد لہرانا چاہیے اور غروب آفتاب سے پہلے اُتار لینا چاہیے۔ کسی صورت پرچم پر رات کا سایہ نہیں پڑنے دینا چاہیے۔ یہاں میں آپ کو یہ بتانا بھی ضروری خیال کرتی ہوں کہ پاکستان میں ایک عمارت ایسی بھی ہے جہاں رات کے وقت بھی پرچم لہرایا جاتا ہے۔

بہت سی طالبات: (حیرانی کے ساتھ) میڈم! وہ کون سی عمارت ہے؟

میڈم: بھی یہ پارلیمنٹ ہاؤس ہے۔ یہاں رات کو بھی پرچم لہراتا رہتا ہے لیکن ایک خاص اہتمام کے ساتھ اور وہ یہ کہ مصنوعی روشنی کے ساتھ پرچم کو روشن رکھا جاتا ہے۔

نانکھ: میڈم! ہم ۱۴ اگست کو اپنے گھروں، دکانوں، عمارتوں پر قومی پرچم لہراتے ہیں مگر یہ پرچم رات کے وقت نہیں اُتارتے۔

میڈم: بیٹی! لوگوں کو معلوم ہی نہیں کہ پرچم کے آداب کیا ہیں۔ اگر انھیں معلوم ہو کہ رات کے وقت پرچم لہرانا پرچم کی توہین ہے تو مجھے یقین ہے کوئی ایسا نہ کرے۔

عائشہ: میڈم! ۱۴ اگست کو ہم اپنے سکولوں، بازاروں اور گھروں کو کاغذ کی جھنڈیوں سے بھی سجاتے ہیں۔ ہم ان جھنڈیوں کو اُتارنا بھول جاتے ہیں۔ ہوا کے چلنے سے یا بارش کی وجہ سے یہ جھنڈیاں زمین پر گر گئی رہتی ہیں۔ آپ نے ابھی بتایا ہے جھنڈے کا زمین یا جوتوں سے چھونا آداب کے خلاف ہے، لیکن ہم تو اس کا خیال ہی نہیں رکھتے۔

میڈم: آپ نے ایک بہت اہم نکتے کی طرف ہماری توجہ دلائی ہے۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ جہاں کپڑے سے بنے ہوئے جھنڈے کا ادب کریں، وہاں کاغذ یا پلاسٹک کے بنے ہوئے جھنڈوں یا جھنڈیوں کا بھی دل و جان سے ادب و احترام کریں۔ جھنڈیوں کا زمین پر گرنا اور انھیں پاؤں تلے روندنا بہت بُری بات ہے۔ جھنڈیاں لگانے والوں کو اس بات کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے کہ کوئی جھنڈی نیچے نہ گرے۔ اسی طرح قومی پرچم پر کوئی لفظ یا تصویر نہ بنائی جائے۔ اسی طرح پرچم کو جلانا بھی اس کی توہین ہے۔ پرچم لہراتے وقت باوردی لوگ پرچم کو سیلوٹ کرتے ہیں جب کہ دوسرے لوگ بھی ”ہوشیار باش“ کی حالت میں باادب کھڑے رہتے ہیں۔

تمام طالبات نے مس ممتاز کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے اتنی عمدہ باتیں بتائیں۔ سب نے دل سے وعدہ کیا کہ وہ پرچم کے ان آداب کا ہمیشہ خیال رکھیں گی۔



۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- کیا غلام قوموں کا بھی پرچم ہوتا ہے؟
 - ہمارے قومی پرچم پر بنا ہوا چاند اور ستارہ کس بات کی علامت ہیں؟
 - پاکستانی پرچم کا ڈیزائن کس نے تیار کیا تھا؟
 - پانچ کونوں والے ستارے کا کیا مطلب ہے؟
 - کس عمارت پر پرچم کورات کے وقت مصنوعی روشنی کی بدولت روشن رکھا جاتا ہے؟
 - ”رہبر ترقی و کمال“ سے کیا مراد ہے؟
- ۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

● طالبات دیکھنے گئیں:

(ا) ہرن مینار (ب) چھاٹکا مانگا (ج) واہگہ کی سرحد (د) منگلا ڈیم

● پرچم پر سبز رنگ ہوتا ہے:

(ا) ایک چوتھائی (ب) ایک تہائی (ج) دو تہائی (د) تین چوتھائی

ہلال کہتے ہیں:

- (ا) پہلی رات کے چاند کو
- (ب) دسویں رات کے چاند کو
- (ج) چودھویں رات کے چاند کو
- (د) آخری رات کے چاند کو

رات کے وقت پرچم نہیں اُتارا جاتا:

- (ا) گورنر ہاؤس سے
- (ب) وزیر اعلیٰ ہاؤس سے
- (ج) وزیراعظم ہاؤس سے
- (د) پارلیمنٹ ہاؤس سے

واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

طالبہ، تقریب، مرحلہ، آداب، شکل، اقوام، نکتہ، فرض، وطن

اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

فضا، ہلال، ادب، احترام، اختتام، طالبات، شکل، شناخت، دکان، بارش، توجہ

ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

بلندی، طلوع، اختتام، ترقی، مصنوعی

جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ مفہوم واضح ہو جائے:

کان پڑی آواز سنائی نہ دینا، آب و تاب، چابک دستی، ادب و احترام

قومی پرچم کے آداب پر ایک پیرا گراف لکھیں۔

دی گئی مثال کے مطابق لفظوں کو ملائیے:

تعلیمی	و	کرم	تعلیمی و تفریحی
عزت	و	کمال	
ترقی	و	جان	
ستارہ	و	تفریحی	
فضل	و	ہلال	
دل	و	وقار	

۹۔ دی گئی مثال کے مطابق جملے بنا کر متشابہ الفاظ کا فرق واضح کریں:

الفاظ	معانی	جملے
اَلَم	غم	رنج و اَلَم زندگی کا حصہ ہیں، انھیں صبر سے برداشت کرنا چاہیے۔
عَلَم	جھنڈا	ہم حق و صداقت کا عَلَم بلند رکھیں گے۔
حلال		
ہلال		
نکتہ		
نقطہ		

۱۰۔ اس سبق میں ایک لفظ ”حیرانی“ استعمال ہوا ہے۔ عام طور پر لوگ اسے ”حیرانگی“ لکھتے اور بولتے ہیں۔ یاد رکھیے ”حیرانگی“

غلط ہے۔ ذیل میں چند ایسے الفاظ دیے جاتے ہیں، جن کے آخر میں ”گی“ آتا ہے۔

سادہ سے سادگی، پاکیزہ سے پاکیزگی، سنجیدہ سے سنجیدگی، زندہ سے زندگی، بندہ سے بندگی، درندہ سے درندگی، بے چارہ

سے بے چارگی وغیرہ۔

آپ نے دیکھا جن الفاظ کے آخر میں ”ہ“ آتی ہے، ہم ان میں سے ”ہ“ کو ہٹا کر ”گی“ کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ جو الفاظ

”ہ“ پر ختم نہیں ہوتے، اُن کے آخر میں صرف ”ی“ بڑھائی جاتی ہے مثلاً

حیران سے حیرانی

درست سے -----، ناراض سے -----، لاچار سے -----، خوار سے -----

سرگرمیاں:

- ★ طالب علموں سے کہیں کہ وہ باقاعدہ پیمائش کر کے چارٹوں پر پاکستانی پرچم بنائیں۔ ایک چوتھائی حصہ سفید ہو جب کہ تین چوتھائی حصہ سبز ہو۔ یہ چارٹ جماعت کے کمرے میں آویزاں کیے جائیں۔
- ★ سکول میں یوم آزادی کی تقریب منعقد کی جائے۔ طالب علموں سے کہا جائے کہ وہ اس تقریب کی رُوداد لکھیں۔
- ★ اس سبق میں ایک لفظ ”ان شاء اللہ“ استعمال ہوا ہے۔ چوں کہ یہ لفظ قرآن پاک میں بھی آیا ہے، اس لیے اسے قرآنی املا کے مطابق لکھنا زیادہ مناسب ہے۔ ”ان“ اور ”شا“ کو ملا کر نہ لکھنا بہتر ہے۔
- ★ سکول میں طلبہ و طالبات کو قومی پرچم لہرانا سکھایا جائے۔
- ★ طالب علموں کو وہاگہ کی سرحد پر پرچم اُتارنے کی تقریب دکھانے کا اہتمام کیا جائے۔ بعد میں طالب علموں سے اس تقریب کے بارے میں زبانی اظہار خیال کرنے کو کہا جائے۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ طالب علموں کو ۱۴ اگست یا دیگر قومی تہواروں پر سکول میں لگائی گئی جھنڈیوں کا احترام کرنا سکھائیں۔

کیے جاؤ کوشش، مرے دوستو!

اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

تدریسی مقاصد:

- ★ آج کا کام آج کرنے کی عادت اپنائیں۔
- ★ ہمت نہ ہارنے کا سبق سیکھ سکیں۔
- ★ کامیابی کے حصول تک بار بار کوشش کر سکیں۔
- ★ شاعری سے لطف اندوز ہو سکیں۔

اضطراب

متصل

لٹیا ڈبو دینا

خاص الفاظ

سبقت

رقم

قلق

دُکّاں بند کر کے رہا بیٹھ جو
تو دی اُس نے بالکل ہی لٹیا ڈبو
نہ بھاگو کبھی چھوڑ کر کام کو
تو تُو تُو ہے خیر جو ہو سو ہو
کیے جاؤ کوشش، مرے دوستو!

جو پتھر پہ پانی پڑے متصل
تو بے شبہ گھس جائے پتھر کی سیل
رہو گے اگر تم نہیں مستقل
تو اک دن نتیجہ بھی جائے گا مل
کیے جاؤ کوشش، مرے دوستو!

یہ مانا کہ مشکل بہت ہے سبق
بُرا ہے مگر اضطراب اور قلق
دوبارہ پڑھو، پھر پڑھو ہر ورق
پڑھے جاؤ جب تک ہے باقی رقم
کیے جاؤ کوشش، مرے دوستو!



اگر طاق میں تم نے رکھ دی کتاب
تو کیا دو گئے کل امتحاں میں جواب
نہ پڑھنے سے بہتر ہے پڑھنا جناب
کہ ہو جاؤ گے ایک دن کامیاب
کیے جاؤ کوشش، مرے دوستو!

جو بازی میں سبقت نہ لے جاؤ تم
خبردار! ہر گز نہ گھبراؤ تم
نہ ٹھکو، نہ جھگو، نہ پچھتاؤ تم
ذرا صبر کو کام فرماؤ تم
کیے جاؤ کوشش، مرے دوستو!

(مولانا اسماعیل میرٹھی)



۱۔ اس نظم کی روشنی میں درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں:

- اگر کوئی دکان دار اپنی دکان نہ کھولے تو اس سے کیا نقصان ہوگا؟
- لگاتار اور مسلسل کام کرنے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟
- امتحان کی تیاری نہ کرنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟
- اگر کھیل میں کامیابی نہ مل سکے تو کیا کرنا چاہیے؟
- صبر سے مصیبتیں سننے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟
- اس نظم سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

۲۔ نظم کے مطابق درست لفظ لگا کر مصرعے مکمل کریں:

- تودی اُس نے بالکل ہی ----- ڈبو
- (الف) کشتی (ب) بیڑی (ج) ناؤ (د) لُٹیا
- جو پتھر پہ ----- پڑے متصل
- (الف) پانی (ب) بارش (ج) قطرہ (د) شبنم
- تو کیا دو گے ----- امتحاں میں جواب
- (الف) اب (ب) سب (ج) تم (د) کل
- یہ مانا کہ مشکل بہت ہے -----
- (الف) ورق (ب) رنق (ج) ادق (د) سبق
- خبردار! ہرگز نہ ----- تم
- (الف) شرماؤ (ب) تڑپاؤ (ج) گھبراؤ (د) اتراؤ

۳۔ کالم ”الف“ میں کچھ شعروں کے پہلے مصرعے دیے گئے ہیں۔ ان کے دوسرے مصرعے کالم ”ب“ میں بے ترتیبی سے لکھے گئے ہیں۔ دی گئی مثال کے مطابق کالم ”الف“ کے ہر مصرعے کے سامنے اس کا دوسرا مصرع کالم ”ج“ میں لکھیے۔

کالم ”الف“	کالم ”ب“	کالم ”ج“
دُکاں بند کر کے رہا بیٹھ جو	تو کیا دو گے کل امتحان میں جواب	تو دی اُس نے بالکل ہی لٹیا ڈبو
جو پتھر پہ پانی پڑے متصل	خبردار! ہر گز نہ گھبراؤ تم	
اگر طاق میں تم نے رکھ دی کتاب	بُرا ہے مگر اضطراب اور قلق	
جو بازی میں سبقت نہ لے جاؤ تم	تو بے شبہ گھس جائے پتھر کی سل	
یہ مانا کہ مشکل بہت ہے سبق	تو دی اُس نے بالکل ہی لٹیا ڈبو	

۴۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

توقع متصل شبہ سبق امتحان

۵۔ جملوں میں استعمال کریں:

لٹیا ڈبونا اضطراب رفق جبجو سبقت

سرگرمیاں:

- کوئی اور نظم تلاش کریں، جس میں ہمت نہ ہارنے اور بار بار کوشش کا سبق دیا گیا ہو۔
- جماعت میں اس نظم کو تحت اللفظ پڑھنے کے مقابلے کا اہتمام کریں۔ خوش الحان طالب علموں کی حوصلہ افزائی کریں۔
- طالب علموں سے ان سوالوں کے زبانی جواب دریافت کریں۔
- ★ اگر کوئی سبق مشکل ہو تو آپ کیا کرتے ہیں؟
- ★ رُک رُک کر کام کرنا کیسی عادت ہے؟ اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟
- ★ اگر مشکل پڑنے پر انسان گھبرا جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

• طالب علموں سے کہیں کہ وہ ایسی کہانیاں سنائیں، جن سے یہ نتیجہ نکلتا ہو:

• بار بار کی کوشش رنگ لاتی ہے۔

• آج کا کام کل پر مت ڈالو۔

برائے اساتذہ کرام:

طالب علموں میں مستقل مزاجی کی عادت پروان چڑھانے کے لیے سرگرمیوں کا اہتمام کریں۔ انہیں بتائیں کہ لگاتار کام کرنے سے کامیابی ملتی ہے جب کہ کام کیے بغیر سو جانے سے خرگوش کی طرح شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ انہیں اس طرح کے شعر بھی سنائے جاسکتے ہیں:

• کہیں گرو راہ میں بھی نہ ملا سراغ اُن کا

جنہیں منزلوں سے پہلے سر راہ نیند آئی

آداب معاشرت

اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

تدریسی مقاصد:

★ ان آداب پر عمل کر سکیں۔

★ آداب معاشرت جان سکیں۔

★ روزمرہ زندگی کے مسائل و واقعات پر اپنے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں بات چیت میں حصہ لے سکیں۔

★ سبق پڑھ کر اہم نکات خلاصے کی صورت میں لکھ سکیں۔

★ غیر رسمی خطوط لکھ سکیں۔

خاص الفاظ راست بازی دروغ گوئی احترام متانت بجز و انکسار شمنسخر تشہیک آمیزش

آداب ادب کی جمع ہے۔ اس کے معنی ہیں طور طریقے۔ یوں آداب معاشرت سے مراد معاشرے میں رہنے سہنے کے طور طریقے ہیں۔ ہم گھر پر ہوں یا سکول میں، بازار میں ہوں یا دفتر میں، کسی تقریب میں ہوں یا سیر گاہ میں، سفر میں ہوں یا حضر میں، غرض ہر جگہ ہمیں ان معاشرتی آداب کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ ان آداب پر عمل کرنے والے کو مہذب، خوش اطوار اور شائستہ کہا جاتا ہے۔ ہر معاشرہ چاہتا ہے کہ اس کے افراد معاشرتی آداب کا خیال رکھیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے والدین اور اساتذہ ہمیں بچپن ہی سے آداب معاشرت کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ ہمیں سکھاتے ہیں کہ ہمیں معاشرے میں کس طرح رہنا چاہیے اور دوسروں کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ کرنا چاہیے۔

معاشرے میں رہنے والے تمام افراد کا ادب و احترام کرنا ضروری ہے۔ کوئی کسی مذہب، رنگ یا نسل سے تعلق رکھتا ہو، وہ کوئی سی زبان بولتا ہو، اُس کا تعلق کسی بھی پیشے سے ہو، وہ گورا ہو یا کالا، امیر ہو یا غریب اُس کے ساتھ احترام سے پیش آنا ضروری ہے۔

معاشرے میں سب کو ہمیشہ راست بازی سے کام لینا چاہیے۔ دروغ گوئی سے احتراز کیا جائے۔ ہر حال میں سچ بات کہی جائے۔ سچ اور جھوٹ کی آمیزش نہ کی جائے۔ فضول اور بے معنی گفتگو نہ کی جائے۔ بولتے وقت بہترین الفاظ کا استعمال کیا جائے۔ نرمی سے بات کی جائے۔ چیخ چیغ کر بولنا مناسب نہیں۔ گالم گلوچ مہذب لوگوں کا شیوہ نہیں۔ اخلاق سے گری ہوئی گفتگو سے پرہیز کیا جائے۔ کوئی ایسی بات نہ کی جائے، جس سے کسی کی دل آزاری کا پہلو نکلتا ہو۔ تحقیق کے بغیر کوئی بات نہ کی جائے۔

اگر غلطی ہو جائے تو اُس پر شرمندہ ہونا چاہیے اور معافی مانگنی چاہیے۔ اسی طرح اگر کوئی اپنی غلطی پر نادم ہو اور معافی کا طلب گار ہو تو اُسے صدقِ دل سے مُعاف کر دینا چاہیے۔

ہمیں ہر کام میں متانت و وقار کا دامن پکڑنا چاہیے۔ ہماری چال میں بھی متانت اور سنجیدگی کا ہونا ضروری



ہے۔ غرور اور تکبر سے دور رہنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کو عجز و انکسار پسند ہے۔ اگر آپ گاڑی چلا رہے ہیں، تو پیدل چلنے والوں کا خیال رکھنا آپ کا فرض ہے۔ بعض اوقات بارش کے دنوں میں سڑک پر پانی کھڑا ہو جاتا ہے، گاڑی چلانے والے افراد گاڑی کی رفتار کم کیے بغیر یہاں سے اس طرح گزرتے ہیں کہ پیدل چلنے والوں یا سائیکل پر سوار افراد کے لباس پر پانی یا کیچڑ کے چھینٹے پڑ جاتے ہیں۔

انہیں اس بات کا احساس تک نہیں ہوتا کہ اُن کی اس بے احتیاطی سے دوسرے کتنی بڑی اذیت کا شکار ہوئے ہیں۔

دوسروں کے بارے میں ہمیشہ مثبت سوچ رکھیں۔ بدگمانی سے بچیں۔ اسی طرح ہر سنی سنائی بات کو بلا تحقیق آگے

پھیلا نا بگاڑ کا باعث بن سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ بات کو بغیر جانچے پر کھے آگے نہ پھیلا یا جائے۔

تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ آدابِ معاشرت کا تقاضا ہے کہ اگر کوئی بھائی دکھ درد میں مبتلا ہو، تو اس

کے درد کو محسوس کیا جائے اور اُس کے غم کو بانٹنے کی کوشش کی جائے۔ ہمسایوں کے ساتھ خاص طور پر عمدہ سلوک کیا جائے۔

اُن کے آرام و سکون کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے۔ مشہور ہے ”ہمسایہ ماں جایا“ اس لیے ہمسایوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے جیسے وہ ہمارے ہی کنبے کا حصہ ہیں۔

معاشرت کے آداب ہم سے اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ کسی کو تضحیک کا نشانہ نہ بنائیں۔ جب کسی کو بلانا ہو تو

اُس کا پورا نام لے کر پکاریں۔ کسی کا نام نہ بگاڑیں۔ کسی کی تحقیر و توہین نہ کریں۔ اسی طرح کسی کی ٹوہ اور جاسوسی میں رہنا

بھی بُری حرکت ہے۔ غیبت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ان باتوں سے معاشرے میں انتشار اور افراتفری پھیلتی ہے، اس لیے ان سے بچنا ضروری ہے۔

جب دوسرے مسلمان بھائی سے ملاقات ہو تو اُس کے لیے نیک کلمات کا اظہار کیا جائے۔ اُسے التَّسْلَامُ علیکم کہا

جائے۔ گھر اپنا ہو یا کسی اور کا، بغیر اجازت داخل ہونا جائز نہیں۔ گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت حاصل کرنی

چاہیے۔ اس کے بعد گھر والوں کو التَّسْلَامُ علیکم کہیں۔ والدین، رشتے داروں اور آساتہ کرام کے ساتھ ادب و احترام سے

پیش آنا فرض ہے۔ یتیموں، لاوارثوں، محتاجوں، معذوروں، بے کسوں اور بے سہاروں کے کام آنا ہم سب کا فرض ہے۔ معاشرتی آداب میں عہد کی پاس داری کرنا بھی شامل ہے۔ ہمارے دین میں ایفائے عہد کی سخت تاکید کی گئی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ جب کسی سے کوئی وعدہ کریں تو اسے پورا کریں۔

صفائی اور پاکیزگی بھی معاشرتی آداب میں شامل ہے۔ ہمیں اپنے لباس اور گھر بار کے علاوہ اپنے گلی محلے، سکول، دفتر، گاؤں اور شہر کو بھی صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔ اگر ہم ان معاشرتی آداب پر دل و جان سے عمل کریں تو ہمارا معاشرہ زمین پر جنت کا نمونہ پیش کرے گا۔ ہر کوئی اطمینان اور سکون سے زندگی گزارے گا۔ ہر کسی کے حقوق محفوظ ہوں گے۔ اس سے معاشرہ پھلے پھولے گا اور ہمارا پیارا وطن ترقی کرتی کرے گا۔



۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- معاشرتی آداب سے کیا مراد ہے؟
- معاشرتی آداب کا خیال نہ رکھنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟
- گفتگو کرتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟
- گاڑی چلانے والوں کو کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟
- چال میں متانت اور سنجیدگی سے کیا مراد ہے؟
- اگر غلطی سرزد ہو جائے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟
- بدگمانی سے بچنا کیوں ضروری ہے؟
- اگر ہر سنی بات کو بغیر تحقیق کے آگے پھیلا دیا جائے، تو اس سے کیا ہوتا ہے؟

• ہمسایوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

• غیبت کیا ہوتی ہے؟

• کسی مسلمان سے ملاقات کے وقت کیا کہنا چاہیے؟

• گھر میں داخل ہونے سے پہلے کیا ضروری ہے؟

• السلام علیکم کا کیا مطلب ہے؟

۲۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

معاشرہ، احترام، نسل، احتراز، استعمال، مہذب، نادم، تکبر

۳۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

افراد، مذہب، الفاظ، اساتذہ

۴۔ اپنے جملوں میں استعمال کریں:

عمل پیرا، نظر انداز، راست بازی، دروغ گوئی، اذیت، تمسخر

۵۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

منفی، بدگمانی، خوش گوار، امن، گوارا، امیر، مہذب

۶۔ اس سبق کے اہم نکات کو ذہن میں رکھتے ہوئے خلاصہ لکھیں:

۷۔ دی گئی مثال کے مطابق کالم ”ذ“ میں مکمل ترکیب لکھیں:

کالم ”الف“	کالم ”ب“	کالم ”ج“	کالم ”د“
امن	و	احترام	امن و سکون
ادب	و	توہین	
عدل	و	شوکت	

شان	و	سکون
تحقیر	و	انصاف

۸۔ نیچے چند باتیں لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے کچھ پر عمل کرنا چاہیے، جب کہ کچھ سے بچنا چاہیے۔ آپ ہر بات کے سامنے مناسب خانے میں نشان لگائیں۔

بات	عمل کریں	بچیں
سیدھی اور صاف بات		
فضول اور بے معنی بات چیت		
غلطی پر ندامت		
عجز و انکسار		
تکبر اور غرور		
بدگمانی		
غیبت		
عہد کی پاس داری		

۹۔ اس سبق میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے ”خطرناک“۔ آپ اس طرح کے مزید چار لفظ بتائیں جیسے خوف ناک۔

سرگرمیاں:

- طالب علموں سے معاشرتی آداب کے موضوع پر مباحثے کا اہتمام کریں۔ طالب علم بتائیں کہ وہ معاشرے کو خوش گوار بنانے کے لیے کن کن آداب پر عمل کرتے ہیں۔
- جماعت کو دو برابر حصوں میں تقسیم کریں۔ ایک گروپ ایسی باتیں سوچے جن پر عمل کر کے ہم اپنے معاشرے کو

سنوار سکتے ہیں۔ دوسرا گروپ ایسی باتیں سوچے جن سے گریز کر کے معاشرے کو بہتر کیا جاسکتا ہے۔ دونوں گروپ ان باتوں کو رنگ دار چارٹوں پر خوش خط انداز میں لکھیں۔ ان چارٹوں کو کسی ایسی جگہ آویزاں کیا جائے جہاں ہر روز طالب علموں کی ان پر نظر پڑے۔ طالب علموں کے اس کام پر ان کی مناسب حوصلہ افزائی کریں۔

● خط کیسے لکھا جائے؟

ہمیں روزمرہ زندگی میں اپنے عزیز واقارب اور دوست احباب کو خط لکھنا پڑتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ ایک معیاری خط کیسے لکھتے ہیں۔ ذیل میں ایک خط کا نمونہ دیا جا رہا ہے۔ یہ خط ایک طالبہ نے امریکا میں مقیم اپنے ماموں جان کے نام لکھا ہے۔

محکمہ غوثیہ

نارووال

یکم اپریل ۲۰۱۲ء

پیارے ماموں جان!

السلام علیکم!

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ آج یکم اپریل ہے اور لوگ اپریل فول منارہے ہیں۔ مجھے ان لوگوں پر بے حد غصہ آتا ہے۔ خواہ مخواہ جھوٹ بولتے اور دوسروں کو ناحق پریشان کرتے ہیں۔ امریکا میں بھی یہ بُری رسم منائی جا رہی ہوگی۔ چلیں چھوڑیں اس بات کو، میں تو آپ کو یہ بتانا چاہتی تھی کہ کل ہمارے نتیجے کا اعلان ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی، اپنے والدین کی دعاؤں اور اساتذہ کی محنت کی بدولت اس سال بھی اوّل پوزیشن آپ کی بھانجی نے حاصل کی ہے۔ ہاں ایک اور خوش خبری بھی ہے۔ اس سال بھی میں نے وزیر اعلیٰ پنجاب کے ادبی مقابلوں میں حصہ لیا تھا۔ میں نے اُردو میں مضمون لکھا تھا۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صوبے بھر میں دوسرے نمبر پر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اگلے برس آپ کو اس مقابلے میں بھی اوّل آکر دکھاؤں گی۔ کہیے، اب تو میں آپ کی طرف سے انعام کی حق دار ہوں نا! مجھے ایک کیمرا چاہیے۔ جی ہاں ڈیجیٹل کیمرا۔ اُمید ہے آپ میری فرمائش کو بہت جلد پورا کریں گے۔ اب اجازت چاہوں گی۔

مُمائی جان نگہت کو میری طرف سے آداب عرض کیجیے گا۔ صلاح الدین، احمد، عبد اللہ اور ننھے سعید سب کو میرا سلام کہیے گا۔

والسلام

آپ کی بھانجی

مریکہ محمود

- طلبہ و طالبات کو خط لکھنے کا طریقہ سمجھائیں۔
- ★ انھیں بتائیں کہ خط کے آغاز میں دائیں کونے میں خط کی روانگی کا مقام لکھا جاتا ہے۔ اگر خط امتحانی کمرے سے لکھا جا رہا ہو، تو اس کے آغاز میں نیچے دیے گئے مرکبات میں سے کوئی ایک لکھا جاسکتا ہے: امتحان کا کمرہ، امتحانی کمرہ، آزمائش گاہ، امتحان گاہ وغیرہ۔ (کمرہ امتحان کی ترکیب درست نہیں، اس لیے اس سے گریز کیا جائے۔)
- ★ اس کے بعد خط لکھنے کی تاریخ لکھی جائے۔ اگلی سطر کے درمیان میں القاب و آداب لکھے جائیں۔ طلبہ و طالبات کو ”السلام علیکم“ لکھنے کی مشق کرائیں۔
- ★ اس کے بعد خط کا مضمون شروع ہوگا۔ خط میں ادھر ادھر کی فضول اور بے ڈھنگی باتوں کے بجائے مطلب کی بات بیان کی جائے۔ اس طرح لکھنے والے اور پڑھنے والے، دونوں کے وقت کی بچت ہوگی۔
- ★ خط کے آخر میں خط لکھنے والا اپنا نام لکھتا ہے۔
- وقتاً فوقتاً اپنے شاگردوں کو پسندیدہ عادات اور معاشرتی اطوار کے بارے میں بتائیں۔ موقع محل کی مناسبت سے طلبہ و طالبات کی اصلاح کریں۔

یہ سارے ادارے اپنے ہیں

اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

تدریسی مقاصد:

- ★ قومی اداروں کے بارے میں جان سکیں۔
- ★ قومی اداروں کے کام اور اہمیت سے واقف ہو سکیں۔
- ★ قومی اداروں کا احترام کرنا سیکھ سکیں۔
- ★ درخواست لکھ سکیں۔

خاص الفاظ	مختص	نوعیت	جہول	محققہ	عدلیہ
عمل درآمد	محقق	تہذیب	ملکیت	کارروائی	

اجمل خان صاحب کا شمار بہترین اساتذہ میں ہوتا ہے۔ وہ اپنے طالب علموں میں بے حد مقبول اور ہر دل عزیز ہیں۔ انھوں نے ہفتے کے دن کا ایک گھنٹا بات چیت کے لیے مختص کر رکھا ہے۔ اس گھنٹے میں کسی درسی کتاب کا سبق نہیں پڑھا جاتا۔ طالب علموں کو اس دن کا بے چینی سے انتظار رہتا ہے۔ وہ ہفتہ بھر سوچتے رہتے ہیں کہ مقررہ دن اپنے اس عظیم استاد سے کیا معلومات حاصل کریں گے۔ اس مقصد کے لیے وہ سوالات لکھ کر بھی ساتھ لاتے ہیں۔

ہفتے کا دن تھا۔ طالب علم بہت خوش تھے۔ اجمل خان صاحب جماعت میں تشریف لائے۔ تمام طالب علم احتراماً کھڑے ہو گئے۔ استاد محترم نے کہا: السلام علیکم! طالب علموں نے سلام کا جواب دیا۔ اجمل خان صاحب نے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اس کے بعد انھوں نے طالب علموں سے ان کا حال احوال دریافت کیا۔

ایک طالب علم کھڑا ہوا اور اس نے بڑے ادب سے کہا: جناب! میں نے پڑھا ہے کہ ہمیں اپنے قومی اداروں کا

احترام کرنا چاہیے۔ آپ ہمیں بتائیے یہ قومی ادارے ہوتے کیا ہیں؟

اجمل خان صاحب نے اس طالب علم کو شاباش دی کہ اُس نے ایک عمدہ سوال کیا ہے۔ انھوں نے کہا: آج ہمارا موضوع ہوگا، ”ہمارے قومی ادارے“۔

اجمل خان صاحب نے طالب علموں کو بتایا کہ ہمارے ملک میں ایک قومی اسمبلی کام کرتی ہے۔ پورے ملک سے لوگ اپنے نمائندے چُن کر





اس اسمبلی میں بھیجتے ہیں۔ جس جگہ یہ نمائندے بیٹھتے ہیں، اُسے پارلیمنٹ ہاؤس کہتے ہیں۔ یہ اسلام آباد میں ہے۔ پارلیمنٹ کے سربراہ کو وزیر اعظم کہتے ہیں۔ وزیر اعظم کی مدد کے لیے وزرا موجود ہوتے ہیں۔ یہ اسمبلی ہمارا اہم قومی ادارہ ہے۔ یہی وہ ادارہ ہے جو ملک کے لیے قانون بناتا ہے۔ قومی نوعیت کے معاملات پر یہاں اہم فیصلے کیے جاتے ہیں اور ملک کی پالیسیاں بنائی جاتی ہیں۔

طالب علموں نے کہا: واقعی قومی اسمبلی بہت اہم ادارہ ہے۔

اُستاد محترم نے طالب علموں سے پوچھا: ہمارے ملک کی سرحدوں کی حفاظت کون کرتا ہے؟

سب طالب علموں نے بیک زبان جواب دیا: ہماری فوج۔

اُستاد محترم نے کہا: بالکل ٹھیک۔ ہماری فوج ہماری سرحدوں کی تحفظ ہے۔ یہ کسی کو اجازت نہیں دیتی کہ وہ ہمارے ملک کی طرف میلی آنکھ سے دیکھے۔ اگر ملک پر اچانک کوئی آفت ٹوٹ پڑے تو اس موقع پر بھی پاک فوج اپنے بھائیوں کی خدمت کے لیے موجود ہوتی ہے۔ چند سال پہلے ہمارے ملک میں زلزلہ آیا، تو فوج نے امدادی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اسی طرح سیلاب کی مصیبت آئی، تو بھی فوج پیش پیش تھی۔ پاک فوج کے بہادر جوان پانی میں گھرے ہوئے لوگوں کو پانی سے نکال کر محفوظ مقامات تک پہنچاتے رہے۔ پاک فوج بھی ہمارے ملک کا ایک اہم قومی ادارہ ہے۔



طالب علم بڑی توجہ سے اپنے اُستاد محترم کی باتیں سن رہے تھے۔

اُنھوں نے طالب علموں کو بتایا کہ عدلیہ بھی ایک اہم قومی ادارہ ہے۔

ایک طالب علم نے پوچھا: جناب! عدلیہ کی تھوڑی سی تفصیل بتائیں۔

اجمل خان صاحب نے کہا: آپ نے عدل کا لفظ تو سنا ہوگا اور

یقیناً اس کے معنی بھی سبھی کو معلوم ہوں گے۔ عدل و انصاف کے بغیر

کوئی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ ہمارے ملک میں بھی ایک ادارہ موجود

ہے جس کی ذمہ داری لوگوں کو انصاف فراہم کرنا ہے۔ اسے عدلیہ کہا جاتا ہے۔ پاکستان کی سب سے بڑی عدالت سپریم

کورٹ آف پاکستان کہلاتی ہے۔ چیف جسٹس آف پاکستان اس کے سربراہ ہیں۔ سپریم کورٹ کا صدر دفتر اسلام آباد میں

ہے اور اس کے ذیلی دفاتر ہر صوبے کے بڑے شہروں میں موجود ہیں۔

ایک طالب علم نے اجمل خان صاحب سے کہا: جناب! اس طرح تو پولیس بھی ایک قومی ادارہ ہے۔



اُستاد محترم نے اس طالب علم کو شاباش دی اور کہا: آپ نے ٹھیک کہا۔ ملک میں بہت سے قومی ادارے ہوتے ہیں۔ یہ سب ادارے کام کریں، تو ملک ترقی کرتا اور آگے بڑھتا ہے۔ پولیس ہماری جان و مال کا تحفظ کرتی ہے۔ یہ قانون توڑنے والے افراد کے خلاف کارروائی کرتی ہے۔ یہ ملک میں امن و امان قائم رکھتی ہے۔ ٹریفک پولیس سڑکوں اور شاہراہوں پر ٹریفک قوانین پر عمل درآمد کرتی ہے۔ اس سے ہمارا سفر محفوظ ہو جاتا ہے۔

اُستاد محترم نے اپنی بات مکمل کی، تو ایک طالب علم نے پوچھا: جناب! ان کے علاوہ ہمارے ملک میں اور کون سے ادارے ہیں؟

اُستاد محترم نے کہا: بھئی! ہمارے ملک میں صحت اور تعلیم کے بہت سے ادارے کام کر رہے ہیں۔ قصبوں اور شہروں میں ہزاروں چھوٹے بڑے صحت کے مراکز اور ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ یہ عوام کو صحت کی سہولتیں بہم پہنچاتے ہیں۔ ڈاکٹر اور اُن کا عملہ مریضوں کا علاج معالجہ کرتا ہے۔ قومی ادارہ صحت، (N.I.H) اسلام آباد ملک کا اہم طبی ادارہ ہے۔ یہاں تشخیص کے ساتھ ساتھ تحقیق بھی کی جاتی ہے۔

ایک طالب علم نے کہا: جناب! اسلام آباد میں این۔آئی۔ایچ بھی تو موجود ہے۔ میری امی جان کو بہت چھینکیں آتی تھیں۔ ہم انھیں این۔آئی۔ایچ میں لے گئے۔ وہاں اُن کے الرجی ٹیسٹ ہوئے۔ اُن کو ویکسین لگائی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب وہ بالکل صحت مند ہیں۔

اجمل خان صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا: میں بھی اسی ادارے کا ذکر کر رہا تھا۔ این۔آئی۔ایچ مخفف ہے۔ ان تینوں حرفوں سے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ بنتا ہے۔

ایک طالب علم نے بات کرنے کی اجازت طلب کی اور کہا: جناب! آپ نے صحت کے ساتھ تعلیم کا بھی ذکر کیا تھا۔ ہمیں تعلیمی اداروں کے بارے میں بھی بتائیے۔

اجمل خان صاحب نے کہا: ضرور، یوں تو ہر دور میں تعلیم کی ضرورت رہی ہے، لیکن آج کے دور میں زندہ رہنے اور باقی دُنیا کا مقابلہ کرنے کے لیے تعلیم کے بغیر چارہ نہیں۔ ہمارے ملک میں بھی تعلیم کے شعبے کی طرف خاص توجہ دی جا

رہی ہے۔ ہر گاؤں میں سکول موجود ہیں۔ قصبوں اور شہروں میں کالج کی سہولتیں حاصل ہیں۔ بڑے شہروں میں یونیورسٹیوں کی سہولیات موجود ہیں۔ یہ سکول، کالج اور یونیورسٹیاں سب قومی ادارے ہیں۔ یہ ادارے تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کا فریضہ بھی انجام دیتے ہیں۔ یوں ان اداروں میں ملک کی آئندہ نسل کی تربیت کی جاتی ہے۔

اجمل خان صاحب نے اپنے طالب علموں کو پاکستان ریلوے اور پاکستان انٹرنیشنل ائر لائن (پی۔ آئی۔ اے) کے بارے میں بھی بتایا۔ اُنھوں نے کہا کہ یہ دونوں بھی قومی ادارے ہیں۔ یہ ہمیں آمدورفت کی سہولتیں بہم پہنچاتے ہیں۔ ایک طالب علم نے ہاتھ کھڑا کیا۔ اجمل خان صاحب نے پوچھا: آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ طالب علم بولا: پچھلے دنوں میں اپنے ماموں جان کے ساتھ راولپنڈی گیا تھا۔ وہ مجھے ایک پارک میں لے گئے۔ اس کا نام تھا ”ایوب نیشنل پارک“۔ جناب! کیا یہ پارک بھی قومی ادارہ ہے؟

اجمل خان صاحب نے طالب علم کا سوال سن کر کہا: یہ پارک بھی قوم کے ہیں۔ اسی لیے تو اکثر پارکوں کو پبلک پارک کہتے ہیں۔ جہاں تک قومی پارکوں کا تعلق ہے، تو یہ ادارے نہیں ہوتے، بلکہ عوام کو تفریحی سہولیات بہم پہنچاتے ہیں۔



اجمل خان صاحب نے مزید بتایا کہ عجائب گھر اور کتب خانے بھی قوم کے ادارے ہوتے ہیں۔ عجائب گھروں سے ہم قدیم تہذیب و تمدن اور ثقافت سے واقف ہوتے ہیں۔ لاہور کا عجائب گھر ایک اہم قومی ادارے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں داخل ہوں تو یہاں قدیم عہد چلتا پھرتا اور سانس لیتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ جہاں تک کتب خانوں کا تعلق ہے، تو یہ علم و ادب کے خزانے ہیں۔ یہاں

لاکھوں کی تعداد میں کتب اور رسائل موجود ہیں۔ بعض نایاب کتابیں تو ایسی ہیں، جو خاص خاص لائبریریوں ہی میں ملتی ہیں۔ لاہور میں موجود پنجاب پبلک لائبریری، قائد اعظم لائبریری اور جامعہ پنجاب کی مرکزی لائبریری کا شمار ملک کے بڑے کتب خانوں میں ہوتا ہے۔ یہ کتب خانے بھی ہمارے قومی ادارے ہیں جو علم کی پیاس بجھاتے ہیں۔

آخر میں اجمل خان صاحب نے طالب علموں سے کہا کہ یہ سارے ادارے اپنے ہیں۔ ہمیں ان سب کا دل و جان سے احترام کرنا چاہیے۔ یہ ادارے قوم کی ملکیت ہیں۔ اگر ان کو نقصان ہوگا، تو ملک کو نقصان ہوگا۔ اگر یہ ادارے مضبوط ہوں گے، تو پاکستان مضبوط اور خوش حال ہوگا۔

سب طالب علموں نے اجمل خان صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ اُنھوں نے اتنی زیادہ معلومات دیں۔ اُنھوں نے یہ وعدہ بھی کیا کہ وہ اپنے اُستاد محترم کی بتائی گئی باتوں پر سچے دل سے عمل کریں گے۔



۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- قومی اداروں سے کیا مراد ہے؟
- عدلیہ کیا کام کرتی ہے؟
- قومی اسمبلی کی کیا اہمیت ہے؟
- ہماری بہادر فوج کی ذمہ داریوں میں کیا شامل ہے؟
- تعلیمی ادارے کیا خدمت انجام دیتے ہیں؟
- ٹریفک پولیس کیا کام کرتی ہے؟
- نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ کیا کام کرتا ہے؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- قانون سازی کرتی ہے:
- (۱) قومی اسمبلی (ب) فوج (ج) پولیس (د) عدلیہ
- ملک کی سب سے بڑی عدالت کو کہتے ہیں:
- (۱) لوئر کورٹ (ب) سیشن کورٹ (ج) ہائی کورٹ (د) سپریم کورٹ
- سپریم کورٹ کے سربراہ کو کہتے ہیں:
- (۱) سول جج (ب) ایڈیشنل سیشن جج (ج) سیشن جج (د) چیف جسٹس آف پاکستان
- جس جگہ قومی اسمبلی کے ارکان بیٹھتے ہیں، اُسے کہتے ہیں:
- (۱) قومی اسمبلی ہاؤس (ب) نیشنل اسمبلی ہاؤس
- (ج) پارلیمنٹ ہاؤس (د) قانون ساز ہاؤس
- قائد اعظم لائبریری ہے:
- (۱) لاہور میں (ب) کراچی میں (ج) پشاور میں (د) اسلام آباد میں

۳۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

اساتذہ، سبق، موضوع، قوانین، مراکز

۴۔ سبق میں سے محاورے تلاش کریں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

۵۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

بہادر، محفوظ، میلا، ترقی، آمد

۶۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

اساتذہ، سبق، انتظار، نشست، ادب، جماعت، اجازت، طلب، تربیت، تحفظ، محافظ، توجہ

۷۔ اس سبق میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے ”چارا“۔ اس سے ملتا جلتا ایک اور لفظ ہے ”چارہ“۔ آپ ان دونوں لفظوں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

سرگرمیاں:

درخواست کیسے لکھی جائے؟

ہمیں روزمرہ زندگی میں کئی طرح کی درخواستیں لکھنی پڑتی ہیں۔ ذیل میں ایک نمونے کی درخواست دی جا رہی ہے۔ یہ درخواست ایک ساتویں جماعت کی طالبہ نے اپنی ہیڈ مسٹر ایس صاحبہ کی خدمت میں لکھی ہے۔

بخدمت جناب ہیڈ مسٹر ایس، گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول نارووال

عنوان: بھائی کی شادی میں شرکت کے لیے رخصت

جناب عالیہ!

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ میرے بڑے بھائی کی شادی بتاریخ ۲۳ اکتوبر ۲۰۱۲ء کو ہونا قرار پائی ہے۔ شادی تو اتوار کو ہے مگر اس سے اگلے روز ویسے کی دعوت ہے۔ اس روز مہمان بھی آئے ہوں گے اور مجھے گھر میں امی جان کا ہاتھ بٹانا ہوگا۔ یوں میرے لیے ۲۴ اکتوبر ۲۰۱۲ء بروز پیر اسکول میں حاضر ہونا ممکن نہیں ہوگا۔

مہربانی فرما کر مجھے ۲۴ اکتوبر ۲۰۱۲ء کی رخصت عنایت فرمائیں۔ میں آپ کی ممنون ہوں گی۔

العارض

خدیجہ الکبریٰ طالبہ درجہ ہفتم، رول نمبر ۱۴

۲۲/۱ اکتوبر ۲۰۱۲ء

برائے اساتذہ کرام:

★ طلبہ و طالبات کو درخواست لکھنے کا طریقہ سکھائیں۔ انھیں بتائیں کہ جس شخص کے نام درخواست لکھی جا رہی ہو، پہلی سطر میں اس افسر کا عہدہ اور مقام لکھا جاتا ہے۔ درخواست کسی مرد کے نام لکھی جائے یا خاتون کے، دونوں صورتوں میں لفظ ”جناب“ لکھا جائے گا۔ جناب اور صاحب / صاحبہ کو ایک ساتھ لکھنا مناسب نہیں۔ ان دونوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کیا جائے گا۔ یعنی

بخدمت جناب ہیڈ مسٹر لیس
بخدمت ہیڈ مسٹر لیس صاحبہ

درخواست کا عنوان لکھ کر اس کے نیچے خط کھینچ دیا جاتا ہے۔

اس کے بعد جناب عالی (مرد کے لیے) اور جناب عالیہ (خاتون کے لیے) لکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد درخواست کا مضمون لکھا جاتا ہے۔ درخواست کے آخری حصے میں استدعا کی جاتی ہے۔ آخر میں درخواست لکھنے کی تاریخ اور درخواست گزار کا نام مع دستخط آتے ہیں۔

★ طالب علموں کو اپنے وطن اور اس کے اداروں سے محبت کرنا سکھائیں۔ انھیں بتائیں کہ اس وطن کی ہر چیز ہماری اپنی ہے۔ ہمیں ملک کے ذرے ذرے سے پیار کرنا ہے۔

سفر ہو رہا ہے

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

★ مزاحیہ نظم اور عام نظم کا فرق جان سکیں۔ ★ مزاحیہ نظم سے لطف اندوز ہو سکیں۔

خاص الفاظ

خوش پوش گینو ٹیلہ تفصیل اوقات
پرخطر مشاغل دیگر

نہیں ہو رہا ہے مگر ہو رہا ہے
جو دامن تھا دامن بدر ہو رہا ہے
کمر بند گردن کے سر ہو رہا ہے
سفینہ جو زیر و زبر ہو رہا ہے

ادھر کا مسافر ادھر ہو رہا ہے
کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

چلی تو مسافر اچھلنے لگے ہیں
جو بیٹھے ہوئے تھے وہ چلنے لگے ہیں
قدم جا کے ٹخنوں سے ٹٹلنے لگے ہیں
جو کھایا پیا تھا اگلنے لگے ہیں

تماشا سر رہ گزر ہو رہا ہے
کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

جو خوش پوش گیسو سنوارے ہوئے تھا
 بہت مال چہرے پہ مارے ہوئے تھا
 بڑا قیمتی سوٹ دھارے ہوئے تھا
 گھڑی بھر میں سب کچھ اُتارے ہوئے تھا
 بیچارے کا خلیہ دگر ہو رہا ہے
 کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

جو گردن میں کالر تھا ”لڑ“ رہ گیا ہے
 ٹماٹر کے تھیلے میں ”نڑ“ رہ گیا ہے
 خدا جانے مُرغا کدھر رہ گیا ہے
 بغل میں تو بس ایک پڑ رہ گیا ہے
 سفر ہر قدم پُر خطر ہو رہا ہے
 کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

وہ لکھتے ہیں، کچھ اپنے حالات لکھیے
 گزرتے ہیں کس طور دن رات، لکھیے
 مشاغل بہ تفصیل اوقات لکھیے
 جو لکھیے تو اب اور کیا بات لکھیے
 کوئی کام ہم سے اگر ہو رہا ہے
 کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے
 (سید ضمیر جعفری)





۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- اس نظم میں شاعر نے جس خوش پوش نوجوان کا ذکر کیا ہے، اُس پر بس کے سفر کے دوران میں کیا بیتی؟
- چہرے پہ بہت زیادہ مال مارنے کا کیا مطلب ہے؟
- سفر کے دوران میں مرغے کا کیا ہنا؟
- آپ کو اس نظم کا کون سا بند پسند آیا؟ پسندیدگی کی وجہ بھی بتائیں۔

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

- جو خوش پوش ----- سنوارے ہوئے تھا
- (۱) چہرہ (ب) زلفیں (ج) گیسو (د) حلیہ
- گھڑی بھر میں سب کچھ ----- ہوئے تھا
- (۱) نکھارے (ب) سنوارے (ج) اتارے (د) پکارے
- خدا جانے ----- کدھر رہ گیا ہے
- (۱) مرغا (ب) توتا (ج) تیر (د) کوا
- سفر ہر ----- پر خطر ہو رہا ہے
- (۱) طرف (ب) جگہ (ج) کہیں (د) قدم
- وہ لکھتے ہیں کچھ اپنے ----- لکھیے
- (۱) جذبات (ب) اوقات (ج) حالات (د) دن رات

۳۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

دگر، بغل، سفر، خطر، قدم

۴۔ دی گئی مثالوں کی روشنی میں تلازمات لکھیں:

تلازمات	الفاظ
جہاز، رن وے، پائلٹ، کنٹرول ٹاور، مسافر، انتظار گاہ، ایئر ہوسٹس، پورٹر، سکیورٹی گارڈ	ایئر پورٹ
	بس سٹاپ
	ریلوے سٹیشن
	لابریری

سرگرمیاں:

- اس نظم کو زبانی یاد کریں۔
- کوئی اور مزاحیہ نظم اپنی کاپیوں پر لکھیں۔
- کیا کبھی آپ کو ایسی بس میں سفر کرنے کا اتفاق ہوا ہے جس میں بہت زیادہ رش ہو؟ اپنے اس سفر کی رُوداد لکھیے۔
- تیسرے بند کے دو شعروں کو کالموں میں تقسیم کر کے لکھا گیا ہے:

کالم ”ج“	کالم ”ب“	کالم ”الف“
ہوئے تھا	سنوارے	جو خوش پوش گیسو
ہوئے تھا	مارے	بہت مال چہرے پہ
ہوئے تھا	دھارے	بڑا قیمتی سوٹ
ہوئے تھا	اُتارے	گھڑی بھر میں سب کچھ

کالم ”ب“ میں دیے گئے لفظ ”سنوارے“، ”مارے“، ”دھارے“ اور ”اُتارے“ ہم آواز لفظ ہیں۔
کالم ”ج“ میں ”بار بار دو لفظ آئے ہیں یعنی ”ہوئے تھا“۔ ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں جب کہ شعر کے آخر میں آنے والے وہ لفظ یا الفاظ جو بار بار دہرائے جاتے ہیں، انھیں ردیف کہتے ہیں۔

اب آپ اسی طرح کالم بنائیں اور دوسرے اور تیسرے بند میں استعمال ہونے والے قافیے اور ردیف کی نشان دہی کریں۔
برائے اساتذہ کرام:

- ☆ طالب علموں کو کسی شاعر کا آسان مزاحیہ کلام سنائیں۔ بچوں کو مزاحیہ شاعری سے لطف اندوز ہونا سکھائیں:
- ☆ طالب علموں کو بتائیں کہ مزاحیہ نظم کیا ہوتی ہے۔ اُن سے دریافت کریں کہ یہ نظم اس کتاب میں شامل دوسری نظموں سے کس طرح مختلف ہے؟

تحریک پاکستان میں خواتین کا کردار

تذریکی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ تحریک پاکستان میں خواتین کے سرگرم کردار کے بارے میں جان سکیں۔
- ★ آزادی کے حصول کے لیے خواتین کی جدوجہد اور قربانیوں سے واقف ہو سکیں۔
- ★ قوم کی خدمت کرنے والوں کو خراج عقیدت پیش کرنا سیکھ سکیں۔

خاص الفاظ	ولولہ انگیز	پاداش	جوق درجوق	خطیر	شہیدی	اعتراف
بیش بہا	منظم	سکت	پابند سلاسل	نئی جان ڈالنا	خراج تحسین	

ہمارا پیارا وطن پاکستان اللہ تعالیٰ کی ایک بیش بہا نعمت ہے۔ قائد اعظمؒ کی ولولہ انگیز قیادت میں ہمارے آباؤ اجداد نے اس خطہ پاک کے حصول کے لیے طویل اور صبر آزما جدوجہد کی ہے۔ اس سلسلے میں ہماری خواتین بھی کسی سے پیچھے نہ رہیں اور انھوں نے بھی تحریک آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تحریک پاکستان میں خواتین کے کردار کو کسی طور نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

جب قائد اعظمؒ نے دیکھا کہ ہندو خواتین کانگریس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں، تو انھوں نے یہ ضرورت محسوس کی کہ مسلمان خواتین کو بھی مسلم لیگ کا بھرپور ساتھ دینا چاہیے۔ مسلمان خواتین نے قائدؒ کی آواز پر لبیک کہا اور پوری شہدہی کے ساتھ آزادی کی تحریک میں حصہ لیا۔ نومبر ۱۹۴۲ء کا ذکر ہے، پنجاب گرل سٹوڈنٹس فیڈریشن (Punjab Girl Students' Federation) کی دعوت پر قائد اعظمؒ، جناح اسلامیہ گرلز کالج میں تشریف لائے۔ انھوں نے طالبات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ نہ صرف مسلم مرد بلکہ مسلم خواتین اور بچے بھی پاکستان کے منصوبے کو جان گئے ہیں۔ کوئی قوم اپنی خواتین کے تعاون کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی۔ اگر مسلم خواتین اپنے مردوں کا ساتھ دیں، جیسا کہ انھوں نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مردوں کا ساتھ دیا تھا، تو ہم جلد ہی اپنی منزل مقصود کو پالیں گے۔ کوئی قوم اس وقت تک مضبوط و مستحکم نہیں بن سکتی، جب تک اس کے مرد و زن مل کر حصول مقاصد کے لیے کوشش نہ کریں۔“

۱۹۴۵ء میں آل انڈیا مسلم لیگ خواتین کی صدر لیڈی عبداللہ بارون خواتین کے ایک وفد کے ہمراہ صوبہ سرحد میں

تشریف لائیں۔ مسلم لیگ خواتین کے اجلاس میں ایک ہزار خواتین شامل ہوئیں۔ انھوں نے مسلم لیگ کے فنڈ کے لیے اسی ہزار روپے کی خطیر رقم چندے کے طور پر دی۔



تحریک پاکستان میں جب خواتین کے کردار کی بات کی جائے گی، تو قائد اعظم کی پیاری بہن محترمہ فاطمہ جناح کی قربانیوں کے ذکر کو کون نظر انداز کر سکتا ہے۔ انھوں نے اپنی پوری زندگی اپنے بھائی کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ انھوں نے ہر مرحلے پر اپنے عظیم بھائی کا ساتھ دیا۔ محترمہ فاطمہ جناح نے مسلم لیگ کے پیغام کو گھر گھر پہنچانے کے لیے، جو جدوجہد کی تاریخ اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ محترمہ فاطمہ جناح اس تحریک میں سب سے پیش پیش تھیں اور مسلمان خواتین ان کے ساتھ قدم بدم چل رہی تھیں۔ محترمہ فاطمہ جناح کی انہی خدمات کے اعتراف کے طور پر قوم نے انھیں ”مادریلت“ یعنی قوم کی ماں کا لقب دیا۔



پردے کی سخت پابندی کرنے کے باوجود بیگم محمد علی جو ہر نے سیاست میں سرگرم حصہ لیا۔ انھوں نے ۱۹۳۷ء میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس منعقدہ لکھنؤ کے موقع پر مسلمان خواتین کے اجلاس کی صدارت کی۔ اسی اجلاس میں مسلم لیگ (شعبہ خواتین) کا قیام عمل میں آیا۔ ۱۹۳۸ء میں مسلم لیگ کا اجلاس پٹنہ میں منعقد ہوا۔ اس میں خواتین کی ایک کمیٹی قائم کی گئی۔ اس کمیٹی کی صدارت بیگم محمد علی کو سونپی گئی۔ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں ہونے والا مسلم لیگ کا تاریخی اجلاس کس کو یاد نہ ہوگا۔ آپ برصغیر کی واحد خاتون راہنما تھیں، جنھوں نے قرارداد لاہور کی تائید کی۔



پاکستان کے پہلے وزیر اعظم نواب زادہ لیاقت علی خاں کی اہلیہ محترمہ رعنا لیاقت علی خاں اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون تھیں۔ انھوں نے ملک کے دُور دراز حصوں کا سفر کیا اور مسلم لیگ کو منظم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ لیاقت علی خاں آل انڈیا مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل تھے۔ مسلم لیگ ایک غریب جماعت تھی اور اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ لیاقت علی خاں کو سیکرٹری مہیا کیا جائے اور اُس کی تنخواہ ادا کی جائے۔ رعنا لیاقت علی خاں نے رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات اس کام کے لیے پیش کیں۔

فاطمہ بیگم مشہور زمانہ ”پیہ اخبار“ کے مدیر محبوب عالم کی صاحب زادی تھیں۔ انھوں نے مسلم خواتین کو بیدار کرنے میں سرگرم حصہ لیا۔ فاطمہ بیگم نے ”خاتون“ نامی اخبار بھی جاری کیا۔ اس اخبار کے وسیلے سے انھوں نے مسلم لیگ اور قائد اعظمؒ کے پیغام کو عوام الناس تک پہنچایا۔



بیگم جہاں آرا شاہ نواز

بیگم جہاں آرا شاہ نواز اور گیتی آرا بشیر احمد، مشہور مسلم لیگی راہ نما سر محمد شفیع کی صاحب زادیاں تھیں۔ ان دونوں بہنوں نے تحریک آزادی میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ بیگم جہاں آرا شاہ نواز نے تینوں گول میز کانفرنسوں میں مسلمان خواتین کی نمائندگی کی۔ وہ پہلی مسلم خاتون تھیں جنھوں نے لندن کے گلڈ ہال میں خطاب کیا۔



بیگم نون

پنجاب سے جن خواتین نے تحریک پاکستان میں سرگرم حصہ لیا، ان میں لیڈی مراتب علی، فاطمہ بیگم، بیگم اقبال حسین، بیگم سلمیٰ صدق، بیگم شائستہ اکرام اللہ، بیگم وقار النساء نون، بیگم نواب محمد اسماعیل اور نور الصباح بیگم کے نام شامل ہیں۔

سندھ سے تعلق رکھنے والی نصرت خانم (لیڈی عبداللہ ہارون) نے بھی خواتین کی بیداری میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ تحریک خلافت کی زبردست حامی تھیں۔ ۱۹۳۸ء میں انھیں آل انڈیا مسلم لیگ کی مرکزی خواتین کمیٹی کے لیے نامزد کیا گیا۔ انھیں سندھ کی صوبائی خواتین کمیٹی کا صدر بھی منتخب کیا گیا۔ کراچی میں واقع ان کا گھر سیاسی سرگرمیوں کا مرکز تھا۔ سندھ سے تحریک پاکستان میں حصہ لینے والی دیگر خواتین میں لیڈی صفری ہدایت اللہ، بیگم خیر النساء شعبان اور فاطمہ شیخ کے نام نمایاں ہیں۔



بیگم وقار النساء نون

مسلم خواتین نے اس تحریک میں جو خدمات انجام دیں، وہ سنہرے حروف میں لکھنے کے قابل ہیں۔ انھوں نے بڑے بڑے جلسوں سے خطاب کیا۔ ان کی کوششوں کی بدولت عام آدمی کو یہ معلوم ہو گیا کہ پاکستان کیوں ضروری ہے۔ مسلمان خواتین نے جس جوش و جذبے سے اس تحریک میں حصہ لیا اور بہادری کی جو داستانیں رقم کیں، وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ تحریک پاکستان کے عروج کے زمانے میں صفری بی بی نامی ایک نڈر مسلمان لڑکی سیکریٹریٹ (Secretariat) کے گیٹ پر چڑھ گئی اور یہاں مسلم لیگی پرچم لہرا کر دم لیا۔



لیڈی عبداللہ ہارون

سول نافرمانی کی تحریک کے دنوں میں بیگم شاہ نواز، فاطمہ بیگم، بیگم کا کا خیل، مس خُسن آرا حفیظ اللہ اور بہت سی دیگر خواتین پر لاثھیاں برسائی گئیں، ان پر آنسو گیس پھینکی گئی، انھیں پابند سلاسل کیا گیا، مگر کوئی رکاوٹ اُن کے جذبہ آزادی کو کم نہ کر سکی۔ پشاور میں مسلمان خواتین ریلوے پُل پر احتجاج کر رہی تھیں۔ ریل گاڑی کے ڈرائیور نے گاڑی نہ روکی۔ بہت سی خواتین اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکیں اور پُل سے نیچے گر گئیں۔ یہ خواتین شدید زخمی ہوئیں، مگر ان کے جذبوں میں کسی طرح کی کمی دیکھنے میں نہ آئی۔

اس تحریک کے دوران مسلم خواتین فنڈ جمع کرنے کے لیے گھر گھر گئیں، انھوں نے مردوں کا حوصلہ بڑھایا اور انھیں آزادی کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دینے پر آمادہ کیا۔ ان خواتین نے جلسے کیے، جلوس نکالے، احتجاج کیے، غرض آزادی کی تحریک میں ایک نئی جان ڈال دی۔ ہم ان سرفروش خواتین کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔



۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- محترمہ فاطمہ جناحؒ کو مادرِ ملت کیوں کہا جاتا ہے؟
- رعنا لیاقت علی خاں کون تھیں؟
- لیاقت علی خاں نے تنخواہ پر سیکرٹری کیوں نہ رکھا؟
- تحریک آزادی میں حصہ لینے کی پاداش میں خواتین کو کن تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- قائدِ اعظمؒ کی خواہش تھی کہ مسلمان خواتین:
- (ا) اپنے گھروں میں رہیں (ب) آزادی کی جدوجہد میں شریک ہو جائیں
- (ج) گھر کے کام کاج کریں (د) سیاست سے دُور رہیں
- محترمہ فاطمہ جناحؒ کو کہا جاتا ہے:

(ا) مادرِ اُمت (ب) مادرِ قوم (ج) مادرِ وطن (د) مادرِ ملت

تو اعد کی رُو سے مادرِ ملت ہے:

(ا) خطاب (ب) کنیت (ج) لقب (د) عرف

۱۹۳۸ء میں مسلم لیگ کا اجلاس ہوا:

(ا) لکھنؤ میں (ب) پٹنہ میں (ج) لاہور میں (د) کراچی میں

قراردادِ لاہور کی تائید کرنے والی واحد خاتون راہ نمائتھیں:

(ا) رعنا لیاقت علی خاں (ب) فاطمہ جناح

(ج) بیگم محمد علی جوہر (د) بیگم جہاں آرا شاہ نواز

لیڈی عبداللہ ہارون کا تعلق تھا:

(ا) پنجاب سے (ب) سندھ سے (ج) بلوچستان سے (د) کشمیر سے

فاطمہ بیگم کے جاری کیے گئے اخبار کا نام تھا:

(ا) پیسہ (ب) قانون (ج) جنون (د) خاتون

تینوں گول میز کانفرنسوں میں شریک ہونے والی خاتون راہ نمائتھیں:

(ا) بیگم جہاں آرا شاہ نواز (ب) گیتی آرا بشیر احمد

(ج) بیگم شائستہ اکرام اللہ (د) بیگم وقار النسوان

گلڈ ہال واقع ہے:

(ا) انگلستان میں (ب) ایران میں (ج) جاپان میں (د) افغانستان میں

۳۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

خلافت، موقف، تعاون، حصول، سلسلے، سکت، عروج، احتجاج، توازن، منعقد

۴۔ جملوں میں استعمال کریں:

بیداری، دم لینا، پابندِ سلاسل، خراجِ تحسین، منزلِ مقصود،

ولولہ انگیز، تعلیم یافتہ، پاداش، جوق درجوق، لبتیک کہنا

۵۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

بیداری، اعلیٰ، عوام، بہادری، مسلم، عام، ضروری، عروج، طویل، نامور

۶۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

خواتین، پیغام، تقریر، ہندو، سلسلہ، اجداد، تحریک، مقاصد، وفد، تقریر، زیور، رقم

۷۔ اس سبق میں ”لولہ انگیز“ استعمال ہوا ہے۔ آپ اس کی طرز پر تین مزید لفظ بنائیں جیسے ”نفرت انگیز“

۸۔ نیچے دیے گئے لفظوں کے جوڑے کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا فرق واضح ہو جائے:

حامی اور ہامی؛ حال اور ہال۔

۹۔ دی گئی مثال کو سامنے رکھ کر مزید لفظ بنائیں:

قائد سے قیادت، لائق سے، خائن سے

سرگرمیاں:

● اس سبق میں دو بہنوں ”جہاں آرا“ اور ”گیتی آرا“ کے نام استعمال ہوئے ہیں۔ اس طرح کے چند لفظ مزید دیے جا رہے ہیں۔ لغت کی مدد سے ان کے معنی تلاش کریں اور کاپی میں لکھیں:

عالم آرا سریر آرا حسن آرا صف آرا

● طالب علموں کو تین تین چار چار کے گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ کو تحریک پاکستان میں حصہ لینے والی کسی ایک ممتاز خاتون کے بارے میں مزید جاننے کا کام تفویض کریں۔ اس سلسلے میں طالب علموں کی راہ نمائی کریں۔ انھیں اس خاتون راہ نما کی تصویر تلاش کرنے کا کام بھی دیا جاسکتا ہے۔ اس کام سے طالب علموں میں جستجو اور تحقیق کا جذبہ پیدا ہوگا۔

● لائبریری کی کسی ایسی کتاب کا مطالعہ کریں، جس میں تحریک پاکستان میں خواتین کی خدمات کا ذکر ہو۔

برائے اساتذہ کرام:

طالب علموں کو بتائیں کہ جس طرح پاکستان کی تشکیل میں خواتین نے اہم کردار ادا کیا تھا، اسی طرح پاکستان کی تعمیر و ترقی کے لیے خواتین کا ہر شعبے میں آگے بڑھنا بے مد ضروری ہے۔

ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا

اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

تدریسی مقاصد:

- ★ ایثار و ہمدردی کا مفہوم جان سکیں۔
- ★ تاریخ اسلام سے ایثار کی زریں روایات سے واقف ہو سکیں۔
- ★ ایثار و ہمدردی سے کام لینا سیکھ سکیں۔
- ★ سبق پڑھ کر اہم نکات خلاصے کی صورت میں لکھ سکیں۔
- ★ کسی بھی فطری، اخلاقی یا قومی موضوع پر اپنے مشاہدے کی روشنی میں گفتگو کر سکیں۔

خاص الفاظ	ترجیح	پس پشت ڈالنا	جسد واحد	بے سروسامانی	درخشندہ
مامور	یگانگت	ناگہانی	آفت زدہ	زریں	سرخ زو

کہا جاتا ہے کہ انسان ایک معاشرتی حیوان ہے۔ وہ معاشرے میں رہنے پر مجبور ہے۔ اُسے قدم قدم پر دوسروں کے سہارے کی ضرورت پڑتی ہے۔ انسان وہی ہے، جو دوسروں کا خیر خواہ اور ہمدرد ہو۔ اگر انسان دوسروں کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد نہیں سمجھتا، تو وہ انسان کہلانے کا حق دار نہیں۔ دوسروں کے کام آنا اور مصیبت میں اُن کی مدد کرنا ہی اصل انسانیت ہے۔ جب جذبہ ہمدردی بڑھ جاتا ہے، تو انسان دوسروں کو اپنے آپ پر ترجیح دینے لگتا ہے۔ وہ اپنے ذاتی مفادات کو پس پشت ڈال کر اپنے بھائی بندوں کے مفادات کو اولیت دینے لگتا ہے، وہ اپنی خواہشات کو بھول کر اپنے بھائیوں کے کام آتا ہے۔ وہ اپنی ضروریات کی قربانی دے کر دوسروں کی مدد کرتا ہے، اس جذبے کا نام ایثار ہے۔ اسلام نے ہمیں ایثار کی تعلیم دی ہے۔ قرآن مجید میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے جذبہ ایثار کی تعریف ان لفظوں میں کی گئی ہے:

(ترجمہ) ”اور ان کو اپنی جانوں پر مقدم رکھتے ہیں، خواہ وہ خود بھی فاتے سے ہوں۔“ (سورۃ الحشر آیت نمبر 9)

اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان جسد واحد کی مانند ہیں، اگر جسم کا ایک حصہ تکلیف میں، بتلا ہو تو پورا جسم بے چینی اور بے آرامی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔“ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

جئے الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔“

ایک حدیث پاک کے مطابق ”جو کسی مسلمان کی پریشانی دُور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی پریشانی دُور کرے گا۔“ (صحیح مسلم)

تاریخ اسلام کے اوراق ایثار و ہمدردی کی روشن مثالوں سے بھرے پڑے ہیں۔ کُفارِ مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر مسلمانوں نے مدینے کی طرف ہجرت کی۔ مسلمانوں نے اپنا گھر بار، مال و دولت چھوڑ چھاڑ کر بے سروسامانی کے عالم میں مدینے کی سرزمین پر قدم رکھا۔ اہل مدینہ نے اپنے مُہاجر بھائیوں کے ساتھ جو حُسن سلوک کیا، وہ قیامت تک یاد رکھا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایک مُہاجر کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا۔ انصاری مدینہ نے اس نئے رشتے کو خون کے رشتے سے بھی بڑھ کر نبھایا۔ اُنھوں نے اپنے گھروں میں اپنے بھائیوں کو بسایا، باغات وغیرہ میں انھیں شریک اور ساجھے دار بنایا، خود تنگی کاٹی، مگر اپنے مُہاجر بھائیوں کے لیے کُشادگی مہیا کی۔ دُنیا کی تاریخ اس طرح کے ایثار کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

اسی طرح ایثار کی ایک اور درخشندہ مثال دیکھیں۔ یرموک کے میدان میں لڑائی جاری ہے۔ ایک شخص زخمیوں کو پانی پلانے کی خدمت پر مامور ہے۔ ایک طرف سے اُس کے کان میں آواز آتی ہے پانی! وہ آواز کی سمت بڑھتا ہے۔ مشکیزے سے پانی کا پیالہ بھرتا ہے اور اپنے زخمی بھائی کو پیش کرتا ہے، وہ پانی کا پیالہ پکڑنے کے بالکل قریب ہے کہ ایک اور زخمی کی آواز آتی ہے پانی! پہلا زخمی یہ کہہ کر پانی پینے سے انکار کر دیتا ہے کہ پہلے میرے اُس بھائی کو پانی پلاؤ۔ اُس کی پیاس کی شدت مجھ سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ پانی پلانے والا مشکیزہ اٹھائے، پانی کا پیالہ ہاتھ میں تھامے دوسرے زخمی کے پاس آتا ہے، وہ اُس کو پانی پیش کرنے ہی والا ہوتا ہے کہ ایک تیسرے زخمی کی آواز آتی ہے پانی! دوسرا زخمی بھی پانی پینے سے انکار کر دیتا ہے، وہ پانی پلانے والے سے عرض کرتا ہے کہ پہلے اُس زخمی کو پانی پیش کیا جائے۔ پانی پلانے والا تیزی سے تیسرے زخمی کا رُخ کرتا ہے، مگر اُس کے پہنچنے سے پہلے وہ شہادت پا چکا ہوتا ہے۔ پانی پلانے والا پلٹتا ہے۔ دوسرے زخمی کے پاس آتا ہے، مگر اُس کی رُوح بھی پرواز کر چکی ہوتی ہے۔ اب وہ پہلے زخمی کی طرف آتا ہے، مگر وہ بھی شہید ہو چکا ہوتا ہے۔ یوں تینوں مسلمان زخمیوں نے اپنی جانیں دے دیں، لیکن اپنی پیاس پر اپنے بھائی کی پیاس کو ترجیح دی۔ اس سے بڑھ کر ایثار کا اعلیٰ نمونہ اور کیا ہو سکتا ہے!

وہ معاشرہ جہاں لوگ ایثار و ہمدردی سے کام لیتے ہیں، زمین پر جنت کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ ایسے معاشرے میں ہر فرد دُوسرے کا خیال رکھتا ہے۔ ایسا معاشرہ اخوت اور یگانگت کی بہترین مثال ہوتا ہے۔ اسلام ایسا ہی معاشرہ چاہتا ہے،

جہاں لوگ مشکل وقت میں اپنے پڑوسیوں اور ارد گرد رہنے والوں کی خبر گیری کریں اور ان کے دکھ درد بانٹیں۔ خود غرضی، ایثار کی دشمن ہے۔ اپنے لیے تو حیوان بھی جیتے ہیں۔ انسان بہترین مخلوق ہے۔ اُس کی زندگی کے مقاصد میں انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنا ہے۔

بعض اوقات کسی ملک و قوم کو کسی ناگہانی آفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو پاکستان کو ایسی ہی ایک ناگہانی آفت سے دوچار ہونا پڑا۔ مظفر آباد (آزاد کشمیر) اور پاکستان کے شمالی علاقوں میں آنے والے زلزلے نے وہ تباہی مچائی کہ الامان والحفیظ! پوری قوم اپنے آفت زدہ بھائیوں کی امداد کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ملک بھر سے کمبلوں، لچفوں، گرم کپڑوں اور خوراک سے بھرے ٹرک متاثرہ بھائیوں کے لیے بھیجے جانے لگے۔ قوم یک دل اور یک جان ہو گئی۔ اسی طرح ۲۰۱۰ء میں سیلاب نے پورے ملک میں تباہی مچادی۔ کوئی صوبہ سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچ نہیں سکا تھا۔ سیلاب اپنے ساتھ بہت سے لوگوں کو بہا لے گیا۔ ان کے گھر بار ڈھسے گئے۔ مویشی پانی میں بہ گئے۔ فصلیں ضائع ہو گئیں۔ غرض وسیع پیمانے پر نقصان ہوا۔ قوم نے ایک مرتبہ پھر ایثار و ہمدردی کا ثبوت دیا۔ لوگوں نے سیلاب سے متاثرہ بھائیوں کی دل کھول کر امداد کی، جس سے جو بن پڑا، اُس نے کیا۔ قوم نے ایثار و ہمدردی کی زریں مثالیں پیش کیں۔ ایسے مواقع قوموں کی آزمائش کرتے ہیں۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم آزمائش کی اس گھڑی میں سُرخ زوہ ہوئے۔



۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- انسان ایک معاشرتی حیوان ہے، اس جملے کی وضاحت کریں۔
- اصل انسانیت کیا ہے؟
- ایثار کا کیا مطلب ہے؟
- ایثار کے جذبے کے کیا تقاضے ہیں؟
- مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے؟
- ناگہانی آفات سے کیا مراد ہے؟
- انصارِ مدینہ نے ایثار کا کیا ثبوت دیا؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

● انسان ایک حیوان ہے:

(۱) معاش (ب) معاشرتی (ج) سیاسی (د) اخلاقی

● مسلمانوں کی مثال ایسے ہے جیسے:

(۱) فردِ واحد (ب) جنسِ واحد (ج) جسدِ واحد (د) قسمِ واحد

● اصل انسانیت ہے:

(۱) دولت جمع کرنا (ب) ملازمت کرنا (ج) حکومت کرنا (د) خدمت کرنا

● زنجیوں کو پانی پلانے والا واقعہ رونما ہوا:

(۱) جنگِ بدر میں (ب) جنگِ احد میں (ج) جنگِ خندق میں (د) جنگِ یرموک میں

● پاکستان کو شدید ترین زلزلے نے ہلا کر رکھ دیا:

(۱) ۸ اگست ۲۰۰۵ء کو (ب) ۸ ستمبر ۲۰۰۵ء کو

(ج) ۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو (د) ۸ نومبر ۲۰۰۵ء کو

۳۔ جملوں میں استعمال کریں:

خبرگیری کرنا، ناگہانی آفت، ایثار، بے سرو سامانی، حسن سلوک، ساجھے دار، درخشنده، فلاح و بہبود

۴۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

انسان، نقصان، خود غرضی، تنگی، انکار

۵۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

مفادات، صحابہ، تکلیف، جسم، اوراق، مہاجر، آفت، مواقع

۶۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

اخوت، یگانگت، اصل، جسد، مہاجر، سمت

۷۔ جنگ یرموک کا واقعہ آپ نے پڑھا ہے۔ اسے ایک کہانی کی صورت میں اپنے لفظوں میں دوبارہ لکھیں۔

۸۔ اس سبق میں آپ نے ”مامور“ کا لفظ پڑھا ہے۔ اس سے ملتا جلتا ایک اور لفظ ہے ”معمور“۔ ان دونوں لفظوں کے

معنی لغت سے دیکھیں اور دونوں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

۹۔ اس سبق میں آپ نے ”سیلاب زدہ“ اور ”آفت زدہ“ کے لفظ پڑھے ہیں۔ ”زدہ“ کے معنی ہیں مارا ہوا۔

یوں ”سیلاب زدہ“ کے معنی ہوئے ”سیلاب کا مارا ہوا“۔

آپ اس طرح کے ان الفاظ کے معنی اپنی کاپیوں پر لکھیں:

قط زدہ، آفت زدہ، غم زدہ، مصیبت زدہ۔

۱۰۔ اس سبق کے اہم نکات کو ذہن میں رکھتے ہوئے خلاصہ لکھیں۔

سرگرمیاں:

● آپ کا ایک ساتھی طالب علم غریب ہے۔ اُس کے والدین اُس کی پڑھائی کے اخراجات ادا نہیں کر سکتے۔ آپ کو

اُس کی پریشانی کا علم ہوتا ہے۔ آپ چاہتے ہیں کہ وہ تعلیم ترک نہ کرے۔ آپ اُس کے لیے کیا کریں گے؟

● طالب علموں سے سوال کریں کہ کیا انھوں نے کبھی ایثار کا مظاہرہ کیا ہے؟

طالب علم اپنے واقعات دیگر طالب علموں کو سنائیں۔

● طالب علموں کو ”سیلاب کی تباہ کاریوں“ کے موضوع پر مضمون لکھنے کو کہیں۔ لکھنے سے پہلے طالب علموں سے سیلاب اور اس سے ہونے والے نقصانات کے بارے میں زبانی تبادلہ خیال کریں۔ اُستاد تختہ تحریر پر مختلف سوالات لکھے اور طالب علموں سے ان کے جوابات حاصل کیے جائیں۔ چند سوالات یہ ہو سکتے ہیں:

★ سیلاب کن دو لفظوں سے مل کر بنا ہے؟

★ سیلاب کیوں آتے ہیں؟

★ سیلاب سے کیا نقصانات ہوتے ہیں؟

★ سیلاب سے بچاؤ کے لیے کیا تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں؟

بچوں سے مذکورہ سوالات کے جواب حاصل کیے جائیں۔ اُستاد پس منظر میں رہنے کی کوشش کرے۔ البتہ جہاں طالب علموں کی معلومات میں اضافہ کرنا مقصود ہو، اُستاد گفتگو میں حصہ لے سکتا ہے۔ گفتگو کے بعد طالب علموں کو آزادانہ مضمون لکھنے کو کہا جائے۔ طالب علموں کے لکھے گئے مضمون بغور دیکھے جائیں اور مناسب حوصلہ افزائی کی جائے۔
برائے اساتذہ کرام:

☆ طالب علموں کو ناگہانی آفات کے بارے میں مزید بتائیں۔ اُن کے اندر جذبہ ایثار ابھاریں۔

یومِ دفاعِ پاکستان

اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

تدریسی مقاصد:

- ★ تہوار کا مطلب جان سکیں۔
- ★ اپنے اہم قومی تہواروں سے واقف ہو سکیں۔
- ★ یومِ دفاعِ پاکستان کے حوالے سے معلومات حاصل کر سکیں۔
- ★ ذرائعِ ابلاغ میں خبروں، ڈراموں، فیچروں کے اہم نکات کو سمجھ سکیں۔
- ★ کسی بھی فطری، اخلاقی یا قومی موضوع پر اپنے مشاہدے کی روشنی میں دو منٹ تقریر کر سکیں۔

خاص الفاظ	عقیدت	بلا بولنا	عملی جامہ پہنانا	نگہبان	سر پر کفن باندھنا	مسلط کرنا
تائید و نصرت	گھمنڈ	دانت کھٹے کرنا	ناکوں چنے چبوانا	سیسا پلائی دیوار	غیور	مفلوج
یقین ٹھکانا						

ہر قوم کے اپنے تہوار ہوتے ہیں اور ہر قوم انھیں اپنے طریقے سے مناتی ہے۔ ان میں سے کچھ تہوار مذہبی نوعیت کے ہوتے ہیں مثال کے طور پر ہم عیدِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عید الفطر اور عید الاضحی کے دن مذہبی عقیدت و احترام سے مناتے ہیں۔ عیسائی ایسٹر اور کرسمس کے مذہبی تہوار مناتے ہیں۔ اسی طرح قوموں اور ملکوں کی تاریخ میں کچھ دن خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ ان خاص دنوں کو مختلف ممالک اور قومیں اپنے ملکی اور قومی تہوار کے طور پر بڑے جوش و خروش سے مناتی ہیں۔ مثال کے طور پر یومِ پاکستان، یومِ آزادی، یومِ تکبیر، یومِ دفاع، یومِ اقبال اور یومِ قائد اعظم وغیرہ۔ ان دنوں کے منانے کا مقصد اپنے ماضی سے رشتہ قائم رکھنا اور ماضی کے واقعات کی یاد تازہ رکھنا ہے۔



ہم ہر سال چھ مئی کو یومِ دفاع مناتے ہیں۔ یہ دن ہمیں ۱۹۶۵ء کی یاد دلاتا ہے، جب لاہور کے قریب واہگہ کی سرحد پر بسنے والے پاکستانی دن بھر کے کام کاج سے تھکے ہارے گہری نیند سو رہے تھے کہ اچانک توپوں کی گھن گرج نے ان کو جگا دیا۔ ہمارے پڑوسی ملک بھارت نے رات کی تاریکی میں ہم پر

ہٹا بول دیا تھا۔ اصول یہ ہے کہ کسی ملک پر حملہ کرنے سے پہلے اعلان جنگ کیا جائے، مگر بھارت نے ہم پر چھپ کر مکاری سے وار کیا تھا۔ اُس نے جنگی اصولوں کی خلاف ورزی کی تھی۔ اُس کا خیال تھا کہ پاکستانی سورہے ہیں، ایسے میں اُس کے لیے اپنے ناپاک ارادوں کو عملی جامہ پہنانا آسان ہوگا۔ اُسے معلوم نہیں تھا کہ پاک سرحدوں کی نگہبان آنکھیں جاگ رہی ہیں۔ اسے شاید یہ بھی معلوم نہ تھا کہ پاکستانی قوم اپنے ملک کے چپے چپے کا دفاع کرنا خوب جانتی ہے۔ قوم کا ہر بچہ، جوان اور بوڑھا سر پر کفن باندھے اپنی بہادر فوج کے شانہ بشانہ دشمن کے مقابل تھا۔ ایمان اور اتحاد کی قوت رکھنے والی قوم اپنا تن من دھن وطن پر قربان کرنے کے لیے تیار تھی۔

بھارت کے پاس ہم سے کہیں زیادہ فوج تھی۔ اسلحہ بارود، لڑاکا طیاروں اور دیگر جنگی ساز و سامان کے لحاظ سے بھی اُسے ہم پر واضح برتری حاصل تھی۔ اُس نے اپنے ساز و سامان اور عددی برتری کے گھمنڈ میں آکر ہم پر جنگ مسلط کی تھی۔ ہمیں اپنے جذبہ جہاد اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر بھروسہ تھا۔ سترہ روز تک جاری رہنے والی اس جنگ میں بھارت نے منہ کی کھائی۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر محاذ پر اُس کے دانت کھٹے کیے۔

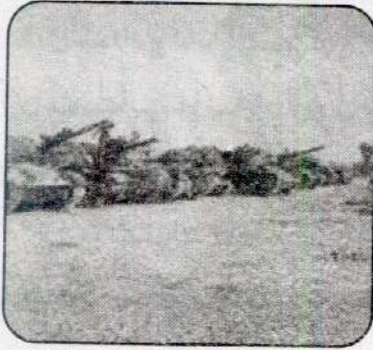


اس جنگ میں واہگہ کے محاذ پر میجر راجا عزیز بھٹی اور میجر شفقت بلوچ نے بہادری اور شجاعت کی ایک نئی داستان رقم کی۔ بھارت نے دوپہر کا کھانا لاہور کے جم خانہ کلب میں کھانے کا منصوبہ بنا رکھا تھا۔ بی۔ بی۔ سی جیسے خبر رساں ادارے نے لاہور پر بھارتی قبضے کی جھوٹی اور من گھڑت خبر بھی نشر کر دی تھی۔ لاہور پر قبضہ کرنے

کے لیے بھارت کو بمبای والا راوی بیدیاں لنک نہر (بی۔ آر۔ بی نہر) کو پار کرنا تھا۔ راجا عزیز بھٹی نے اس محاذ پر دشمن کو ناکوں چنے چبوائے۔ انھوں نے اپنے آرام کی پروا کیے بغیر مسلسل پانچ روز تک بھارت کو نہر کے اُس پار روکے رکھا۔ واہگہ کے محاذ پر راجا عزیز بھٹی اور میجر شفقت بلوچ نے عزم و شجاعت کا زبردست مظاہرہ کیا۔ ہمارے جوان بھارت کے جارحانہ عزائم کی راہ میں سیسا پلائی دیوار بن گئے۔ جم خانہ کلب میں دوپہر کا کھانا کھانے اور عیش و عشرت کی محفل سجانے کا بھارتی خواب چکنا چور ہو گیا۔ پاکستانی فوج نے بہادری کے وہ جوہر دکھائے کہ قوم کا سر فخر سے بلند ہو گیا۔ وطن کے دفاع میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والے راجا عزیز بھٹی کو نشان حیدر کے اعزاز سے نوازا گیا۔ لاہور کے علاوہ قصور کے محاذ پر بھی شکست بھارتی فوج کا مقدر بن گئی۔

ابھی جنگ کو شروع ہوئے چوبیس گھنٹے بھی نہ گزرے تھے کہ بھارتی فوج نے سیالکوٹ کا رخ کیا۔ یہاں چونڈہ کے مقام پر جنگ عظیم دوم کے بعد ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی ہوئی۔ بھارت نے پانچ سو ٹینکوں اور پچاس ہزار فوج کے

ساتھ حملہ کیا تھا۔ اُسے گمان تھا کہ پاکستان میں اس حملے کا جواب دینے کی سکت نہیں ہوگی، مگر اس کے سارے گمان اور اندازے غلط ثابت ہوئے۔ چوٹہ کے میدان میں انسان نے فولادی ٹینکوں کے مقابلے میں جو تاریخ لکھی، وہ ابد تک سچے جذبوں کی فتح کا یقین بن کر چمکتی رہے گی۔ پورے ملک کی طرح سیالکوٹ کے غیور شہریوں نے بھی اپنی فوج کا بھرپور ساتھ دیا اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کے بل بوتے پر چوٹہ کا محاذ بھارتی ٹینکوں کا قبرستان بن گیا۔



اس جنگ میں بڑی فوج کے ساتھ ساتھ پاک فضائیہ نے بھی نمایاں کارنامے انجام دیے۔ سترہ روزہ اس جنگ میں فضاؤں پر ہمارے شاہینوں کا راج رہا۔ اُنھوں نے دُنیا کو بتا دیا کہ

صحرا است کہ دریا است
تہ بال و پر ما است

عقابِ نگاہ رکھنے والے ہوا بازوں نے پٹھان کوٹ، ہلوڑا، جام نگر اور آدم پور کے ہوائی اڈوں پر ٹھیک ٹھیک نشانے



لگا کر بھارت کی فضائی قوت کو مفلوج کر کے رکھ دیا۔ ہمارے بہادر ہوا بازوں نے سیر طیاروں کی مدد سے وہ کارنامے انجام دیے کہ دُنیا اشکِ کراٹھی۔ سکواڈرن لیڈر محمد محمود عالم نے اس جنگ میں ناقابلِ یقین کارنامہ انجام دیا۔ اُنھوں نے ایک ہی فضائی جھڑپ میں دشمن کے پانچ ہنٹر طیارے تباہ کر کے عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ انھیں دوبارستارہ جرات سے نوازا گیا۔ اس جنگ میں ہندوستانی فضائیہ کے ایک سو دس طیارے تباہ ہوئے۔

اس جنگ میں پاک بحریہ بھی کسی سے پیچھے نہ رہی۔ اُس نے وطن عزیز کی سمندری حدود کی حفاظت بہترین انداز میں کی۔ پاک بحریہ نے اپنے سے کئی گنا دشمن کی بحری طاقت کا غرور خاک میں ملا دیا۔ ہمارے بحری جوانوں نے حملہ کر کے راتوں رات ”دوارکا“ کا مضبوط بحری اڈا تباہ کر دیا۔ پاک بحریہ نے دشمن کو پاکستان پر حملہ کرنے کا موقع ہی نہ دیا۔

اس جنگ نے دُنیا والوں کو دکھا دیا کہ صرف جنگی دستے اور فوجی برتری ہی نہیں بلکہ اتحاد اور جرات، یقینِ محکم اور دھڑکی سے محبت ہی وہ جذبے ہیں، جو کسی جنگ میں کامیابی کا سبب بنتے ہیں۔ پاک فوج اور اُس کے شانہ بشانہ پوزی قوم نے، جس ہمت و جواں مردی کے ساتھ وطن کا دفاع کیا، اس کی یاد تازہ رکھنے کے لیے ہم ہر سال چھ ستمبر کو یومِ دفاع مناتے ہیں۔ اس روز ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر خصوصی پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ اخبارات خصوصی ایڈیشن شائع کرتے ہیں۔

پوری قوم اپنے شہداء کی قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے۔ اس روز ہم تجدید عہد کرتے ہیں کہ وطن کے دفاع کی خاطر کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ جس طرح ۱۹۶۵ء میں دس کروڑ پاکستانی امتحان اور آزمائش کی گھڑی میں سُرخ رُو ہوئے تھے، ہم بھی مشکل گھڑی میں پیچھے نہیں ہٹیں گے اور مادرِ وطن کی عزت پر حرف نہیں آنے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے جذبوں کو سلامت رکھے اور پاکستان کو قائم و دائم رکھے، آمین۔



۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- تہوار سے کیا مراد ہے؟
- ہندوستان نے دن کے بجائے رات کے اندھیرے میں حملہ کیوں کیا؟
- راجا عزیز بھٹی نے کیا کارنامہ انجام دیا؟
- چونڈہ کے میدان میں بھارتی ٹینکوں کا کیا حشر ہوا؟
- فضائل پر ہمارے شاہینوں کا راج رہا۔ اس جملے کا کیا مطلب ہے؟
- محمد محمود عالم نے کیا عالمی ریکارڈ قائم کیا؟
- پاک بحریہ نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کیا کارنامہ انجام دیا؟

● جنگ میں پاکستان کی کامیابی کا باعث کیا چیز تھی؟

● یومِ دفاع منانے کا حقیقی مقصد کیا ہے؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

● ہم یومِ دفاع مناتے ہیں:

(۱) ۶ ستمبر کو (ب) ۱۶ اکتوبر کو (ج) ۶ نومبر کو (د) ۶ دسمبر کو

● بی۔ آر۔ بی نہر سے مراد ہے:

(۱) بلّاں والا راوی بیدیاں نہر (ب) بگّاں والا راوی بیدیاں نہر

(ج) بساں والا راوی بیدیاں نہر (د) بمبھاں والا راوی بیدیاں نہر

● چونڈہ کے مقام پر ٹینکوں کی لڑائی میں ہندوستان کے ٹینکوں کی تعداد تھی:

(۱) چار سو (ب) پانچ سو (ج) چھ سو (د) سات سو

● دوار کا کی شہرت تھی:

(۱) فضائی اڈے کی وجہ سے (ب) ٹینکوں کی وجہ سے (ج) توپوں کی وجہ سے (د) بحری اڈے کی وجہ سے

● محمد محمود عالم کو کس اعزاز سے نوازا گیا؟

(۱) ستارہٴ جرأت (ب) تمغائے جرأت (ج) ستارہٴ بسالت (د) تمغائے بسالت

● محمد محمود عالم نے کتنے طیارے تباہ کر کے عالمی ریکارڈ قائم کیا؟

(۱) تین (ب) پانچ (ج) سات (د) نو

● محمد محمود عالم کو ستارہٴ جرأت سے نوازا گیا:

(۱) ایک بار (ب) دو بار (ج) تین بار (د) چار بار

۳۔ ”سرپرکفن باندھنا“ محاورہ ہے، جس کے معنی ہیں جان قربان کرنے کے لیے تیار رہنا۔ اس کا جملہ یوں بن سکتا ہے:

وطن کی حفاظت کرنے کے لیے ہر پاکستانی سرپرکفن باندھے ہوئے ہے۔

آپ اس سبق سے سات محاورے تلاش کریں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

۴۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

شجاعت، مسلط، اسلحہ، مقابل، غلط، غیور، حفاظت، دفاع، خلاف، اصول

۵۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

حدود، یوم، واقعات، فوج، موقع، قوم، خاص، اعلان، وطن

۶۔ اس سبق میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے ”گھمنڈ“۔ اُردو میں اس لفظ کے ہم معنی دو اور لفظ بھی استعمال کیے جاتے

ہیں۔ آپ اُن لفظوں کو اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

۷۔ اس سبق میں ”خبر رساں“ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ”رساں“ کے معنی ہیں پہنچانے والا۔ یوں ”خبر رساں“

کے معنی ہوئے ”خبر پہنچانے والا“۔ آپ اس معنی کو ذہن میں رکھتے ہوئے نیچے دیے گئے لفظوں کے معنی اپنی کاپیوں پر لکھیں:

ضرر رساں سراغ رساں

۸۔ کالم ”الف“ میں پاکستان کے قومی تہواروں کے نام دیے گئے ہیں۔ کالم ”ب“ میں ان تہواروں کی بے ترتیب تاریخیں درج کی گئی ہیں۔ آپ دی گئی مثال کی روشنی میں ہر تہوار کے سامنے کالم ”ج“ میں درست تاریخ لکھیں:

کالم ”الف“	کالم ”ب“	کالم ”ج“
یوم قائد اعظم	۶ ستمبر	۲۵ دسمبر
یوم دفاع	۹ نومبر	
یوم پاکستان	۱۴ اگست	
یوم تکبیر	۱۵ دسمبر	
یوم آزادی	۲۳ مارچ	
یوم اقبال	۲۸ مئی	

۹۔ نیچے غلط جملے دیے گئے ہیں۔ ان کو درست کرنے کے بعد اپنی کاپیوں پر لکھیں:

(الف) ہر شہری اپنے ملک سے محبت کرتی ہے۔

(ب) ہم رات کو گہری نیند سو رہا تھا۔

(ج) یوم آزادی کے موقع پر اخبارات خصوصی ایڈیشن شائع کرتا ہے۔

(د) اچھے طالب علم اپنے استاد محترم کی بات توجہ سے سنتا ہے۔

(ہ) بڑھیا اسپتال سے دوا لینے گیا۔

(و) بچے کا ناک بڑھا ہے۔

(ز) ہمارا بہادر فوج پیارے وطن کے چٹے چٹے کا دفاع کرتی ہے۔

(ح) طالبات نے پُر جوش تقریریں کی۔

(ط) دھواں فضا کو آلودہ کر دیتی ہے۔

(ی) ہر کوئی خوش خوش سفر کر رہے تھے۔

سہ گرمیاں:

• بچوں سے کہیں کہ وہ یومِ دفاع کے موقع پر ٹیلی ویژن پر پیش کیے جانے والے خصوصی پروگرام غور سے دیکھیں اور اپنی پسند کے پروگرام کی اہم باتیں اپنی کاپی میں لکھ کر لائیں۔

• زندہ قومیں اپنے اہم دن خاص اہتمام سے مناتی ہیں۔ ہمارے لیے بھی اہم مذہبی و قومی تہواروں کو بھرپور طریقے سے منانا ضروری ہے۔ آپ اپنی جماعت/سکول میں جو قومی تہوار مناتے ہیں، اُن پر دو دو جملے لکھیں۔

برائے اساتذہ کرام:

اس سبق میں ایک فارسی شعر استعمال ہوا ہے۔ اس کے معنی ہیں:

ریگستان ہو یا دریا، ہر چیز ہمارے پروں اور بازوؤں کے نیچے ہے

اس شعر کے مفہوم پر طالب علموں سے گفتگو کریں اور اس طرح کے چند اور اشعار بچوں کو یاد کرائیں۔

برسات

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ موسمِ برسات سے آنے والی خوش گوار تبدیلی جان سکیں۔
- ★ منظر و مظاہر فطرت پر غور و فکر کر سکیں۔
- ★ نظم سے محفوظ ہو سکیں۔

شادماں

مخمل

زمرؤ

رقصاں

برکھا

بیاباں

خاص الفاظ



برسات آئی، برسات آئی
میٹھ سے بیاباں ، رنگِ گلستان
پھولوں کی برکھا ، دونوں میں یکساں
کوکل کی کوکو ، باغوں میں رقصاں
جگنو کی جگمگ ، بن میں چراغاں

برسات آئی، برسات آئی

شب رنگِ بادل ، میٹھ کے ہراول
تیقی زمیں ، پانی سے جل تھل
فرشِ زمرؤ ، سبزے کی مخمل
برسات سے ہے ، جنگل میں منگل

برسات آئی، برسات آئی

دل کش سماں ہے ، دل شادماں ہے
خوشیوں کا ہر سو ، دریا رواں ہے
دل شاد اک اک ، پیرو جواں ہے
برسات کی رُت ، جانِ جہاں ہے

برسات آئی، برسات آئی

(تاجور نجیب آبادی)



۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- برسات سے بیاباں میں کیا تبدیلی آتی ہے؟
- کوئل پر برسات کے موسم سے کیا اثر پڑتا ہے؟
- برسات کے دنوں میں بن میں چراغاں کون کرتا ہے؟
- شاعر نے سبزے کو زمرّد کا فرش کیوں کہا ہے؟
- جنگل میں منگل ہونے کا کیا مطلب ہے؟
- شاعر نے برسات کے موسم کو دنیا کی جان کیوں کہا ہے؟
- برسات کا موسم کن مہینوں میں آتا ہے؟

۲۔ نظم کے مصرعوں کے الفاظ بے ترتیب دیے گئے ہیں، آپ انھیں نظم کے مطابق ترتیب دے کر دوبارہ لکھیں۔

دونوں میں یکساں پھولوں کی برکھا
 باغوں میں رقصاں کوئل کی گُو گُو
 پانی سے جل تھل تپتی زمینیں
 جنگل میں منگل برسات سے ہے
 دل شادماں ہے، دل کش سماں ہے
 دریا رواں ہے خوشیوں کا ہر سُو
 جان جہاں ہے برسات کی رُت

۳۔ نظم کے متن کے مطابق درست لفظ کا انتخاب کریں۔

• مینھ سے بیاباں رنگ۔۔۔۔۔

(۱) چراغاں (ب) بہاراں (ج) گلستاں (د) نگاراں

- کوئل کی کوگو۔۔۔۔۔ میں رقصاں
- (۱) گلشن (ب) باغوں (ج) چمنوں (د) روشوں
- ۔۔۔۔۔ رنگ بادل، مینھ کے ہراول
- (۱) شب (ب) سیاہ (ج) خوش (د) سرمہ
- ۔۔۔۔۔ سماں ہے، دل شادماں ہے
- (۱) سہانا (ب) کیا ہی (ج) پیارا (د) دلکش
- دل شاد ۔۔۔۔۔ پیر و جواں ہے
- (۱) ہر اک (ب) اک اک (ج) ہر کوئی (د) ہر ایک

۴۔ برسات کے موضوع پر کسی اور شاعر کی نظم اپنی کاپی میں لکھیں۔

۵۔ ”موسم“ عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس نظم میں اس کے لیے ہندی کا لفظ ”رُت“ استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح ”برسات“ کے لیے بھی ایک ہندی لفظ استعمال کیا ہے۔ آپ بتائیں وہ لفظ کیا ہے۔ ان دونوں لفظوں کو ملا کر ”موسم برسات“ برسات“ کا ہم معنی مرکب بنتا ہے۔ یہ مرکب بھی بنائیں۔

مرگر میاں:

- اس نظم کو زبانی یاد کریں۔
- اس نظم کو تمام طالب علم مل کر ترنم کے ساتھ پڑھیں۔
- طالب علموں کو مختلف گروپوں میں تقسیم کریں۔ انھیں نظموں پر مشتمل کتابیں دی جائیں۔ وہ ان میں سے ایسی نظمیں تلاش کریں جو موسموں سے متعلق ہوں۔
- طالب علموں کو ”برسات کے موسم“ پر ایک ڈیزھ صفحے کا مضمون لکھنے کا کام دیا جائے۔ اُن کی مناسب راہ نمائی اور حوصلہ افزائی کی جائے۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ بچوں کو مناظر و مظاہر فطرت پر نظمیں پڑھنے کو کہیں۔ انھیں ایسی کتابیں یا رسالے بتائیں جن میں اس قسم کی نظمیں مل سکیں۔

زراعت کی اہمیت

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ زراعت کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔
- ★ سبق کے اہم نکات خلاصے کی صورت میں لکھ سکیں۔
- ★ زرعی ترقی کے لیے ضروری اقدامات سے روشناس ہو سکیں۔
- ★ زراعت اور ملکی ترقی کا تعلق جان سکیں۔

خاص الفاظ	منسلک	معیشت	مفلوج	انقلاب	زراعت
ثروت ہرافت	خود کفالت	بے نیاز	اجناس	نقص	

زراعت اور انسان کا بہت پُرانا ساتھ ہے، بلکہ اگر یہ کہا جائے، تو بے جا نہ ہوگا کہ جب سے انسان نے دنیا میں قدم رکھا، زراعت کا کام شروع ہو گیا۔ جب تک یہ دنیا باقی رہے گی، زراعت کی اہمیت باقی رہے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان زندہ رہنے کے لیے کھانے پر مجبور ہے۔ یہ زراعت کا شعبہ ہی تو ہے، جو انسانی خوراک پیدا کرنے میں دن رات لگا رہتا ہے۔

ہمارا پیارا ملک پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ پاکستان کی تقریباً ستر فی صد آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ دیہات میں رہنے والوں کی اکثریت زراعت کے شعبے سے منسلک ہے۔ یہ لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور ملک کی غذائی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی شبانہ روز محنت کی بدولت زرعی پیداوار میں اضافہ ہو رہا ہے۔

پاکستان کے لیے زراعت بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ اس سے ملک کی معیشت مضبوط ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زراعت کو پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی تصور کیا جاتا ہے۔ انسانی جسم میں ریڑھ کی ہڈی کی اہمیت سے آپ بخوبی آگاہ ہیں۔ اگر خدا نخواستہ ریڑھ کی ہڈی میں کوئی نقص واقع ہو جائے، تو انسانی جسم مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے، بالکل اسی طرح ہمارے ملک کے لیے زراعت اہم ہے۔ اگر یہ شعبہ کمزور پڑ جائے تو اس سے ملک کمزور پڑ جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر زراعت کا شعبہ ترقی کرے تو اس سے ملک ترقی کرتا ہے۔

زندگی کے ہر شعبے میں سائنس کا عمل دخل دیکھا جاسکتا ہے۔ زراعت کے شعبے میں بھی سائنس نے انقلاب برپا کر دیا ہے۔ آج سے تیس چالیس سال پہلے تک کھیتی باڑی کے سارے کام انسانی ہاتھوں اور ڈھوروں کی مدد سے انجام پاتے



تھے۔ کھیت میں ہل چلانے، کنویں سے پانی نکالنے، گندم کی گہائی کرنے اور گتے سے رس نکالنے کے تمام کاموں کے لیے دھوروں ڈنگروں سے کام لیا جاتا تھا۔ اب سائنس دانوں نے کھیتی باڑی کے ہر کام کے لیے مشینیں ایجاد کر لی ہیں۔ ٹریکٹر کی مدد سے ہل چلایا جاتا ہے، ہارویسٹر کی مدد سے فصل کی کٹائی اور گہائی کا کام ایک ساتھ عمل میں آتا ہے۔ ٹیوب ویل سے کھیت سیراب کیے جاتے ہیں۔ غرض کسان کے کام میں تیزی آ گئی ہے۔ اس سے کام پہلے کی نسبت تیز رفتاری سے ہوتا ہے۔

زرعی سائنس دان دن رات تجربات کرتے رہتے ہیں۔ وہ خوب سے خوب تر کی تلاش میں نئے نئے بیج نکالتے رہتے ہیں۔ یہ نئے بیج زیادہ پیداوار دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان میں بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت بھی زیادہ پائی جاتی ہے۔ ان بیجوں کی بدولت فی ایکڑ پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے سے ملک کو بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ زیادہ پیداوار ہوگی، تو ملک خوراک کے معاملے میں خود کفیل ہوگا۔ اُسے خوراک کے معاملے میں دوسرے ملکوں کا محتاج نہیں ہونا پڑے گا۔ اگر باہر سے خوراک درآمد کی جائے، تو اس پر قیمتی زرمبادلہ خرچ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس اگر ہم اپنی ضرورت سے زائد اناج پیدا کریں، تو ہم اسے دوسرے ملکوں کو برآمد کر سکتے ہیں۔ اس طرح ہم قیمتی زرمبادلہ کماسکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو بہترین وسائل سے نوازا ہے۔ خاص طور پر پنجاب کی زمین اپنی زرخیزی کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہے۔ پاکستان کے نہری نظام کا شمار دنیا کے آب پاشی کے بہترین نظاموں میں کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم گندم کی پیداوار میں خود کفالت کا درجہ حاصل کر چکے ہیں۔ ہم اسے برآمد کرتے ہیں۔ اسی طرح پاکستانی چاول کی دنیا میں بڑی مانگ ہے۔ نارووال، سیالکوٹ، شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور حافظ آباد میں اُگنے والے چاول اپنی خوشبو کے لحاظ سے بے مثال ہیں۔ پاکستان کی ایک اہم برآمدی فصل کپاس بھی ہے۔ اسے ہم بیرونی ملکوں میں برآمد کر کے بہت سا زرمبادلہ کماتے ہیں۔

زراعت کی اہمیت یہ بھی ہے کہ بہت سی فیکٹریاں ایسی ہیں، جن کا دارومدار زراعت پر ہے۔ مثال کے طور پر آٹے اور چاول کی ملیں، خوردنی تیل بنانے، دھاگا اور کپڑا بنانے کے کارخانے سب زراعت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ یوں زراعت کی ترقی کے ساتھ صنعتی ترقی بھی ممکن ہوتی ہے۔ خوردنی تیل نکالنے کے لیے روغنی اجناس کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں سورج مکھی، کینولا وغیرہ سے خوردنی تیل نکالا جاتا ہے۔

ہمارے ملک میں روغنی اجناس اس مقدار میں پیدا نہیں ہو رہی ہیں، جتنی ان کی ضرورت ہے۔ اس لیے ہم بیرونی ممالک سے پام آئل درآمد کرنے پر مجبور ہیں۔ اسی طرح ہمارے ہاں چینی کی ضروریات بھی بڑھ گئی ہیں۔ ملک میں پیدا ہونے والی چینی ہماری ضرورتوں کے لیے ناکافی ہے۔ مجبوراً ہمیں چینی بھی باہر سے منگوانی پڑتی ہے۔ ہمیں روغنی اجناس اور گنے کی پیداوار میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنی خوردنی تیل اور چینی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کسی کے محتاج نہ ہوں۔

گندم، چاول اور دالوں کے علاوہ سبزیاں اور پھل بھی انسانی خوراک کا حصہ ہیں۔ ہمارے ملک میں ہر طرح کی سبزیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اب توجہ دیکھیں طریقوں کی مدد سے بے موسمی سبزیاں بھی اگائی جا رہی ہیں۔ ہمارے ملک میں پیدا ہونے والا آم دنیا میں بے حد پسند کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہمارے ہاں پیدا ہونے والے کیٹو کو بھی اس کی عمدہ کوالٹی کی بدولت پسند کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ان پھلوں کی برآمد سے ہم زرمبادلہ کماتے ہیں۔

زراعت سے وابستہ دیگر شعبوں میں پولٹری فارم، ڈیری فارم اور فیش فارم بھی شامل ہیں۔ دیہات میں ہر گھر میں کوئی نہ کوئی پالتو جانور پالا جاتا ہے۔ اکثر گھروں میں گائے یا بھینس ہوتی ہے۔ کچھ لوگ بھیڑ بکریاں پالتے ہیں۔ ڈیری فارم



میں اعلیٰ نسل کے دودھ دینے والے جانور رکھے جاتے ہیں۔ ان جانوروں سے دودھ، مکھن، گھی کے علاوہ گوشت بھی حاصل ہوتا ہے۔ ان کی کھالوں سے چمڑے کے کارخانے چلتے ہیں۔ ان کا گوشت قدرتی کھاد کا کام دیتا ہے۔ کئی کسان پولٹری فارم کا کاروبار بھی کرتے ہیں۔ پولٹری فارم سے انڈوں کے علاوہ گوشت کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

ہمارے کچھ کسان بھائیوں نے مچھلی کے فارم بھی بنا رکھے ہیں۔ ان سے ہمیں مچھلی کا گوشت حاصل ہوتا ہے۔

اگر ملک کو خوش حال کرنا ہے، تو ہمیں کسان کو خوش حال کرنا ہوگا۔ اگر ہم زراعت کو ترقی دیں، تو ہم اپنے پاؤں پر خود کھڑے ہو سکتے ہیں۔ ہم غیر ملکی امداد سے بے نیاز ہو سکتے ہیں۔ ہم قیمتی زرمبادلہ بچا سکتے ہیں، مگر اس کے لیے ایک ہی نسخہ ہے، اور وہ یہ کہ ہم اپنے کسان بھائیوں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں دیں۔ ہم انہیں سستے اور معیاری بیج فراہم کریں۔ ہم کھاد، زرعی ادویات اور زرعی مشینری کو سستا کر دیں۔ کسانوں کو ٹریکٹر اور ٹیوب ویل چلانے کے لیے رعایتی نرخوں پر تیل فراہم کریں۔ ہمارا ہمسایہ ملک بھارت اپنے کسانوں کو مفت بجلی فراہم کر رہا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے کسانوں کی مشکلات کو کم کریں۔ اگر ہم نے ایسا کیا، تو ہمارا ملک زراعت کے میدان میں بہت ترقی کرے گا۔



۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- زراعت اور انسان کا رشتہ کب سے ہے؟
- کیا کسی زمانے میں زراعت کی اہمیت کم ہوگی؟
- ”زراعت پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔“ اس جملے کی وضاحت کریں۔
- کون سی صنعتیں زرعی پیداوار کی مرہون منت ہیں؟
- قدرتی کھاد سے کیا مراد ہے؟ اس کے علاوہ دوسری قسم کی کھاد کون سی ہوتی ہے؟
- ڈیری فارم سے ہمیں کیا حاصل ہوتا ہے؟
- درآمدات اور برآمدات سے کیا مراد ہے؟
- پاکستان کے کن علاقوں میں آم اور کینو زیادہ مقدار میں پیدا ہوتے ہیں؟
- صنعت کا زراعت کے ساتھ کیا تعلق ہے؟
- روغنی اجناس سے کیا مراد ہے؟
- بے موسمی سبزیوں سے کیا مراد ہے؟

۲۔ سوچیے اور بتائیے:

- ماضی کی کھیتی باڑی کا موجودہ دور میں کی جانے والی کھیتی باڑی کے ساتھ موازنہ کیجیے۔
- زرعی پیداوار کس طرح بڑھائی جاسکتی ہے؟ تجاویز دیں۔

۳۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

- پاکستان ایک ملک ہے:
- (۱) صنعتی (ب) زرعی (ج) نیم صنعتی (د) نیم زرعی
- ہارویٹر کام آتا ہے:
- (۱) ہل چلانے کے (ب) بیج بونے کے
- (ج) کھاد بکھیرنے کے (د) فصل کاٹنے اور گاہنے کے

چاول کی بہترین فصل ہوتی ہے:

(ا) نارووال میں (ب) ساہیوال میں

(ج) ملکوال میں (د) خانیوال میں

بھینسیں اور گائیں ہوتی ہیں:

(ا) زرعی فارم میں (ب) پولٹری فارم میں

(ج) ڈیری فارم میں (د) فش فارم میں

پولٹری فارم میں ہوتی ہیں:

(ا) گائیں (ب) بھینسیں (ج) مچھلیاں (د) مرغیاں

پام آئل کام آتا ہے:

(ا) ٹریکٹر چلانے کے (ب) ٹیوب ویل چلانے کے

(ج) کھانا پکانے کے (د) بالوں کو لگانے کے

۴۔ دی گئی مثال کی روشنی میں خالی کالم پُر کریں:

کالم ”الف“	کالم ”ب“	کالم ”ج“
خوب	خوب تر	خوب ترین
بد		
آسان		
مشکل		
عظیم		
وسیع		

۵۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

وسائل دیہات ایجاد سہولت ادویہ مشکلات

۶۔ جملوں میں استعمال کریں:

شبانہ روز، معیشت، خدا نخواستہ، مفلوج، انقلاب، اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا، خود کفالت، زیرِ مبادلہ

۷۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

زندہ، زندگی، انسانی، دیہاتی، اکثریت، زرخیز، خوش حال، ترقی، سستا

۸۔ اس سبق کے اہم نکات کو ذہن میں رکھتے ہوئے خلاصہ لکھیں۔

سرگرمیاں:

- اس سبق میں ”مانگ“ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کے دو معنی ہیں۔ آپ لغت سے اس کے معنی تلاش کریں۔ اس لفظ کو دونوں معنوں میں جملوں میں استعمال کریں۔
 - طالب علم مختلف زرعی مشینوں کی تصویریں جمع کر کے البم بنائیں۔
 - کسی ماڈل زرعی فارم کی سیر کا اہتمام کریں۔ طالب علم مختلف فصلیں، سبزیاں اور پھل دیکھیں۔
 - زرعی مشینوں کا کام بھی دیکھیں۔ اگر قریب کوئی ایسا کارخانہ موجود ہو، جس کا تعلق زراعت سے ہو تو وہ بھی دیکھیں۔
 - واپس آنے کے بعد ہر طالب علم اپنی تعلیمی سیر کا حال زبانی اور تحریری طور پر بیان کرے۔
- برائے اساتذہ کرام:

طالب علموں کو بتائیں کہ زراعت کی ترقی کا ہمارے ملک کی خوش حالی کے ساتھ کس قدر گہرا تعلق ہے

ابتدائی طبی امداد

اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

تدریسی مقاصد:

- ★ ابتدائی طبی امداد کی ضرورت اور اہمیت جان سکیں۔
- ★ کسی حادثے کی صورت میں مثبت کردار ادا کر سکیں۔
- ★ حادثے کی صورت میں فوری امداد دینے والے اداروں سے رابطہ کر سکیں، جیسے ریسکیو 1122۔

خاص الفاظ	آفاقہ	گہریت	مشتعل	متاثرہ	موصول
اہل کار	نظام تنفس	نشیہ	منتقل	ریسکیو	

آپ نے ابتدائی طبی امداد کے الفاظ تو سنے ہوں گے۔ کبھی آپ نے غور کیا کہ یہ ابتدائی طبی امداد ہوتی کیا ہے؟ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ وہ امداد ہے، جو کسی حادثے کا شکار ہونے والے شخص کو فوری طور پر بہم پہنچائی جاتی ہے۔ اس امداد کی بدولت متاثرہ فرد کی زندگی بچانے میں مدد ملتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ امداد صورت حال کو مزید بگڑنے سے بچاتی ہے اور متاثرہ شخص قدرے آفاقہ محسوس کرتا ہے۔

ابتدائی طبی امداد کو انگریزی میں فرسٹ ایڈ (First Aid) کہتے ہیں۔ وہ ڈبا یا تھیلا جس میں ابتدائی طبی



امداد کا سامان موجود ہوتا ہے، اُسے فرسٹ ایڈ باکس (First Aid Box) یا فرسٹ ایڈ کٹ (First Aid Kit) کہتے ہیں۔ اس کٹ میں کیا سامان ہوتا ہے اور اسے کیسے استعمال کرتے ہیں، اس کے لیے ابتدائی طبی امداد کی باقاعدہ تربیت حاصل کرنا پڑتی ہے۔

کسی بھی وقت، کہیں بھی حادثہ پیش آسکتا ہے، اس لیے ابتدائی طبی امداد کی ضرورت کسی وقت بھی پڑ سکتی ہے۔ فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام کرنے والوں کو کسی بھی وقت چوٹ آسکتی ہے۔ کسی مشین میں جسم کا کوئی حصہ آکر زخمی ہو سکتا ہے، سڑک پر چلتے ہوئے کسی موٹر گاڑی سے ٹکرا ہو سکتی ہے، اسکول میں کھیلتے ہوئے کوئی کھلاڑی گر سکتا ہے یا جسم کے کسی حصے پر گیند لگ سکتی ہے، گھر میں پاؤں پھسل سکتا ہے، باورچی خانے میں کام کرتے ہوئے ذرا سی بے احتیاطی سے کپڑوں میں آگ لگ سکتی ہے، بجلی کا کوئی جھٹکا لگ سکتا ہے، کوئی خطرناک چیز مثلاً بچھو یا سانپ ڈس سکتا ہے، نہر یا دریا میں نہاتے ہوئے کوئی ڈوب سکتا ہے۔

اگر ابتدائی طبی امداد کی تربیت حاصل کر رکھی ہو اور اس سے متعلقہ صندوقچہ پاس ہو تو متاثرہ فرد کو بروقت طبی امداد فراہم کی جاسکتی ہے۔ آج کل حکومت نے ریسکیو 1122 (Rescue 1122) کے نام سے ایک محکمہ قائم کر رکھا



ہے۔ اس محکمے کے قیام کا مقصد کسی بھی حادثے کا شکار ہونے والے فرد یا افراد کو فوری طور پر مدد بہم پہنچانا ہے۔ عوام کی مدد پر کمر بستہ ریسکیو 1122 کے اہل کار ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ کہیں آگ لگ جائے، سڑک پر کوئی حادثہ رونما ہو جائے، کوئی کشتی دریا میں اُلٹ جائے، کنویں کی کھدائی کے دوران مزدور دب جائیں، کسی کودل کا دورہ پڑ جائے یا کوئی اور ہنگامی صورت حال پیدا ہو جائے، تو یہ نوجوان منتھوں میں جائے حادثہ پر پہنچ جاتے ہیں۔

اس محکمے کے اہل کاروں کے علاوہ ہر فرد کا فرض ہے کہ اُسے ابتدائی طبی امداد کی چند ضروری باتوں کا پتا ہو تاکہ ضرورت پڑنے پر وہ متاثرہ شخص کے لیے کچھ نہ کچھ کر سکے۔ مثال کے طور پر یہ بات سب کو معلوم ہونی چاہیے کہ اگر سانپ کاٹ لے، تو متاثرہ جگہ کودل کی سطح سے نیچے رکھیں تاکہ زہر کی دل تک پہنچنے کی رفتار سست ہو جائے۔ زخمی جگہ سے دو انچ اوپر رستی یا کپڑا باندھ دیں۔ جتنی جلد ممکن ہو، متاثرہ فرد کو ہسپتال تک پہنچانے کی کوشش کریں۔



اسی طرح اگر کوئی شخص پانی میں ڈوب گیا ہو، تو اُسے پانی سے باہر نکال کر نبض دیکھی جائے۔ ڈوبنے والے شخص کے پیٹ میں پانی بھر جاتا ہے۔ اسے بروقت نکالنا ضروری ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لیے متاثرہ شخص کو اُلٹا لٹا کر اُس کی پیٹھ کو چھتھپانا مناسب رہتا ہے۔



چھوٹے بچے ہر چیز کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات وہ بجلی کے پلگوں (Plugs) میں اپنی انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بجلی کے کسی ننگے تار سے ہمارا جسم چھو جاتا ہے، جس سے ہمیں جھٹکا محسوس ہوتا ہے۔ کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ آدمی بجلی کے تار یا بجلی سے چلنے والی کسی مشین کے ساتھ چمٹ کر رہ جاتا ہے۔

ایسی صورت میں سب سے پہلا کام یہ کرنا چاہیے کہ اسے بجلی کے تار یا مشین سے الگ کیا جائے۔ سوئچ کو بند کریں اور پلگ نکال دیں، بلکہ بہتر ہے کہ مین سوئچ (Main Switch) بند کر دیا جائے یا فیوز (Fuse) نکال دیا جائے۔ متاثرہ فرد

کونگے ہاتھوں سے مت چھوئیں کیوں کہ اُس کے جسم میں بجلی کا کرنٹ موجود ہوتا ہے۔ یہ کرنٹ چھونے والے شخص کے جسم میں منتقل ہو جاتا ہے۔ غیر موصل اشیا (ایسی اشیا جن میں سے بجلی کا کرنٹ نہ گزر سکے مثلاً لکڑی، کاغذ، پلاسٹک وغیرہ) کی مدد سے متاثرہ فرد کو الگ کریں۔ یہ خیال رکھا جائے کہ الگ کرتے وقت، جس جگہ آپ کھڑے ہوں وہ گیلی نہ ہو۔ متاثرہ شخص کے اوپر کمبل ڈال دیں۔ اس کے بعد سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ آیا نظام تنفس بحال ہے۔ اگر سانس رُک گیا ہے یا سست رفتار سے آ رہا ہے، تو مصنوعی طور پر تنفس کا بندوبست کریں۔ باقی جسم کی نسبت سر کو بچا رکھیں۔ متاثرہ شخص کو زیادہ ہلنے جلنے نہ دیں۔ کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر قریبی ہسپتال میں پہنچانے کا بندوبست کریں۔

اگر کسی کو آگ لگ جائے تو اُس پر کمبل وغیرہ پھینک کر آگ کو بجھانے کی کوشش کریں۔ کمرے یا سامان کو آگ لگی ہو تو ریت پھینکنے سے آگ بجھانے میں مدد ملتی ہے۔ آگ سے جھلس جانے والے حصوں پر مرہم وغیرہ لگائیں اور متاثرہ فرد کو ہسپتال پہنچائیں۔

گر میوں کے موسم میں دھوپ میں سخت کام کرنے سے لو لگ جاتی ہے۔ عام طور پر بچے یا بڑی عمر کے لوگ اس کا شکار ہوتے ہیں۔ جسم میں پانی کی شدید کمی واقع ہو جاتی ہے۔ جسم کا درجہ حرارت ایک سو چار ڈگری سینٹی گریڈ سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ متاثرہ فرد بے ہوش ہو جاتا ہے۔ دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ خون کا دباؤ کم یا زیادہ ہو سکتا ہے۔ سر کے بھاری پن کی شکایت ہو سکتی ہے۔ متلی آ سکتی ہے۔ اگر کسی فرد کو لو لگ جائے، تو فوری طور پر اُسے دھوپ سے سائے میں لے کر جائیں، ٹھنڈی جگہ رکھیں، ٹھنڈا پانی یا مشروبات پلائیں اور جتنی جلدی ہو سکے، ہسپتال پہنچائیں۔

یاد رکھیں! ان باتوں پر ہم سب کو عمل کرنا چاہیے۔ اگر ہمارے آس پاس کوئی شخص طبی امداد کا مستحق ہو تو ہمیں اُس کی خفیہ اوسح مدد کرنی چاہیے۔ ساتھ ہی ہمیں کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر ریسکیو 1122 پر فون کر کے انھیں مدد کے لیے طلب کرنا چاہیے۔



۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- ابتدائی طبی امداد سے کیا مراد ہے؟
- ابتدائی طبی امداد کے کیا فائدے ہیں؟
- ابتدائی طبی امداد کی ضرورت کہاں اور کس وقت پڑ سکتی ہے؟
- سانپ کاٹ لے تو متاثرہ جگہ کو دل کی سطح سے نیچے کیوں رکھتے ہیں؟
- ڈوبنے والے شخص کو ابتدائی طبی امداد کیسے پہنچائی جاتی ہے؟
- اگر کوئی بجلی کے تار کے ساتھ چمٹ جائے تو کیا کرنا چاہیے؟
- اگر کوئی شخص بجلی سے چلنے والی کسی مشین کے ساتھ چمٹا ہو تو اُسے ننگے ہاتھ سے کیوں نہیں چھونا چاہیے؟
- لُٹ سے متاثر ہونے والوں کی بڑی تعداد بچوں یا بوڑھوں کی کیوں ہوتی ہے؟
- مُوصل اشیا سے کیا مراد ہے؟
- ریسکیو 1122 کیا کام کرتا ہے؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

- ان میں سے غیر مُوصل ہے:
 - (ا) لوہا
 - (ب) پیتل
 - (ج) تانبا
 - (د) لکڑی
- نظام تنفس سے مراد ہے:
 - (ا) ہاضمہ کا نظام
 - (ب) خون کا نظام
 - (ج) سانس لینے کا نظام
 - (د) فالتو مادے خارج کرنے کا نظام
- لُٹ لگنے سے جسم میں کمی واقع ہو جاتی ہے:
 - (ا) سانس لینے کی
 - (ب) خون کی
 - (ج) پانی کی
 - (د) درجہ حرارت کی

● ان میں سے موصول ہے:

(۱) لکڑی (ب) پتھر (ج) پانی (د) پلاسٹک

۳۔ ان جملوں کو درست کیجیے:

● مزدور کے بازو پر چوٹ لگ گئی۔

● جتنی جلدی ممکن ہو سکے، مریض کو ہسپتال پہنچائیں۔

● ڈاکٹر نے زخم پر مرہم لگائی۔

● میرے سر میں شدید درد ہو رہا ہے۔

● کسی کی چغلی مت کرو۔

۴۔ ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں:

بروقت کمر بستہ مستعد جائے حادثہ حتیٰ الوسع افاقہ نظام تنفس متاثرہ

۵۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

مستعد حتیٰ الوسع مستحق مدد طلب تنفس ظاہر حکومت

۶۔ واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

فرد فرض مشروبات شخص نہر حادثہ جسم مقصد

۷۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

ڈوبنا باقاعدہ بے احتیاطی عوام کی دھوپ ٹھنڈا آگ

۸۔ نادیدہ عبارت

● اس عبارت کو غور سے پڑھیں اور اس کے آخر میں دیے گئے سوالات کے جواب دیں:

ہر انسان کے جسم میں تین بوتل اضافی خون کا ذخیرہ موجود ہوتا ہے۔ ہر تندرست شخص ہر تیسرے مہینے خون کی ایک بوتل عطیے کے طور پر دے سکتا ہے۔ اس سے اس کی صحت پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ خون دینے والے شخص کا کولیسٹرول بھی قابو میں رہتا ہے۔ تین ماہ کے اندر اندر نیا خون اس ذخیرے میں شامل ہو جاتا ہے۔ خون دینے والے افراد میں قوتِ مدافعت زیادہ ہوتی ہے۔ وہ جلدی بیماریوں کا شکار نہیں ہوتے۔ خون دینے والے افراد موٹاپے سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔

جسم سے خون نکالنے سے پہلے مکمل جانچ پرتال کرنا ضروری ہوتا ہے۔ خون دینے والے شخص کا صحت مند ہونا بنیادی شرط ہے۔ کئی خطرناک امراض خون کی منتقلی کی وجہ سے خون لینے والے شخص تک پہنچ سکتے ہیں۔

سوالات

- ★ اضافی خون سے کیا مراد ہے؟
- ★ ایک صحت مند شخص کتنے عرصے کے بعد کتنا خون بطور عطیہ دے سکتا ہے؟
- ★ قوت مدافعت کیا ہوتی ہے؟
- ★ خون دینے والے شخص کو خون دینے سے کوئی فائدہ ہوتا ہے؟
- ★ خون کے انتقال سے پہلے اچھی طرح جانچ پرتال کیوں کی جاتی ہے؟

سرگرمیاں:

- اس سبق میں آپ نے ”کمر بستہ“ کا لفظ پڑھا ہے۔ ”کمر“ کے معنی تو آپ کو معلوم ہوں گے۔ ”بستہ“ فارسی کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں ”باندھا ہوا۔“ اب سوچیے ”کمر بستہ“ کے کیا معنی ہوئے۔
 - اس سبق میں آپ نے ”جائے حادثہ“ کا لفظ پڑھا۔ ”جا“ فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں ”جگہ۔“ ”جائے حادثہ“ کے معنی ہوئے ”حادثے کی جگہ۔“ اب نیچے دیے گئے الفاظ کے معنی اپنی کاپیوں پر لکھیے:
- جائے وفات جائے عبرت جائے پیدائش جائے وقوعہ
- نیچے چند ایسی صورتیں دی گئی ہیں، جن میں متاثرہ فرد یا افراد کو فوری طور پر امداد کی ضرورت ہوگی۔ جماعت میں رول پلے کی سرگرمی کا اہتمام کریں۔ طالب علموں سے فرضی طور پر ان صورتوں میں 1122 کے اہل کاروں کو فون کے ذریعے حادثے کے مقام اور نوعیت کے بارے میں اطلاع دینے کو کہیں:
 - ★ ہاکی کھیلتے ہوئے آپ کے ساتھی کھلاڑی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔
 - ★ برسات کے دنوں میں ایک مکان گر گیا ہے۔
 - ★ دادا جان کو دل کا دورہ پڑ گیا ہے۔

- ★ سڑک پر کار اور موٹر سائیکل ٹکرا گئے ہیں۔
- ★ پڑوس میں آگ لگ گئی ہے۔
- ★ ایک بچہ مکان کی چھت سے نیچے گر گیا ہے۔
- ★ گرمی میں کام کرتے ہوئے مزدور بے ہوش ہو گیا ہے۔
- ★ کھیت میں کام کرتے کسان کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔
- ★ نہر میں نہاتے ہوئے ایک نوجوان ڈوب گیا ہے۔
- ★ باورچی خانے میں کام کرتے ہوئے آپ کی اتنی جان کے کپڑوں کو آگ لگ گئی ہے۔
- ★ بجلی کی موٹر ٹھیک کرتے ہوئے الیکٹریشن بجلی کا جھک لگنے سے بے ہوش ہو گیا ہے۔

برائے اساتذہ کرام:

- ☆ طالب علموں کو ابتدائی طبی امداد کے متعلق مزید معلومات دینے کے لیے ریسکیو 1122 کے کسی اہل کار کو بلائیں۔ وہ بچوں کو فرسٹ ایڈ کٹ اور اس کے استعمال کا طریقہ بتائیں۔
- ☆ استاد بچوں کو بتائیں کہ لفظ ”جانچ پڑتال“ ہمارے یہاں ”ز“ کے ساتھ مستعمل ہے، اصل لفظ ”پڑتال“ ہے۔

قائد اعظم



تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

★ قائد اعظم کی خدمات کے بارے میں جان سکیں۔

★ مترنم انداز میں مناسب زیروبم کے ساتھ نظم پڑھا سکیں۔

کارواں

آبرو

پاساں

دلشاد

شادیاں

خاص الفاظ

تیرے خیال سے ہے ، دل شادیاں ہمارا
تازہ ہے جاں ہماری ، دل ہے جواں ہمارا
تیری ہی ہمتوں سے ، آزاد ہم ہوئے ہیں
خوشیاں ملی ہیں ہم کو ، دلشاد ہم ہوئے ہیں
آباد ہے ٹنچھی سے یہ گلستاں ہمارا
ہم سو رہے تھے ٹونے ، آ کر ہمیں جگایا
پھرتے تھے ہم بھٹکتے ، رستہ ہمیں بتایا
تُو رہنما ہمارا ، تُو پاساں ہمارا
تیرے ہی حوصلے سے ، ہم کو ملی ہے قوت
تیری ہی آبرو سے ، قائم ہے اپنی عزت
چمکا ہے تیرے دم سے ، قومی نشان ہمارا
ہم جو قدم اٹھائیں ، آتی ہے یاد تیری
ہم جس طرف بھی جائیں ، آتی ہے یاد تیری
تجھ سے رواں دواں ہے ، یہ کارواں ہمارا
(صوفی غلام مصطفیٰ تبسم)



۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- ہمارے دل کی شادمانی کی کیا وجہ ہے؟ ● دل جوان ہونے کا کیا مطلب ہے؟ ● ”آباد ہے تجھی سے یہ گلستاں ہمارا“۔ اس مصرعے میں گلستاں سے کیا مراد ہے؟ ● راہ نما کیا کام کرتا ہے؟ ● ”ہم سو رہے تھے، تُو نے آکر ہمیں جگایا“۔ اس سے کیا مراد ہے؟ ● ”قومی نشان“ سے کیا مراد ہے؟ ● ہمارا کارواں کیونکر رواں دواں ہے؟ ●

۲۔ نظم کے متن کے مطابق درست لفظ سے خالی جگہ پُر کریں:

- تیرے خیال سے ہے دل ----- ہمارا
- (۱) گلستاں (ب) باغبان (ج) شادماں (د) جواں
- تازہ ہے جاں ہماری دل ہے ----- ہمارا
- (۱) نہال (ب) شادماں (ج) جاں (د) جواں
- تیری ہی ----- سے آزاد ہم ہوئے ہیں
- (۱) ہمتوں (ب) جراتوں (ج) طاقتوں (د) شفقتوں
- تیری ہی آبرو سے قائم ہے اپنی -----
- (۱) قُوّت (ب) طاقت (ج) ہمت (د) عزّت
- ٹور ہنما ہمارا، ٹو ----- ہمارا
- (۱) پاسباں (ب) نگہباں (ج) رازداں (د) کارواں
- ہم سو رہے تھے ٹو نے آکر ہمیں -----
- (۱) اُٹھایا (ب) بتایا (ج) جگایا (د) سکھایا

- ہم جو۔۔۔۔۔ اٹھائیں، آتی ہے یاد تیری
- (۱) قلم (ب) قسم (د) قدم (د) علم

۳۔ دی گئی مثال کے مطابق مصرعے مکمل کریں:

کالم ”الف“	کالم ”ب“	کالم ”ج“
تیرے خیال سے ہے	یہ کارواں ہمارا	دل شاد ماں ہمارا
تازہ ہے جاں ہماری،	ٹو پاسباں ہمارا	
آباد ہے تجھی سے	دل شاد ماں ہمارا	
ٹورہنما ہمارا	یہ گلستاں ہمارا	
چمکا ہے تیرے دم سے	دل ہے جواں ہمارا	
تجھ سے رواں دواں ہے	قومی نشان ہمارا	

۴۔ جملوں میں استعمال کریں:

شاد ماں، دلشاد، گلستاں، پاسباں، آبرو، کارواں

۵۔ ان لفظوں کے متضاد لکھیں:

شاد ماں، جواں، آباد، گلستاں، رہنما

۶۔ اس نظم کو زبانی یاد کریں۔

۷۔ کسی اور شاعر کی نظم تلاش کریں، جس میں قائد اعظمؒ کی خدمات کا ذکر کیا گیا ہو۔ اس نظم کو اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

مرگر میاں:

• اس نظم کو کوئی خوش الحان طالب علم ترنم کے ساتھ پڑھے۔ باقی طلبہ و طالبات اس کی تقلید میں نظم گائیں۔

- طالب علم قائد اعظم کے متعلق لائبریری سے کوئی کتاب لے کر مطالعہ کریں اور دوسرے ساتھیوں سے معلومات کا تبادلہ کریں۔
- ★ اس نظم کی تدریس کے بعد ”قائد اعظم کی خدمات“ کے موضوع پر مضمون نویسی کا مقابلہ منعقد کروائیں۔
- طالب علموں کو اخبارات، رسائل اور کیلنڈروں وغیرہ سے بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کی تصاویر جمع کرنے کو کہیں۔ ان تصاویر کو مختلف چارٹس پر چسپاں کر کے جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔
- اس نظم میں ایک لفظ ”گلستاں“ استعمال ہوا ہے۔ اس کے لیے تین اور لفظ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ غور کیجیے اور وہ لفظ اپنی کاپیوں پر لکھیے۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ طالب علموں کو وقتاً فوقتاً اپنے مشاہیر کے بارے میں بتاتے رہیں۔ اس نظم کی تدریس کے بعد انھیں دل چسپ انداز میں قائد اعظم کی شخصیت کے بارے میں اہم معلومات بہم پہنچائیں۔

شہید کی جو موت ہے، وہ قوم کی حیات ہے

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ جذبہ حب الوطنی سے سرشار ہو سکیں۔
- ★ وطن کا دفاع کرنے کے لیے کسی بھی قربانی کے لیے تیار ہو سکیں۔
- ★ نشان حیدر حاصل کرنے والے ایک شہید کے کارنامے سے واقف ہو سکیں۔

خاص الفاظ	جارحانہ	پیش قدمی	بے تاب	جان کی پروا نہ ہونا	پیکر
ہلک جھپکنے میں	جواں مردی	ہیروئن	پامردی	سپوت	

یہ ایک ایسے لڑکے کی کہانی ہے جو بچپن میں اپنے نانا کے تمنغے سینے پر سجائے اکڑا کڑا گاؤں کی گلیوں میں پھرا کرتا تھا۔ اُسے فوج میں بھرتی ہونے کا شوق تھا۔ فوج میں بھرتی کرنے والی ٹیم اس کے گاؤں میں آئی اور وہ فوج میں بھرتی ہو گیا۔ اُسے اپنے خوابوں کی تعبیر مل گئی۔ تربیت مکمل ہونے کے بعد اُسے ٹینک ڈرائیور بنادیا گیا۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں وہ شکر گڑھ کے محاذ پر تھا۔ دشمن کا جارحانہ منصوبہ یہ تھا کہ شکر گڑھ کے سرحدی علاقے سے پیش قدمی کرتے ہوئے ظفر وال، نارو وال اور پسرور تک قبضہ کر لیا جائے۔ ایسا پیدل فوج اور ٹینکوں کی مدد سے ہوتا تھا۔ ۳ دسمبر کی رات سب دفاعی مورچوں میں موجود تھے۔ یہ نو جوان بے چینی کے عالم میں دو تین بار سکواڈرن کمانڈر کے ٹینٹ کے پاس گیا، مگر کچھ کہے بغیر واپس آ گیا۔ آخر سکواڈرن کمانڈر نے پوچھا: جوان! کیا بات ہے؟ تم میرے پاس آئے مگر ملے بغیر چلے گئے۔

ابھی نو جوان کچھ کہ نہیں پایا تھا کہ سکواڈرن کمانڈر نے کہا: مجھے معلوم ہے خدا نے تمہیں بیٹے سے نوازا ہے۔ بہت بے تاب ہو اُسے دیکھنے کو۔ چھٹی چاہیے؟

نہیں سر! درخواست کرنے آیا ہوں۔ میری ڈیوٹی تبدیل کر دیں، میں آگے جانا چاہتا ہوں۔ مجھے آپ مشین گن سیکشن میں بھیج دیں۔ میں لڑائی میں براہ راست حصہ لینا چاہتا ہوں۔ نو جوان نے پُر عزم لہجے میں اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ ٹھیک ہے میں تمہیں رائفل ٹروپ میں بھیج دیتا ہوں۔ تم اسلحہ سپلائی کرنے والی گاڑی پر ڈیوٹی کرو گے اور پھر

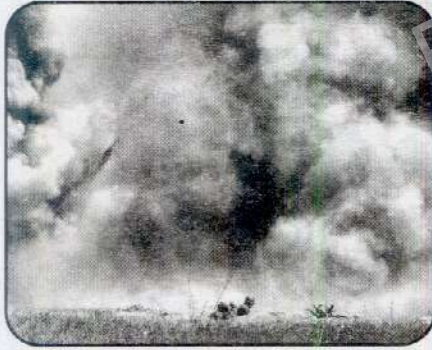
جب موقع ملے، مشین گن پر اپنا شوق بھی پورا کر لینا۔ کمانڈر نے کہا۔

نو جوان اجازت ملنے پر بے حد خوش ہوا۔ اُس نے کمانڈر کو سیلوٹ کیا اور واپس آ گیا۔

۶ دسمبر کو دشمن نے ایک ٹینک رجمنٹ اور انفنٹری بٹالین کے ساتھ حملہ کیا۔ ایک دن کی لڑائی کے بعد دشمن نے ہمارے دو دیہات وڈھالا گوجراں اور ٹھا کر دوارا پر قبضہ کر لیا۔ اس لڑائی میں ہمارے بہت سے جوان شہید بھی ہوئے۔ اب دشمن کے حملے کا رخ رائفل ٹروپ کی طرف تھا۔ یہ نو جوان رائفل ٹروپ کو اسلحہ پہنچاتا رہا۔ ساتھ ہی ساتھ وہ ٹروپ کمانڈرز کو پیغام رسانی کا کام بھی انجام دیتا رہا۔

۷ دسمبر کو ہر ٹر خورد اور ہر ٹکلاں کے علاقے میں دشمن کی حرکات و سکنات کا جائزہ لینے کے لیے چند نو جوانوں کو

بھیجا گیا۔ ان میں یہ نو جوان بھی شامل تھا۔



اب جنگ پیچیدہ مرحلے میں داخل ہو چکی تھی۔ ہر طرف دھوئیں کے بادل اٹھ رہے تھے۔ دھماکوں کی آوازوں سے کان بہرے ہو رہے تھے۔

کسی خطرے کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے یہ نو جوان آگے اور آگے بڑھتا گیا۔ وہ ایک اونچی ٹیکری پر چڑھا۔ اسے دشمن کی ایک ٹینک رجمنٹ دائیں

طرف سے آگے بڑھتی دکھائی دی۔ کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر نو جوان اپنی پوزیشن پر واپس آیا۔ اس کی اطلاع پر رائفل ٹروپ نے اپنی پوزیشنیں ٹھیک کیں۔ نو جوان راہ نمائی کرتے ہوئے اپنے ٹینکوں کے آگے آگے دوڑتا گیا۔ اُس نے ایسے نشانے لگوائے کہ دشمن کے کئی ٹینک تباہ ہو گئے۔ اب دشمن نے اپنے ٹینک کئی پھٹی زمین میں چھپا دیے۔

جنگ میں مزید شدت آچکی تھی۔ نو جوان کو اپنی جان کی کوئی پروا نہیں تھی۔ وہ شدید گولہ باری اور دونوں طرف سے ٹینکوں کے فائر کے باوجود جگال کے نزدیک ایک اونچی ٹیکری پر چڑھ گیا۔ اُس نے دشمن کے ٹینکوں کی تلاش جاری رکھی۔



اُس کی نشان دہی پر دشمن کے ٹینک تباہ ہوتے رہے۔ جب بھی دشمن کا کوئی ٹینک تباہ ہوتا، وہ ”نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر“ کی آواز بلند کرتا۔ اس نو جوان نے دشمن کے اٹھارہ ٹینک تباہ کروائے۔

ایک مرحلے پر اسے دشمن کے دو ٹینک نظر آئے۔ جرأت اور بہادری کا پیکر یہ نو جوان دوڑتا ہوا اپنے ٹینک کے پاس گیا۔

اس کے بتائے گئے ہدف کو نشانہ بنایا گیا اور پلک جھپکنے میں دشمن



کا ایک ٹینک زور دار دھماکے سے اڑا دیا گیا۔ دوسرا ٹینک چھپ گیا۔ بے مثال شجاعت و جوان مردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ نوجوان ایک مرتبہ پھر آگے بڑھا، مگر اس دفعہ سامنے والے ٹینک کی مشین گن کی گولیاں اس کے سینے میں پیوست ہو گئیں۔ نوجوان شہادت کے مرتبے پر فائز ہو گیا۔ اُس نے اپنے گرم خون سے بہاؤری اور پامردی کی جو تاریخ لکھی، وہ ہمیشہ یاد رہے گی۔

آپ ضرور جاننا چاہیں گے کہ یہ نوجوان کون تھا۔ یہ تھے سوار محمد حسین شہید، جو راولپنڈی کی تحصیل گوجر خان



کے ایک گاؤں ڈھوک پیر بخش کے ایک راجپوت گھرانے میں پیدا ہوئے۔ وہ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ جب ان کی شہادت کی خبر ان کے والد محترم روز علی کو ملی تو انھوں نے کہا ”خدا کی قسم! مجھے اپنے بیٹے کی شہادت پر فخر ہے۔ اگر میرے اور بیٹے ہوتے، تو میں ان کو بھی ملک و قوم کی حفاظت اور سر بلندی کے لیے پیش کر دیتا۔“

جب جنگ ختم ہوئی، تو اُس وقت کے صدر پاکستان اگلے مورچوں کا معائنہ کرنے شکر گڑھ کی سرحد پر آئے۔ پاکستانی افواج کے کمانڈر ان چیف نے انھیں سوار محمد حسین شہید کے بے مثال کارنامے سے آگاہ کیا۔ صدر پاکستان، پاک دھرتی کے اس سپوت کی جرات سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انھوں نے سوار محمد حسین شہید کے لیے نشانِ حیدر کا اعلان کیا۔ سوار محمد حسین شہید نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی حاصل کر لی۔

سوار محمد حسین شہید کی بہادری کا یہ کارنامہ ہمیں ایک پیغام دیتا ہے کہ جب بھی ملک و قوم کو ہماری ضرورت پڑے، ہمیں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں اپنے پیارے وطن پاکستان کی حفاظت کے لیے تن من و دھن قربان کر دینا چاہیے۔





۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- سوار محمد حسین شہید کا تعلق کہاں سے تھا؟
- ۱۹۷۱ء میں سوار محمد حسین شہید کس محاذ جنگ پر تھا؟
- سوار محمد حسین شہید کی بے چینی کا سبب کیا تھا؟
- دشمن کا ٹینک تباہ ہونے پر سوار محمد حسین شہید کیا کرتا؟
- سوار محمد حسین شہید کی شہادت ہمیں کیا پیغام دیتی ہے؟
- نشان حیدر کن کو دیا جاتا ہے؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- سوار محمد حسین نے کب شہادت پائی؟
- (۱) ۱۹۳۸ء کی جنگ میں
- (ب) ۱۹۶۵ء کی جنگ میں
- (ج) ۱۹۷۱ء کی جنگ میں
- (د) ۱۹۹۹ء کی جنگ میں
- سوار محمد حسین کس سیکشن میں جانا چاہتے تھے؟
- (۱) توپ سیکشن میں
- (ب) ٹینک سیکشن میں
- (ج) میزائل سیکشن میں
- (د) مشین گن سیکشن میں
- سوار محمد حسین شہید کس چیز کے آگے آگے دوڑتے جاتے تھے؟
- (۱) گاڑی کے
- (ب) ٹینکوں کے
- (ج) بکتر بند گاڑیوں کے
- (د) گھوڑوں کے

● سوار محمد حسین شہید کی نشان دہی پر دشمن کے کتنے ٹینک تباہ ہوئے؟

(۱) چودہ (ب) سولہ (ج) اٹھارہ (د) بیس

● سوار محمد حسین شہید کے کتنے بھائی تھے؟

(۱) ایک (ب) دو (ج) تین (د) کوئی نہیں

● پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز کیا ہے؟

(۱) نشانِ حیدر (ب) ستارہ جرات (ج) تمغائے امتیاز (د) ستارہ بسالت

● سوار محمد حسین شہید کس محاذ جنگ پر شہید ہوئے؟

(۱) قصور (ب) چونڈہ (ج) واہگہ (د) شکر گڑھ

۳۔ جملوں میں استعمال کریں:

پیغام رسانی، کان بہرے ہونا، خاطر میں نہ لانا، جارحانہ، پیش قدمی،

پلک جھپکنے میں، پامردی، سر بلندی

۴۔ ان لفظوں کے متضاد لکھیں:

نوجوان، خوش، دشمن، داخل، خواب، پیش قدمی

۵۔ واحد الفاظ کو جمع میں تبدیل کریں:

خواہش، موقع، مرحلہ، لمحہ، اطلاع، فوج، شہید

۶۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

تربیت، دفاع، واپس، اسلحہ، داخل، بادل، نشانہ

۷۔ دی گئی مثال کی روشنی میں کالم ”ج“ میں درست مترادف لکھیں۔

کالم ”ج“	کالم ”ب“	کالم ”الف“
ہمت	نشانہ	عزم
	بے قرار	دشمن
	بہادری	بے چین
	بے نظیر	ہدف
	حیات	شجاعت
	عدو	بے مثال
	ہمت	زندگی

سرگرمیاں:

- دی گئی مثال کے مطابق الفاظ بنائیں:
جارج سے..... جارحانہ، عالم سے.....، قاتل سے.....، فاتح سے.....
جابر سے.....، حاکم سے.....، شاعر سے.....، تاجر سے.....
- وقتاً فوقتاً املا کی سرگرمیوں کا اہتمام کیا جانا بھی ضروری ہے۔ اس سبق میں درج ذیل تین الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔
طالب علموں کو ان کی مشق کرائیں۔ انھیں بتائیں کہ ان لفظوں کے آخر میں ”الف“ آتا ہے۔
تمغا دھماکا مورچا
- ★ تقویٰ سرگرمی کے طور پر مزید الفاظ بھی لکھائے جاسکتے ہیں۔ مثلاً
ڈاکا سمجھوتا دھندا دھوکا اڈا مہینا پسینا وغیرہ
- لغت کی مدد سے لفظ عالم اور عالم کے معنی دیکھیں۔ دونوں لفظوں کو اس طرح جملوں میں استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

● لغت کی مدد سے نیچے دیے گئے لفظوں کے معنی دیکھیں اور تینوں کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

پُوت کپُوت سِپُوت

★ نشانِ حیدر پانے والے شہداء کے حوالے سے نمائش کا اہتمام

جماعت کو دس گروہوں میں تقسیم کریں۔ گروہوں کے نام ہوں گے:

کیپٹن محمد سرور شہید گروپ ، میجر طفیل محمد شہید گروپ ، میجر راجا عزیز بھٹی شہید گروپ ،
میجر محمد اکرم شہید گروپ ، پائلٹ آفیسر راشد منہاس شہید گروپ ، میجر شیر شریف شہید گروپ ،
سوار محمد حسین شہید گروپ ، لانس نائیک محمد محفوظ شہید گروپ ، کیپٹن کرنل شیر خان شہید گروپ ،
حوالدار لاک جان شہید گروپ -



ہر گروپ اپنے نام کی مناسبت سے نشانِ حیدر پانے والے شہید کے بارے میں معلومات جمع کرے۔ شہید کی تصاویر بھی اکٹھی کی جائیں۔ معلومات کو چارٹ پر خوش خط انداز میں لکھ کر اور تصویروں کو چارٹ پر چسپاں کر کے نمائش کا اہتمام کریں۔ بہتر کام کرنے پر طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

طلبہ کو خود کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ سبق میں دی گئی سرگرمیاں بچوں میں تخلیقی کام کرنے کی عادت ڈالنے میں مدد کریں گی۔ ان سے بچوں میں تنقیدی انداز فکر بھی پیدا ہوگا۔ آپ اس طرز کی مزید سرگرمیاں ترتیب دیں۔

خضر کا کام کروں، راہ نما بن جاؤں

تدریسی مقاصد: اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ دردمندوں کا سہارا بن سکیں۔
- ★ نظم سے لطف اندوز ہو سکیں۔
- ★ شاعر کے پیغام کو سمجھ کر اس پر عمل کر سکیں۔

محروم	شفا	خضر	خاص الفاظ
عصا	نا توانی	دیدہ تر	

درد جس دل میں ہو، اُس دل کی دوا بن جاؤں
 کوئی بیمار اگر ہو، تو شفا بن جاؤں
 دکھ میں ملتے ہوئے لب کی میں دُعا بن جاؤں
 اُف! وہ آنکھیں کہ ہیں بینائی سے محروم کہیں
 روشنی جن میں نہیں، نور جن آنکھوں میں نہیں
 میں اُن آنکھوں کے لیے نور و ضیا بن جاؤں
 ہائے! وہ دل جو تڑپتا ہوا گھر سے نکلے
 اُف! وہ آنسو جو کسی دیدہ تر سے نکلے
 میں اُس آنسو کے سکھانے کو ہوا بن جاؤں

دُور منزل سے اگر راہ میں تھک جائے کوئی
 جب مُسافر کہیں رستے سے بھٹک جائے کوئی
 خضر کا کام کروں ، راہ نما بن جاؤں
 عمر کے بوجھ سے جو لوگ دبے جا آئیں
 ناتوانی سے جو ہر روز جُھکے جاتے ہیں
 اُن ضعیفوں کے سہارے کو، عصا بن جاؤں
 (حامد اللہ افسر)



۱۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں:

- دُکھ میں ہلتے ہوئے لب سے کیا مراد ہے؟
- دیدہ تر کا کیا مطلب ہے؟

● عمر کے بوجھ سے دینے سے کیا مراد ہے؟

● خضر کون تھے؟

● اس نظم کے ذریعے سے شاعر نے ہمیں کیا پیغام دیا ہے؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

● شاعر بیمار کے لیے بننا چاہتا ہے:

(۱) دوا (ب) شفا (ج) ہوا (د) دعا

● ہائے وہ دل جو ----- ہوا گھر سے نکلے

(۱) چبکتا (ب) تڑپتا (ج) مچلتا (د) بہکتا

● دور منزل سے اگر راہ میں ----- جائے کوئی

(۱) رہ (ب) تھک (ج) پیٹھ (د) بھٹک

● اس نظم میں دل میں درد ہونے کا مطلب ہے:

(۱) دھڑکن کا تیز ہونا (ب) دل کی بیماری (ج) غم (د) نیند کم آنا

● ناتوانی سے جو ہر روز ----- جاتے ہیں

(۱) مرے (ب) تھکے (ج) دبے (د) مجھکے

۳۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں:

درد، بیمار، دکھ، مینا، نور، روشنی، مسافر

۴۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

شفا، روشنی، منزل، مسافر، خضر

۵۔ ایک مضمون لکھیں جس کا عنوان ہو:

”انسانوں کے کام آنا ہی زندگی کا مقصد ہے۔“

۶۔ کالم ”الف“ میں اس کتاب میں شامل نظموں کے عنوانات اور کالم ”ب“ میں ان کے شعرا کے نام بغیر ترتیب کے لکھے گئے ہیں۔ دی گئی مثال کی روشنی میں اُس کے شاعر کا نام کالم ”ج“ میں لکھیں۔

کالم ”الف“	کالم ”ب“	کالم ”ج“
حمد	الطاف حسین حالی	حفیظ الرحمان غازی
نعت	تاجور نجیب آبادی	
پیارا وطن	سید ضمیر جعفری	
بڑھے چلو	صوفی غلام مصطفیٰ تبسم	
مُسَدِّسِ حالی سے انتخاب	اسماعیل میرٹھی	
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو	محشر رسول نگری	
سفر ہو رہا ہے	حامد اللہ افسر	
برسات	اختر شیرانی	
قائد اعظمؒ	محمد مصطفیٰ خاں مداح	
خضر کا کام کروں راہ نمابن جاؤں	حفیظ الرحمان غازی	

سرگرمیاں:

- کسی مُستند لغت کی مدد سے ان لفظوں کے جوڑوں کا فرق دیکھیں:
- شفا اور شفاء، پل اور پُل
- تختہ تحریر پر نیچے دیے گئے تین سوالات لکھیں اور طالب علموں سے کہیں کہ وہ بتائیں کہ
- ☆ کیا کبھی آپ نے کسی دُکھ میں مبتلا انسان کی خدمت کی؟
- ☆ کیا کبھی آپ کسی نابینا کے کام آئے؟
- ☆ کیا کبھی آپ نے کسی بوڑھے کو سہارا دیا؟
- کوئی خوش الحان طالب علم اس نظم کو ترنم کے ساتھ پڑھے۔ باقی طالب علم مل کر اس کی تقلید کریں۔
- اس نظم کو زبانی یاد کریں۔
- برائے اساتذہ کرام:

☆ طالب علموں کو نظم سے لطف اندوز ہونا سکھانے کے ساتھ ساتھ اس میں دیے گئے اخلاقی پیغام کو سمجھنے میں مدد کریں۔

فرہنگ

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
-------	------	-------	------

غافل
سویا ہوا، غفلت میں پڑا ہوا
نور
روشنی

حمد

پی
پیچا، ایک چھوٹا سا پرندہ جو سریلی آواز میں
پی پی بولتا ہے

دیہاتی اور شہری زندگی کا فرق

استقبال
مہمان کو لینے کے لیے آگے بڑھنا، خیر مقدم کرنا
آلودہ
گندہ

یاسی
رہنے والا، باشندہ، رہائشی
تعطیلات
چھٹیاں

تمدن
مل جل کر رہنے کا طریقہ
دم نکلا
سانس رک جانا، مرجانا

دوبھر
مشکل

دھان
چاول کی فصل

ڈھور ڈنگر
مال مویشی

زرنگار
سونے کے نقش مراد بہت خوب صورت

فراقی انجمن
محفل سے جدائی

قابل رشک
جو اس قابل ہو کہ اس کی کسی خوبی کو دیکھ کر اس جیسا

بننے کی خواہش کی جائے، قابل تعریف

قوی
طاقت ور

مُرعن
گھی میں تلی ہوئی

مفید
فائدہ مند

ترانہ
گیت / نغمہ

چمن
باغ

صحرا
بیابان، ریگستان

فلک
آسمان

گلشن
باغ

لبھانا
مائل کرنا، دل کو خوش کرنا

ہراس
خوف، ڈر

نعت

بزمِ جہاں
دنیا کی محفل

پیغامِ حق
اللہ تعالیٰ کا پیغام، سچا پیغام

توحید
اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا

خالق
پیدا کرنے والا

راز
بھید

شر
برائی

شعاعیں
کرنیں

شمعِ ہدایت
راہ نمائی کی شمع

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
------	-------	------	-------

ناممکن سے ممکن کا سفر

اُڑانیں بھرنا	پرواز کرنا
اُرمیوزیم	ایسا عجائب گھر جس میں فضائیہ سے متعلق چیزیں رکھی گئی ہوں
اہل دُنیا	دُنیا والے
پرنٹنگ پریس	چھاپا خانہ
تجسس	تلاش، جستجو
تعلیم یافتہ	پڑھا لکھا
تقویت	طاقت
رُحمان	توجہ، رغبت
شرمندہ تعبیر ہونا	عملی شکل پانا
شہرت کو پرلگنا	بہت جلدی مشہور ہونا
کھوج لگانا	پتا چلانا، ڈھونڈنا
مساوی	برابر
ناقابل یقین	جس پر یقین نہ کیا جاسکے

آئیے پاکستان کی سیر کریں

آثارِ قدیمہ	پرانے زمانے کے نشانات۔ پرانی عمارتیں وغیرہ
جفاکشی	سخت محنت
حسن و جمال	خوب صورتی
حلقہ بگوش	اطاعت کرنے والا، فرماں بردار

نظم و ضبط

میتھر	دست یاب، موجود
امنتشار	بکھر جانا، بے ترتیبی۔
پاس داری	لحاظ کرنا
تغیر و تبدل	حالت کا تبدیل ہونا، تبدیلی۔
حسن ترتیب	عمدہ ترتیب
حشرات الارض	چھوٹے چھوٹے کیڑے جو زمین پر رہتے ہیں۔
دھکم پیل	ایک دوسرے کو دھکیلنا
راہ نما	راستہ دکھانے والا
عمل داری	حکومت کرنا
کارفرمائی	عمل کرنا
گامزن ہونا	چلنا
مشکوک	جس کا یقین نہ ہو۔ جس پر شک ہو
مفاو	فائدہ
وقار	عزت، قدر

پیارا وطن

سُندر	خوب صورت
سہانا	اچھا لگنے والا
فسانہ	ایسی بات جس میں حقیقت نہ ہو
لہکنا	لہرانا

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
------	-------	------	-------

عاجز	خاکسار	دو پہاڑوں کے درمیان تنگ راستہ	درہ
بادشاہ کے ماتحت بسنے والے لوگ	رعایا	دل کو کھینچنے والا مراد خوب صورت	دل کش
آمنے سامنے	زوبڑو	جگہ جگہ کی سیر کرنے والے	سیاح
ذہین، دانا	زیرک	کثرت	فراوانی
گھوڑے پر کاٹھی ڈالنا	زین کسنا	قدرتی	فطری
سر سے پاؤں تک مکمل	سرپا	آسمان کو چومنے والا مراد بہت اونچا	فلک بوس
بہت زیادہ غصہ	طیش	انگلستان کے ایک شہر کا نام جو کپڑے کے	مانچسٹر
اوپنی آواز	گرج دار آواز	کارخانوں کی وجہ سے مشہور ہے۔	کارخانوں کی وجہ سے مشہور ہے۔
اثر قبول کرنے والا	متاثر	میا میٹ	تباہ و برباد
ڈھیل۔ سہولت دینا	مہلت	بڑھے چلو!	
وعدہ توڑنا	وعدہ شکنی		

مسدس حالی سے انتخاب

ان پڑھ	اُنی
پانی میں رہنے والے۔	آبی
پارسیوں کی عبادت گاہ، وہ جگہ جہاں عبادت کے لیے آگ جلاتے ہیں۔	آتش کدہ
مکے کی وادی، مکہ معظمہ	بطحا
شکست کھانا	پچھڑنا
خالص توحید	توحید مطلق
ہسپانیہ کا سب سے بڑا دریا	ٹیگس

کسان کی دانائی

آش آتش کراٹھنا	واہ واہ کرنا، خوش ہو کر تعریف بیان کرنا
آگ بگولا ہونا	سخت غصے میں آنا
پالنا پوسنا	پرورش کرنا
حرف بخراف	پورا مکمل، ہو بہو۔

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
پاک صاف	مُصَفّا	جگہ جگہ	جا بجا
عبادت خانہ	معبد	ڈھونڈنے والا	جُویا
شراب خانہ	میکدہ	چاروں طرف	چارو
کشتی	ناؤ	نقل کرنا	چربہ اتارنا
فوراً، اچانک	یک بیک	خشکی پر رہنے والے۔ خاک کی پیدائش	خاکی
اکیلا، بے مثال	یکتا	شہرت	دھوم
		پیالہ	ساغر
		مسافر خانہ	سرائے

میری آواز سنو!

واقف	آگاہ	عرب کے علاوہ باقی دنیا، غیر عرب	عجم
گندگی کا شامل ہونا۔	آلودگی	شور۔ چرچا	غُلغلہ
بجلی کی سی رفتار، بہت تیز	برق رفتار	فاصلے کا ایک ماپ، تقریباً ساڑھے چار کلومیٹر	فرخ
بہت زیادہ	بے تحاشا	کی مسافت	فلاحت
احساس سے خالی	بے حس	کھیتی باڑی	کھلی
منصوبہ۔ طریقہ۔ چال	تدبیر	گھبراہٹ، بے چینی، ہلچل	گھبراہٹ
پرنندوں کا میٹھی آواز میں بولنا	چھپانا	کسی چیز کو سنبھال کر رکھنا۔ یاد رکھنا	گنجا
ظالم۔ پتھر دل	سنگ دل	ہندوستان کا ایک دریا	گھاٹ
تازگی	شادابی	دریا کا کنارہ جہاں چوڑائی زیادہ اور پانی کم گہرا	گھوٹ
جائز سمجھنا، درست خیال کرنا	روا رکھنا	ہو، وہاں سے لوگ اکثر پانی لیتے اور کپڑے وغیرہ زحمت	دھوتے ہیں۔
تکلیف	زحمت	عار	مانند۔ طرح
شرم	عار	غارت	مش
تباہ، برباد	غارت		

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
------	-------	------	-------

کیے جاؤ کوشش مرے دوستو!

اضطراب	بے چینی
توقع	امید
ٹھکننا	حیرانی یا خوف سے رک جانا
جھجکنا	شرمانا، ہچکچانا
ریل	مسالا پیسے کا پتھر
قلق	افسوس، رنج
کام فرمانا	کام میں لانا
لٹیا ڈبونا	کام لگاڑنا، سخت شرمندگی اٹھانا، بے عزت کرنا
مُحَصِّل	لگاتار

غرض و غایت	مقصد
کان پر جوں نہ	بالکل اثر نہ ہونا، پروا نہ کرنا
ریٹکنا	
کشافت	گندگی
مجال	طاقت، ہمت، حوصلہ
مضر	نقصان دہ
موت کے منہ	مر جانا
میں جانا	
نایاب	وہ چیز جو آسانی سے نہ ملے۔ قیمتی
وافر	زیادہ، بہت
ہریالی	سبزہ

آداب معاشرت

احتراز	پرہیز
اذیت	تکلیف
افرا تفری	گھبراہٹ، پریشانی
ایفائے عہد	وعدہ پورا کرنا
آداب	ادب کی جمع، طور طریقے
آداب معاشرت	معاشرے میں رہنے سہنے کے طور طریقے
آمیزش	ملاوٹ
برتاؤ	سلوک
بلا تحقیق	بغیر جانچے پرکھے

سب سے اونچا یہ جھنڈا ہمارا رہے

آب و تاب	چمک دمک
پُر وقار	عزت سے بھرپور
حمتا	خواہش
چابک دستی	ہنرمندی، پھرتی، ہوشیاری
چاق چوبند	چُست، توانا
خود مختاری	آزادی
لازمًا	ضروری
نکتہ	اہم بات

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
رہنے سہنے کے طریقے	ثقافت	لحاظ	پاس داری
یونیورسٹی	جامعہ	حقیر جاننا، ذلیل کرنا	تحقیر
خاص کیا گیا، مخصوص	مختص	ہنسی اڑانا	تفحیک
قسم	نوعیت	مذاق	تمسخر
کسی بیماری سے بچاؤ کے لیے حفاظتی طور پر لگایا جانے والا ٹیکا	ویکسین	بے عزتی	توہین
		سفر کا اٹ، قیام	حضر

سفر ہو رہا ہے

خطرے سے بھرا ہوا	پُر خطر
دن رات گزارنے کی تفصیل	تفصیل اوقات
عمدہ لباس پہننے والا	خوش پوش
لبے بال جو سر کے دونوں طرف لٹکتے ہیں	گیسو
مشغلہ کی جمع وہ کام جو فارغ وقت میں بطور شوق کیا جائے۔	مشاغل

تحریک پاکستان میں خواتین کا کردار

مان لینا۔ تسلیم کرنا	اعتراف
تیار کرنا	آمادہ کرنا
جاگنا	بیدار
پابند سلاسل کرنا	قید کرنا
بدلہ	پاداش
مدد	تعاون
محنت، کوشش	تدبیر
اکٹھے ہو کر، جتھے کے جتھے، گروہ کے گروہ	جوق در جوق
حمایت کرنے والا۔ مددگار	حامی
تعریف کرنا	خراج تحسین
	پیش کرنا

حق تلفی	حق مارنا
دروغ گوئی	جھوٹ بولنا
دل آزاری	دل دکھانا
راست بازی	سچائی
شائستہ	مہذب، خوش اخلاق، سلیقہ مند
شیوہ	طریقہ
صدق دل سے	سچے دل سے
بجز	عاجزی، انکساری

یہ سارے ادارے اپنے ہیں

الرجی	کسی خاص چیز سے حساسیت (کسی چیز کے سو گھنے، چھوٹے، کھانے سے تکلیف ہونا)
پیش پیش	آگے آگے
تحفظ	حفاظت
تربیت	پرورش

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
بے سرو سامانی	کوئی مال اسباب پاس نہ ہونا	بہت زیادہ	خطیر
پس پشت ڈالنا	بھلا دینا	اپنی مرضی سے کوئی خدمت اپنے ذمے لینا	رضا کارانہ
پلٹنا	واپس آنا	بہادر۔ جان قربان کرنے والا۔	سرفروش
ترجیح دینا	کسی چیز کو دوسری چیز کے مقابلے میں پسند کرنا	طاقت	سکت
جسد واحد	ایک جسم	سپر دکرنا	سوچنا
خبر گیری	دیکھ بھال کرنا	بلندی	عروج
خود غرضی	صرف اپنا مطلب حاصل کرنے کی کوشش کرنا	عام لوگ	عوام الناس
درخشنده	چمکتا ہوا	بھلا دینا	فراموش کرنا
روح پرواز کرنا	موت آجانا	ریاستیں یا صوبے مل کر ایک فیڈریشن بناتے	فیڈریشن
زر زیں	سنہری	ہیں جیسے پاکستان کے صوبوں سے مل کر فیڈریشن	
ساجھہ دار	شریک، حصہ دار	یعنی وفاق بنتا ہے۔	
شدت	سختی، زور	راہ نمائی	قیادت
فلاح و بہبود	بہتری، بھلائی	جو مشہور نہ ہو۔ جسے کوئی نہ جانتا ہو	گمنام
ما مہور	مقرر کیا گیا	ترتیب کے ساتھ	منظم
مانند	طرح	نکتہ نظر	موقف
مشکیزہ	پانی بھرنے کے لیے چمڑے کا چھوٹا سا ایک تھیلا	کسی کا نام تجویز کرنا	نامزد کرنا
مفادات	مقادی جمع، فائدے	نہ ڈرنے والا۔ بہادر	نڈر
ناگہانی آفت	اچانک ٹوٹ پڑنے والی مصیبت جیسے سیلاب، زلزلہ وغیرہ	ذریعہ	وسیلہ
ہم جنس	ایک ہی قسم کا	چند افراد جو کسی خاص مقصد کے لیے بھیجے جائیں	وفد
یک دل	متحد، اکٹھے	جوش اور جذبہ ابھارنے والا	دلولہ انگیز
یگانگت	اتحاد، اتفاق		

ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا

یوم دفاع پاکستان

وہ زمانہ جس کی کوئی انتہا نہیں، ہمیشہ

ابد

الامان والحفیظ اللہ بچائے، پناہ مانگنا

آفت زدہ مصیبت کا مارا ہوا

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
------	-------	------	-------

مقابلے کی جگہ، میدان جنگ	محاذ	طاقت، زور، بھروسہ	بل بوتتا
دھوکا، فریب	مکاری	حمایت اور مدد	تائید و نصرت
تھوپنا	مسلط کرنا	عہد کو نئے سرے سے تازہ کرنا	تجدید عہد
ایسی بات جو خود گھڑی جائے، ایسی بات جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہ ہو	من گھڑت	جنگ میں پہل کرنا۔ ظلم، زبردستی، وہ عمل جس میں زبردستی کا پہلو پایا جائے	جارحانہ
ناکوں چنے چہوانا بہت تنگ کرنا، زچ کرنا	نکس کرنا	بہاؤری	جواں مروی
پھیلانا	نشر کرنا	بہاؤری کا اظہار کرنا۔ خوبیوں کا اظہار	جوہر دکھانا
مدد	نصرت	فلکڑے فلکڑے	چکنا چور
حفاظت کرنے والا	نگہبان	خبر پہنچانے والا	خبر رساں
مشہور، واضح، ظاہر	نمایاں	فلکست دینا، بُرا حال کرنا	دانت کھٹے کرنا
حملہ کرنا	وار کرنا	کامیاب	سُرخ ڈو
نمایاں	واضح	جان دینے کے لیے تیار رہنا	سر پر کفن باندھنا
حملہ کرنا	بلا بول دینا	ہمت۔ طاقت	سکت
پختہ ایمان	یقین محکم	انتہائی مضبوط، جس کو شکست نہ دی جاسکے	سیسا پلائی دیوار

برسات

بارش، برسات	برکھا	بہاؤری	شجاعت
صحرا، اُجاڑ	بیاباں	تعداد کے لحاظ سے زیادہ ہونا	عددی برتری
بوڑھے اور جوان	پیر و جوان	شاہین کی نظر، بہت تیز نظر	عقابانی نگاہ
پانی	جل	گہرا دلی تعلق۔ احترام	عقیدت
ہر جگہ پانی ہی پانی ہونا	جل تھل	کسی کام کو کر کے دکھانا	عملی جامہ پہنانا
موسم	زُت	بہت غیرت مند	غیور
ناچتا ہوا	رقصاں	شک، خیال	گمان
سبز رنگ کا قیمتی پتھر	زمرُّد	تکبر، غرور	گھمنڈ
ایک قسم کا نہایت قیمتی ریشمی کپڑا	مخمل	توپوں کے گولے پھٹنے سے پیدا ہونے والی آواز	گھن گرج

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
------	-------	------	-------

ابتدائی طبی امداد

زراعت۔۔۔۔۔ پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی

انقلاب برپا کرنا	بہت بڑی تبدیلی لے آنا	افاقہ	بیماری میں کمی واقع ہونا
آب پاشی	کھیتوں کو پانی دینا	اہل کار	کارندہ
بے نیاز	جو کسی کا محتاج نہ ہو	بحال	اصل حالت میں آنا
پولٹری فارم	مرغی خانہ	جائے حادثہ	حادثے کی جگہ
خود کفیل	کسی کا محتاج نہ ہونا، اپنی ضرورتیں خود پوری کرنا	جھلس جانا	جل جانا
خوردنی تیل	کھانے کا تیل	حتی الوسع	جہاں تک ہو سکے
دار و مدار	انحصار	ڈسنا	زہریلے جانور مثلاً سانپ، بچھو وغیرہ کا کاٹنا
ڈھور ڈنگر	مال مویشی	طلب کرنا	بلانا
روغنی آجناس	وہ فصلیں جن سے تیل نکالا جاتا ہے۔	فرسٹ ایڈ باکس	ابتدائی طبی امداد کا ڈبا
ریڑھ کی ہڈی	نہایت اہم اور بنیادی چیز	کمر بستہ	تیار
زرمبادلہ	وہ رقم جو دوسرے ممالک کے ساتھ تجارت کے بدلے میں حاصل کی جاتی ہے۔	لو لگ جانا	گرمی کے اثر سے بیمار پڑ جانا
شبانہ روز	دن رات	متلی	قے آنے کی کیفیت
معیشت	روزی، کسی ملک کا مالی نظام۔	مستحق	حق دار
قوت مدافعت	مقابلہ کرنے کی طاقت	نظام تنفس	سانس لینے کا نظام
مفلوج	ہلنے چلنے کے قابل نہ ہونا		
مُسلک	شامل۔ جڑا ہوا		
زرخ	قیمت		
والستہ	جڑا ہوا۔ متعلق۔ تعلق ہونا		
ہارویٹر	فصل (گندم وغیرہ) کاٹنے کی مشین		

قائد اعظم

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

بے تاب بے چین

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
------	-------	------	-------

پُرعزم پختہ ارادے کا مالک

پیش قدمی آگے بڑھنا

فیکری ٹیلا، اُونچی زمین

جان کا نذرانہ جان قربان کرنا

پیش کرنا

دریغ انکار

دفاعی حفاظتی

سپوت لائق بیٹا

سیلوٹ فوجی انداز میں سلام پیش کرنا

معائنہ جانچنا، پرکھنا

ہدف نشانہ

خضر کا کام کروں راہ نما بن جاؤں

بینائی آنکھ کی روشنی، نظر

بھٹک جانا راستہ بھول جانا

درد تکلیف

دیدہ تر روتی ہوئی آنکھ

سکھانا خشک کرنا

شفا صحت، تندرستی

ضعیف بوڑھا

ضیا روشنی

عصا لٹھی، سہارا

نا توانی کمزوری